ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

تحفۃ العارفین

اس رسالہ نافعہ میں جو حاوی خصال حمیدہ و جامع صفات سدیدہ ہے سید سعید سند اولاد
حسن اللہ الیہ و اسبغ علیہ المنن نے مباحث توحید اور عدل امامت و نبوت کتاب مستطاب
حدیقہ سلطانیہ سے کہ رشحات افکار آیۃ اللہ فی العالمین سید العلماء و المجتہدین جناب
علیین مکان اسکنہ اللہ فی فرادیس الجنان ہے منتخب کر کے زبان اردو میں لکھا
اور بشرف ملاحظہ جناب مرحوم اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ کے مشرف کیا اور چند ورق
اس رسالہ کے تصحیح اوسکی باقی رہ گئی تھی اس ضعیف کی ملاحظہ سے گذرے حق تعالی مؤلف کے
سعی کو مشکور فرماوے اور اونکو ثواب موفور عنایت کرے
اور طالبان علوم دین کو اس رسالہ سے منتفع کرے و ہو الموفق والمعین

در مطبع [illegible] باہتمام [illegible] الدین [illegible]

الله — بسم الله الرحمن الرحیم — قدیر

الحمد لله الذی کان قبل الاشیاء و یبقی بعد فناء الاشیاء ابتدع المخلوقات لغایة حکمته
واخترع الممکنات لنهایة قدرته والصلوة علی نبیه و حبیبه محمد الداعی الی احسن
الملل الهادی الی امتن السبل الذی هو سید الانبیاء و المرسلین و افضل الاولین
والآخرین و حجة الله علی جمیع المخلوقین من اهل السموات و الارضین المبعوث علی کافة
الانام لتبلیغ الحجة و تبلیغ الاحکام و علی آله الکرام سیما ابن عمه علی الذی نصبه علما
لارشاد الانام و هدایة الخواص و العوام و افترض طاعته علی جمیع اهل الایمان و الاسلام
اما بعد بندہ شرمندہ خاکسار بی سواد امیدوار مغفرت رب العباد سید امداد حسین بن
سید علی حسن حشرهما الله مع خیر خلقه محمد و آله الطیبین الطاهرین فی جایا کہ جب ایمائی حاوی
ضروب کمالات فقیہ کامل عالم عامل جناب فضائل مآب معنی حقائق آگاہ شریعت پناہ
سید محمد عباس صاحب کہ اختر فضل و کمال او سر معقول فر و اجلال کا مثل آفتاب تابان نیر درخشان

درست ہی کہ کچھ اول اصول اعتقادات دینیہ عقلی و نقلی حدیقہ ساطانی تصنیف جناب علامی فہامی
حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول افضل الفضلا الاعلام افقہ الفقہا الکرام بحر العلوم ان
الفنون النقلیہ صاحب الملکات الملکیہ والقوة الربانیة القدسیہ فخر المحققین والمدققین مقتدای جہ
مجتہد العصر والزمان سید العلما اکمل الکملا مولانا و مولی الک
سید حسین لازالت شموس ہدایتہ ساطعة و انوار اقمار افاضتہ لامعہ
کر کی زبان اردو مین قلم شکستہ رقم سی تحریر کری تا موجب اصلاح حال برادران
اور باعث تصحیح عبادات دوستان روحانی کا ہو اور سبب حصول قصور اس بندہ قاصر
بقصور کی واسطی ہو اور اس رسالہ مختصرہ کو کہ مسمی ہی بہ تحفة العارفین ہی
ایک مقدمہ اور کئی فصل اور خاتمہ پر مرتب کیا **مقدمہ** معروض یا آینکہ ہی کہ بیہ
اول معرفت دینیہ یقینیہ ہی جیسا کہ جناب امیر المومنین فرماتی ہین اول الدین معرفتہ
پس پوشیدہ نہ ہی کہ اول خداوند عالم کا پہچاننا ہر بالغ اور عاقل پر واجب ہے
اور مراد پہچاننی سی اوسکی کنہ ذات کا دریافت کرنا نہین کیونکہ اوسمین عقل بشر عاجز اور
قاصر ہی لیکن اوسکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کا پہچاننا لازم ہی کہ اونہین سی
خداوند عالم پہچانا جاتا ہی انشاء اللہ عنقریب بیان ہوگا بالتفصیل اور معلوم ہو
کہ اصول دین مین تقلید کرنا اور غیر کی قول کو قبول کرنا بدون تحقیق حق و باطل اور
بدون ملاحظہ دلائل کی درست نہین ہی جبتک کہ بیش خود مذاہب مختلفہ سی ایک

مذہب کی حقیت بدلیل و برہان ثابت نکرلی مبادا وغیرہ کی کہنی سے باطل کو حق سمجھ کر خدائی

کر لی اور روز جزا پیش خدا کوئی دلیل قوی ہی اسکی پلّی نہو اور عذاب سخت میں مبتلا ہو جاوے

پس چاہیی کہ ان منازل اور مراحل سی غافل نہو اور اپنی انجام کار کو خوب سمجھ کی ایمان کامل اور محکم

اور صحیح حواس سی حاصل کری تاکہ روز بازپرس اپنی کہی کی ندامت اور پشیمانی حاصل نہو

غرض اس کلام سی یہ ہی کہ پہچاننا ہستی خداوند عالم کا اور اوسکی علم و قدرت اور عدالت کا

بدلیل عقلی لازم ہی اسلیی کہ دلیل نقلی آیات اور روایات میں منحصر ہی اور یہ ثبوت نبوت کی

موقوف ہی اور ثبوت نبوت ثبوت خالق پر پس اثبات خالق میں بجز دلیل عقلی کی اور کچھ مستند

نہیں ہو سکتا لیکن بعد اثبات نبوت انبیا کی جو کچھ کہ اونسی حاصل ہو وہی اوسمین دلیل عقلی کی حاجت

نہیں ہی پس بعد معرفت جناب اقدس الہی و پہچاننی حضرت رسالت پناہی کی مذاہب مختلفہ

اہل اسلام سی ایک مذہب کو ترجیح دی کہ حدیث نبوی سی ثابت ہی ستفترق امتی علی ثلثة و

سبعین فرقة کلہم فی النار الا واحدة یعنی پیغمبر حق ناطق جناب محمد مصطفیٰ ص نی فرمایا کہ عنقریب میری

امت کی تہتر فرقی ہو جاوینگی سب وہ ناری ہیں مگر ایک فرقہ اوسمین ناجی ہی چنانچہ بعد قضا اوس سرور کائنات کی

تہتر فرقی متفرق ہو گئی لیکن اونمین ایک فرقہ ناجی ہی بلا شبہہ اب ضرور لازم ہی تلاش اوس حدیث کی کہ فریقین میں بالاتفاق

صحیح ہی انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ و عترتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی لن یفترقا حتی یردا

علی الحوض یعنی جناب رسالت پناہ نی فرمایا اگر وہ خلق میں چھوڑتا ہوں تم میں دو چیزیں بزرگ ایک کلام اللہ اور

دوسرے اہلبیت میرے کہ یہ دونو ایسی ہیں جو شخص کہ انکی طرف رجوع کرے اور انکی حکم پر عمل کری گمراہ نہو گا میرے بعد اور یہ دونو جدا نہونگی

کے بھلائی پہونچ سکے بلا تقلید ثابت کریں اور پہلی بحث سے صاف ظاہر ہی کہ وہ فرقہ ناجیہ امامیہ اثنا عشری معلوم ہو کہ اصول دین مین دلیل ظنی کام نہین آتی دلیل قطعی درکار ہی پس چاہیی کہ یا دلیل عقلی کہ مقدمات اوسکے یقینی صحیح ہون او سپر بنا اپنی اعتقاد کی رکہین یا نصوص آیات اور روایات ... پر بنا اپنی اعتقاد کی رکہین اور اگر دلیل نقلی اگرچہ غیر متواتر کوئی اوسکی دلیل ... نہین بلکہ بہتر ہی فصل پہلی اثبات خالق عالم مین اور اوسکی صفات ثبوتیہ اور سلبیہ مین اور اسمین

مطلب ہین پہلا مطلب اثبات واجب الوجود مین ہی کہ وہی خالق ممکنات اور صانع جمیع مصنوعات ہر کاہی پس پوشیدہ نہین ہی کہ ہماری علما رضوان اللہ علیہم نی اسکی اثبات مین کئی طرحسی دلایل عقلیہ اور نقلیہ ذکر فرمائین ہین لیکن چونکہ یہہ رسالہ بنظر اختصار اور تسہیل بہ نسبت عوام کی اونکی بیان کی گنجایش نہین رکہتا لہذا اونمین سی بعض آیات اور روایات کی بیانکا اتفاق ہوا نہ از راہ استدلال کہ یہہ دلیل سمعی ہین بلکہ اس جہت سی کہ آیات اور روایات مین بیان اونکا بوجہ احسن واقع ہی پس جسوقت کہ عاقل ان عجایب مصنوعات اور غرائب مخلوقات ارض وسما مین تامل اور تفکر کری صاف ظاہر ہوجائے کہ انکا کوئی پیدا کرنی والا دانا اور توانا ہی اور بدون مدبر حکیم اور صانع علیم کی ان مصنوعات کا موجود ہونا خلاف عقل ہی جیسا کہ قرآن مجید مین جناب اقدس الٰہی فرماتا ہی اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ خلاصہ یہہ ہی تحقیق کہ بیچ

خلقت آسمانون اور زمینون کی نشانیان ہین واسطی صاحبان عقل کی کہ خدا سی غور و فکر نی صنعت
صنعت اور حکمت سی آسمانون اور زمینونکو پیدا کیا ہی کہ نہ کوئی ستون ہی کہ اوسپر قائم ہون نہ کوئی چیز ہی
کہ اوسمین لٹک رہی ہون محض اپنی قدرت کاملہ سی اونکو قرار دیا اور اوسمین اپنی بندونکو رہنی کی جگہہ دی
پس بیچ اونکی بعضی قدر زمین مثل اسیر کی بند مین کسیطرف راہ فرار نہین کہ سر پر آسمان محیط ہی اگر چاہی آسمانکو
گرا دی سب ہلاک ہو جاوین اگر چاہی زمین کو شق کر دی سب غرق ہو جاوین اور پھر اپنی عجائب صنعت سی بعض آسمانپر
آفتابکو درخشان کیا کہ اوسکی روشنی سی مخلوق فائدہ مند ہون اور پھر بعض آسمانپر ماہتاب اور ستارونکو
بہتر جمع زیبونسی آراستہ اور منور کیا کہ شب تیرہ و تار مین اونکی روشنی سی بندی بہرہ مند ہون و شب اسلیے
قرار دی کہ دن کی زینت اور مشقت سی آرام لیوین اور راحت پاوین اور پھر اپنی سراسر قدرت سی باران کی
قطرات نازل فرمایا کہ اوسکی سبب سی نباتات و اشجار اور کشت زار سرسبز اور شاداب ہوجاوین اور اگر دفعتاً آتا تو سبب
اونکی بہ جانی سی زراعت و اسباب معیشت کا ہوتا اور پھر ہواکو پیدا کیا اور اوسکو درمیان آسمان اور زمین
کی حرکت دی کہ ہر طرف فصل مین پہر آئی اور ہر ایک موسم مین ہر ایک طرف کی ہواکو تاثیر علاحدہ کرامت فرمائی کہ
باعث پختگی اونکی زراعت اور میوونکا ہو اور ہر ایک انسان اور حیوان اوسی فائدہ مند ہو اور پھر اپنی عجائب
صنعت سی واسطی انتفاع بندونکی پانی پر کشتیان جاری کین اور ہواکو اونکا معین فرمایا کہ شب و روز چلی
جاوین اور راہ دور دراز کو جلد طی کرین اور بندی اوسپر اپنا اسباب تجارت بار کرین اور ملک بملک لیجاوین
اور نفع کثیر پاوین اور اگر ہواکو ٹہرا دی تو کشتی بحر ذخار مین ہلتی بہی نہین پس ان سب چیزونمین نشانیان
ہستی خالق عالم کی واسطی عاقلونکی ہین جو سمجہ ڈہین اور پھر قرآن مجید مین فرمایا ہی لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة فی قرار مکین ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشاناه خلقا آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین یعنی ہمنے انسانکو ایک نسخہ خاکسے پیدا کیا اور پہر
پیدایش کی نطفہ کثیف پر رکہی اور اسکو رحم مادر مین قرار دیا پہر اوسکا خون بستہ
کیا پہر اسمین اعضا اور جوارح اور استخوان اور رگ اور پٹہے ہر ایک کو اپنی جگہہ پر
خلق کیا اور اوسکو قوت حس حرکت دی اور بمقدار اوسکی غذا کی خون حیض مقرر کیا اور پہر آفت سی اوسکی حفا
کی پس ایسا کون تہا کہ رحم مادر مین اوسکی پرورش اور حفاظت کرتا اور خود بہی ایسا نہ تہا کہ اپنی اصلاح حال مین
[illegible] اور بعد اسکے جب اوسکو [illegible] اور اسکے آنکہوں مین روشنی دیکہنی کی تاب
ہوئی تو جناب اقدس الہی کی الہام سی شکم مادر مین حرکت کرکی باہر آیا اور محتاج ہوا غذا کا اور جناب باری
اپنی قدرت کاملہ سی اوسی خون حیض کو کہ رحم مادر مین اوسکی غذا تہی مبدل بہ شیر لطیف کیا کہ اوسکی مانگی وہ دونو پستان
دو مشکیزہ کی ہین جب چاہی پی لیکن جسوقت کہ اوسکی اعضا اور جوارح قوی ہوئی جناب اقدس الہی نی
دندان بہی عطا کی کہ غذای سخت کو چبا کی بخوبی کہائی پس اسیطرح اوسکو بتدریج جوانی اور بلوغ
تک پہنچایا پس اگر مرد ہی تو اوسکو مونچہ اور ڈاڑہی عنایت کی کہ یہہ سبب اوسکی عزت اور وقار کا ہی اور اگر عورت
ہی تو اوسکی چہرہ کو بالونسی صاف کرکی بحسن جمال مزین کیا تا مردونکو اوس سی محبت حاصل ہو
اور سبب بقای نسل ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت ہی کہ روح ایک جوہر لطیف ہی
اوسکی ماہیت و حقیقت مین عقلا اور علما عاجز ہین اور تحقیق کنہ اوسکی سی محجوب ہین پہر

کہ اوسمین فکر اور غور بہت کیا لیکن کچھ اوسکی حقیقت کو نہ سمجھا اور بعضی علما نی

کہا کہ مراد حدیث مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ سی یہہ ہی کہ جسوقت انسان

نفس کی پہچاننی سی عاجز ہو پس کیونکر اپنی خالق کی کنہ ذات کی پہچاننی سی عاجز نہو اور بعضی علما

فرماتی ہین کہ مراد اس حدیث سی یہہ ہی کہ جسوقت آدمی اپنی نفس کو پہچانتا ہی کہ میری یہہ اعضا

اور جوارح پیدا کیی ہوئی خالق مدبر کی ہین البتہ وہ اپنی خدا کو پہچانتا ہی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری

علیه السلام مین منقول ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام جعفر صادق ع سی عرض کیا یا ابن رسول الله

مجھی سمجھائی کہ خدا کون ہی کہ مجکو مجادلون نی سخت حیرت مین ڈالا ہی حضرت نی فرمایا

تو کبھی کشتی پر سوار ہوا ہی [illegible] البتہ حضرت نی فرمایا کبھی ایسا اتفاق ہوا ہی

کہ تیری کشتی [illegible] شکستہ ہوئی کہ نہ دوسری کشتی ہی کہ تو اوسپر سوار ہو اور نہ تجکو تیرنا آتا ہی

نکلجائی اور نہ کوئی تختہ ہی کہ تجکو ڈوبنی سی بچالی اوسنی عرض کیا البتہ پہر حضرت نی فرمایا

تیرا دل کسیکی طرف رجوع تہا کہ تجکو اوس ورطه ہلاکت سی نجات دیتا اوسنی عرض کیا البتہ

فرمایا کہ تیرا دل جسکیطرف رجوع تہا وہی خدا ہی کہ وقت بیکسی کی [illegible] دستگیری کرتا اور

ہر چیز پر قادر اور توانا ہی اور اسیطرح احتجاج طبرسی مین ہی کہ ابو شاکر دیصانی [illegible]

اسلام ہی اوٹہا خدمت مین حضرت امام جعفر صادق ع کی حاضر ہوا اور عرض کیا مجہی سمجہائی

کہ میرا معبود کون ہی حضرت نی فرمایا بیٹھ جا کہ ناگہان ایک طفل صغیر کہ ہاتہ مین تخم مرغ لئی

کہیلتا ہوا آیا حضرت نی اوس طفل سی تخم مرغ لیکر دیصانی کیطرف خطاب فرمایا کہ [illegible]

[illegible] تھی کہ وہ علم الٰہی کی مطابق ہی دوسری لوح محو و اثبات ہی کہ اوسمین کچھہ کہ
مصلحت ایک مدت تک [illegible] بشرط [illegible] اور کچھہ شرطونکی لکھا ہی البتہ محو ہو جاتا ہی مثلا ایک شخص کی
عمر پچاس برس لکھی ہی یعنی مقتضای حکمت یہہ ہی کہ جبتک کہ اوس سی کوئی چیز باعث اوسکے
زیادتی اور کمی کا نہو عمر اوسکی پچاس برس کی پوری ہی اور جسوقت کہ اوس سی عمل خیر ایسا ہو مثل صلہ
یا کچھہ دینی سادات اور مومنین کی تو پچاس برس محو ہو کی ساٹھہ برس لکھی جائینگی اور جسوقت کہ قطع رحم
کری یا سادات اور مومنین کو ندی تو پچاس برس کی چالیس ہو جائینگی لیکن لوح محفوظ مین جو کچھہ کہ
لکھا ہی اوسمین زیادتی اور کمی نہین ہوتی مثلا اسکی کہ زید صلہ رحم کریگا اور اسکی سبب سی
عمر اوسکی ساٹھہ برس کی معین ہوتی ہی یا ایک شخص کی عمر چالیس برس کی معین ہوئی ہی بسبب اسکی
کہ البتہ قطع رحم کریگا یا سادات اور مومنین کو ندیگا اسواسطی کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ کسقدر اعمال خیر
تاثیر رکھتی ہین کہ بسبب اونکی بجالانی کی عمر زیادہ ہو جاتی ہی اور کسقدر اعمال بد فساد کرتی ہین
کہ اونکی مرتکب ہونی سی عمر کم ہو جاتی ہی جیسا کہ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی جسوقت کہ جناب باری نی شہر نینوا مین
بیچ حضرت یونس ع کو مبعوث کیا اور اہل نینوا نی اونکی تکذیب کی اوسوقت حضرت یونس ع نی اونسی فرمایا کہ تین روز
عرصہ مین تم پر عذاب نازل ہوگا اور بعضی کہتی ہین چالیس روز مین پس جسوقت کہ عذاب قریب پہنچا اور ایک ابر
سیاہ پیدا ہوا کہ تمام آسمانکو گھیر لیا اور ایک دہواں پہیل کر زمین پر آیا کہ تاریکی ہوگئی اور اہل نینوا
دیکھکر گھبرا گئی اور حضرت یونس ع کی تلاش اور جستجو کی اور وہ نملی جب اونکو یقین ہوا کہ حضرت یونس ع نی سچ
فرمایا تہا [illegible] عذاب ہی پس سب اپنی عورتون اور جانورونکو لیکر صحرا مین گئی اور بچونکو ماؤنسی جدا کری

ہا تو انہ بند نالہ و زاری کرتی تہی اور اپنی گناہوں سی توبہ کی اور

کریم کو اونپر رحم آیا اور اوس عذاب کو دفع فرمایا اور ایک

علی نبینا علیہ السلام نی زمانہ مین ایک عروس دیکہا کہ لوگ شہر کی گہر لئی جاتی ہین حضرت

علیہ السلام نی اونسی پوچہا کہ یہہ کون ہی اونہون نی عرض کی کہ یہہ فلانی شخص کی بیٹی ہی حضرت

نی فرمایا کہ آج اسکو شادی اور سرور سی لیجاتی ہین صبحکو اسپر رونیگی یہہ سنکی انہین سی ایک شخص نی

عرض کیا کہ اسکا کیا سبب حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا کہ یہہ ابہی مرجاویگی جو کہ مومن تہی

اونہون نی تصدیق کی اور جو کہ منافق تہی کہنی لگی صبح قریب ہی جو کچہہ کہ ہو ظاہر ہوجایگا پس جسوقت

صبح طالع ہوئی اور اونہون نی اوسکو زندہ اور سلامت پایا حضرت عیسی کی پاس دوڑی آئی اور کہا کہ

زندہ ہی حضرت عیسی نی فرمایا کہ مین اوسکی پاس چلون اور اوس سی حقیقت حال دریافت کرون کہ

آیا اوس سی کیا عمل خیر واقع ہوا کہ جس سی بلا دفع ہوئی اور موت ٹل گئی پس جسوقت کہ حضرت عیسی

علیہ السلام اوسکی دروازی پر تشریف لائی اور اوسکی شوہر کو بلا کی فرمایا کہ تو اپنی عورت سی کہہ

مین اوس سی کچہہ پوچہون اوسنی جا کی عروس سی حقیقت حال بیان کی عروس نی اپنی مونہہ پر نقاب ڈال

اور حضرت عیسی علیہ السلام اوسکی گہر مین تشریف لائی اور اوس سی فرمایا کہ تو نی شب کو کیا کام کیا تہا

عرض کیا کہ مینی کوئی کام تازہ نہین کیا مگر جو کہ مجہی ہمیشہ سی معمول تہا کہ ہر شب جمعہ میری دروازی پر ایک فقیر

آتا تہا اور مین اوسکو کچہہ دیتی تہی چنانچہ اس شب جمعہ کو میری شادی تہی اور مین سب اقربا کام مین مشغول

اور اوس سائل نی بسبب مشغولی کی کئی سوال کیا کسی نی نہ سنا یہانتک کہ اوسنی کئی مرتبہ

آواز میری کانون مین آتی ہی اور مین سب کی نظرون سی پوشیدہ ہون کی اوٹھی مانند دوسری کو موافق معمول کی دیا
حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا کہ تو اوٹھہ کھڑی ہو پس جسوقت کہ وہ کھڑی ہوئی اوسکی لباس کی نیچے
سی ایک بچہ پیدا ہوا تمام ... والون سی پکڑا ہوا تہا حضرت عیسی علیہ السلام نی فرمایا
جو کہ تو نی شب کو دیا تہا اوسکی برکت سی تو اس بلا سی بچگئی چھٹی. یہہ کہ خداوند عالم مرید اور کارہ
اور مرید کی معنی کئی ہین ایک یہہ کہ جناب باری اپنی افعال کو ارادہ سی واقع کرتا ہی جیسا کہ متکلمین امامیہ
فرماتی ہین کہ مراد ارادہ سی علم بمصلحت فعل ہی پس جو فعل کرتا ہی اپنی ارادہ اور اختیار سی کرتا
اسلیئی کہ ارادہ اوسکا علم کی قسم ہی اور علم عین ذات مقدس ہی کہ اوسکو تغیر اور تبدل نہین پس
یہہ ایک معنی ارادہ کی ہین اور کراہت سی مراد بنابران معنونکی علم بمفسدہ ہی پس حقتعالی کا ارادہ وقت
مصلحت مین فعل سی اور وقت مفسدہ ترک سی متعلق ہوتا ہی اور اس تعلق کو بہی ارادہ اور کراہت
کہتی ہین اور یہہ دوسری معنی ارادہ اور کراہت کی ہین تیسری معنی ارادہ کی یہہ ہین کہ موجود کرنیکو
ارادہ اور معدوم کرنیکو کراہت کہتی ہین جیسا کہ بعض حدیثون مین وارد ہی چوتہی معنی ارادہ کی یہہ ہین
کہ جناب قدس الہی اپنی بندونسی ارادہ طاعت کا کرتا ہی اور اونسی ارادہ معصیت کا نہین کرتا
بلکہ کراہت رکہتا ہی اور یہان مراد ارادہ سی یہہ ہی کہ اونی حکم طاعت کا کیا ہی اور مراد کراہت سی
یہہ ہی کہ معصیت سی منع فرمایا ہی پانچوین معنی یہہ ہین کہ ارادہ توفیق کا دیتا ہی اور کراہت سلب توفیق
کرتا ہی ساتوین حق تعالی متکلم ہی یعنی خداوند عالم خالق اور موجد کلام ہی جس چیز مین چاہی
کلام کو پیدا کرتا ہی جیسا کہ اوس درخت مین کلام پیدا کیا کہ حضرت موسی علی نبینا وعلیہ السلام سی کلام

کیا تھا اور کیفیت اوسکی اسطرح ہی کہ جسوقت کہ حضرت موسی علیہ السلام اپنی اہل کو لیکر حضرت شعیب کی گھر سی چلی اور شہر مداین سی باہر تشریف لائی اور اثناء راہ میں برادہ [illegible] پہنچی تو دور سی ایک طرف دیکھا کہ کوہ طور پر ایک آگ جلتی ہی پس اوسطرف چلی [illegible] میں [illegible] خدا ایک درخت سبز میں آتش مشتعل ہی اور اوس سی ایک نور ظاہر ہی پس وہ نزدیک گئی اور آواز سنی اور خطاب بارگاہ حضرت کبریا سی بلطف کمال آیا یا موسیٰ انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی وانا اخترتک فاستمع لما یوحی یعنی اے موسی میں تیرا پروردگار ہوں پس تو اپنی پاؤں سی دونوں نعل نکال ڈال یا تو اپنی دل سی محبت اہل اور اولاد کی دور کر اور ان دونوں معنوں کا بموجب بعض روایات کی احتمال ہی بعد اسکی فرمایا تحقیق کہ تو وادی مقدس میں آیا اور ہمنی تجکو منتخب کیا ہی اسطرح کہ کان کہہ کی سنو جو کچھہ کہ وحی کیجاتی ہی پس اسطرح ہمیشہ کلام باری سی مشرف ہوتی رہی یہانتک کہ اونکی قوم نی کہا کہ ہم ایمان نہ لاوینگی جبتک کہ کلام باری کو اپنی کانوں سی نہ سنلین حضرت موسی علیہ السلام اونمیں سی کچھہ لوگ انتخاب کر کی کوہ طور پر لیگئی جیسا کہ کتاب توحید میں شیخ صدوق علیہ الرحمہ نی حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت موسی کلیم اللہ اونکو طور سینا کیطرف لیگئی اور اونہیں دامن کوہ میں ٹھہرا کی آپ بالای کوہ گئی اور خداوند عالم سی سوال کیا تا کہ وہ کلام ارشاد فرمائی اور قوم سنی پس جناب باری نی اونکی سوال کو قبول فرمایا اور اونسی کلام کیا اور اوسکی کلام کو قوم نی سنا کہ اونکی کانمیں ہر طرف سی آواز آتی تہی اسلیی کہ حق تعالی نی اپنی کلام کو ایک درخت میں پیدا کیا اور اوس میں سی آواز بلند ہوئی اور اونکی کان میں پہونچی [illegible] تھی تا آثار عظمت

اور کبریائی و عظمت میں برابر ہون پس بیان خلاف عقل و نقل کی چیز ونسی ثابت ہوا کہ وہ کلام قادر علام نہ تھا کہ اوس
سی جا بجی مخصوص نہین اور معلوم ہو کہ افضل مرتبہ وحی کا کلام کرنا ہی جناب اقدس الٰہی کی حضرت
موسیٰ کلیم سی کلام سی عزت بخشی کیا اور یہہ مرتبہ اور کسی کو انبیا میں نہ ملا بلکہ ہمارے پیغمبر حضرت
محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہ جناب سب پیغمبروں کی بہتر اور افضل ہین پس خداوند عالم نے بجز
حضرت موسیٰ علی نبینا وآلہ علیہ السلام سے کلام کیا تہا او سیطرح اون جناب سے بہی کلام کیا تہا بلکہ
اونسی افضل کہ معراج میں بکمال مرحمت اپنی کلام سی ممتاز فرمایا پس یہ جا ملاحظہ ہی کہ کہان کوہ طور
اور کہان اعلی علیین کہ منتہائی قرب رب العالمین ہے بلکہ حق تعالی نی جو کرامات اور معجزہ کہ کسی پیغمبر کو
عطا فرمایا تہا وہی سب کرامتین اور معجزی بلکہ اونسی زیادہ ہمارے پیغمبر کو عنایت فرمائی اٹہواٹکن
یہہ کہ خداوند عالم صادق ہی یعنی کلام اوسکا سچا ہی اسلیی کہ کذب قبیح ہی اور قبیح اوسی سرزد نہین ہوتا

مطلب تیسرا صفات سلبیہ مین ہی اور اونمین پہلی جملہ تعدد کی نفی ہی اور وہ اصل توحید ہی

پس پوشیدہ نہ ہی کہ خداوند عالم واحد اور احد ہی یعنی اوسکی کوئی واجب الوجود نہین اور جو چیز کہ غیر
ذات خدا موجود ہی ممکنات مین سی ایک ممکن ہی اور اوسکی مصنوعات سی ایک مصنوع ہے اور وہ خداوند
کسیکو شریک نہین کہتا اسلیی کہ اگر اوسکا شریک ہو اور اوسکی مثل ہو یعنی دو خدا ہوون اور اونمین سے
ایک کسی چیز کا ارادہ کری اور دوسرا اوسکو مانع ہو سکی تو اولکا عجز لازم آتا ہی اور اگر مانع نہو سکے
تو دوسریکا عجز لازم آتا ہی اور خدا پر عجز روا نہین اور اگر دونوکی موافق مرضی واقع ہو تو اجتماع نقیضین
لازم آتی اور یہہ محال ہی جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی زنادقہ کی جواب میں

فرمایا کہ یہہ قول کہ دو خدا ہین اسلیٔی باطل ہی کہ یہہ دو حال سی خالی نہین یا دونون ہمہ وجوہ برابر ہین یعنی قدرت مین اور قوت مین یا دونو ضعیف ہین یا اونمین سی ایک قوی ہی اور دوسرا ضعیف پس اگر دونون برابر ہین تو کیون نہین ایک دوسریکو دفع کرتا اور اگر ایک قوی ہی اور دوسرا ضعیف ہی تو معلوم ہوا کہ ایک خدا ہی اور دوسرا عاجز ہی اسلیٔی کہ خدا عاجز نہین ہوتا اور جناب مقتدای جہان بانی ہدایت نشان جناب سید العلما دام ظلہ جلیل القدر سلطان العلما فرماتی ہین کہ شق اول مین جو کہ حضرت نی فرمایا کہ کیون نہین ایک دوسریکو دفع کرتا اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ اگر دوسریکی دفع پر قادر نہو تو اوسکا عجز لازم آتا ہی اور اگر قادر ہو اور دوسریکو دفع نکری اور اپنی خوشی اور اختیار سی اپنی امور اوسکی حوالی کر دی تو وہ بیکار ہو جاییگا لیکن کیونکر ہو سکی کہ خدا باین عظمت و قدرت اور جود و کرم کی بیکار اور معطل ہو جای اور کوئی اوس سی حاجت نرکہتا ہو اور اگر کوئی شخص یہہ کہی کہ شاید دونکی اتفاق سی کبہی یہہ کام کرتا ہی کبہی دوسرا تو دونون معطل نہون تو یہہ بہی سخن بیجا ہی اسلیٔی کہ خدا بعینہٖ عالم پر کاہلی اور عاجزی سی وہ نہین کہ دوسریکا محتاج ہو پس عالم مین دو خدا کا ہونا عبث اور زاید ہوگا جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی امام حسن علیہ السلام کو وصیت مین فرمایا اے فرزند کہ اگر تیری پروردگار کا شریک ہوتا تو چاہیی تہا کہ تیری پاس اوسکی بہی کتابین اور رسول آتی کہ تو اوسکی آثار ملک اور سلطنت کی دیکہتا اور اوسکی افعال اور صفات کو پہچانتا لیکن خدا ہی عز و جل یگانہ ہی نا شریک نہین رکہتا پس پوشیدہ نرہی کہ اس عقیدۂ صحیحہ مین کئی فرقۂ باطلہ نی خلاف کیا ہی چنانچہ اونمین سی ایک فرقہ مجوس ہی اور اونکی کئی گروہ مین ایک ثنویہ اور مانویہ ہین کہ وہ نور اور ظلمت دونونکو قدیم اور ازلی جانتی ہین پس انکی جواب مین قول خدا کافی ہی وجعل الظلمات والنور یعنی جناب باری نی پیدا کیا تاریکی اور روشنی کو دوسری کیونکہ

ہین کہ وہ کہتی ہین کہ یزدان یعنی نور قدیم ہی اور اہرمن [illegible] پیدا کیا
لیکن چونکہ ظلمت کی طبیعت مین شر اور فساد تہا اوسنی نور پر خروج کیا اور دونون لشکر دونون باہم جنگ و
جدال کرتی تہی اوسوقت ملائکہ نی دونون مین مصالحہ کر دیا کہ عالم سفلی اہرمن کی تصرف مین سات ہزار برس
تک ہی اور بعد اوسکی یزدان یعنی نور کی قبضہ مین رہی پس جب اون دونونکی نزاع موقوف ہوئی
اہرمن نی اونکو قبل مصالحہ کی ہی قتل کیا تہا [illegible] کو پیدا کیا اور اسکا نام کیومرث رکہا تہا تیسری
زردشتیہ ہین کہ وہ نور اور ظلمت دونونکو مخلوق خدا جانتی ہین لیکن یہہ کہتی ہین کہ دونونکی شرکت سے عالم
پیدا ہوا کہ یزدان نی خیر اور سرور کو پیدا کیا اور اہرمن نی فتنہ اور شرور کو پس اونکی یہہ کلمات مزخرفات
باطل اور فاسد ہین ایسیکہ احتجاج مین مولانا طبرسی علیہ الرحمہ نی نقل فرمائی ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ نی اول ثنویہ سی پوچہا کہ تمنی کس راہ سی دو خدا قرار دیی انہون نی عرض کیا کہ ہمنی عالم مین دو
چیزین دیکہین کہ ایک دوسری کی ضد ہی ایک خیر دوسری شر پس خالق ہر ایک کا جدا ہی ایک خالق نور
ہی کہ جسنی خیر اور سرور کو پیدا کیا اور دوسرا ظلمت ہے کہ جسنی فتنہ اور شرور کو پیدا کیا حضرت نے
فرمایا کہ آیا تمنی نہین دیکہا کہ سیاہی اور سفیدی اور سرخی اور زردی کہ ہر ایک دوسری کی ضد ہے انہون نے
کہا البتہ حضرت نے فرمایا کہ پہر تمنی کیون نہین انکی لیی بہی خالق جدا جدا قرار دیی پس وہ ساکت ہو گئی اور کچہہ
جواب نہ آیا دوسرا فرقہ بت پرستونکا ہی کہ یہہ بتونکو اپنا امیدگاہ جانتی ہین اور اونسی توقع نفع اور نقصانکی رکہتی
ہین اور اسی قبیل سی وہ لوگ ہین کہ آفتاب اور ستارونکی پرستش کرتی ہین اور بعضی آتش کی اور بعضی پانیکی اور اکثر
اپنی ہاتہہ سی بتونکو بناکی اونکی پرستش کرتی ہین جیسا کہ احتجاج مین لکہا ہی جسوقت کہ مشرکین عرب مباحثہ کی لیی خدمت جناب

اسکے سبب ... اور قبول کیه هو خدا ... حضرت نے فرمایا کہ تم بتونکو کسلیے پرستش کرتے ہو اونہونے
عرض کیا اسلیے کہ وہ بت صورتین ... ہین اونکی تقرب کا واسطہ ہین حضرت نے فرمایا آیا تمہارے بت مطیع خدا ہین
کہ سبب اوسکے پیش خدا اونکی قرب اور منزلت ہے اونہون نے عرض کیا یہہ نہین حضرت نے فرمایا کہ اگر تمہارے
بتونکو طاقت ہوتی تو اونکو لایق تہا کہ وہ تمہاری پرستش کرتے کیونکہ تمہی اونکو اپنے ہاتہونسے بنایا
نہ یہہ کہ تم اونکی پرستش کرو یہہ شکل ... بعضون نے عرض کیا کہ بندونمین چند شخص مقرب درگاہ
الہی تہے کہ خدا اونمین در آیا تہا پس اسلیے ہم اونکی تصویرین بنا کے تعظیم کرتے ہین تا اونکی ضمن مین اون
بزرگوارونکی تعظیم ہو حضرت نے فرمایا کہ خدا پر حلول روا نہین کہ یہہ امر جسم اور عوارض جسمی سے تعلق
رکہتا ہے اور وہ اس سے مبرا اور منزہ ہے پس کیونکر کسیکے جسم مین در آئیگا پس وہ خاموش ہوے اور اونمین
سے بعضون نے عرض کیا کہ ہم بتونکو اسلیے سجدہ کرتے ہین کہ یہہ تصویرین خاصان خدا کی ہین حضرت نے
فرمایا جسوقت کہ تمنے بندہ خدا کو سجدہ کیا پس اور کیا چیز واسطے تعظیم و اجلال مالک الملک کی باقی رکہی
آیا تم اتنا بہی نہین جانتے کہ تعظیم ایک سیاق پر خالق اور مخلوق اور مالک اور مملوک کی نہین کرتے
آیا ہو سکتا ہے کہ ایک بادشاہ ہو اور اوسکا ایک غلام ہو اور دونونکی تعظیم یکسان کیجاے اور یہہ خلاف
شوکت اور شان کی نہو پس بتونکو سجدہ کرنا موجب استخفاف عظم شان ملک دیان کا ہے پس وہ خاموش
ہوے پہر اونمین سے بعضون نے عرض کیا کہ یہہ آدم کی تصویرین ہین جسوقت کہ حقتعالے نے واسطے سجدہ آدم
کے ملائکہ کو حکم فرمایا تہا اور ہم اس شرف سے محروم ہے پس ہم واسطے خوشنودی خدا کے آدم کے تصویر بنا کے اونکو
سجدہ کرتے ہین جسطرح کہ آپ مکہ مین کعبہ کو سجدہ کرتے ہین بلکہ اپنے ہاتہونسے مسجدین بنا کے سجدہ کرتے ہین

حضرت نی فرمایا کہ تم اپنی قیاس باطل مین جال انپا اور ہمارا کی [illegible]

کہ ہم جو کچھہ کرتی ہین اپنی پروردگار کی حکم سی کرتی ہین اور اپنی طرف سی [illegible]

اوسنی حکم فرمایا ہی اوسطرف ہم سجدہ کرتی ہین اور اوسی کی حکم سی سجدہ ہین بہی بناتی ہین لیکن

جو تم آدم کی تصویر بناکی اوسکو سجدہ کرتی ہو خداوند عالم نی کب تمسی فرمایا تہا پس یہہ بہی خاموش

اور سب نی عرض کیا کہ ہم مہلت چاہتی ہین اور بعد چند روز کی ہم سب مسلمان ہوئی تیسرا فرقہ نصاریٰ

کا ہی کہ یہہ تین خدا کی قائل ہین ایک خداوند عالم کہ اوسکا نام پدر رکہا ہی دوسرے حضرت عیسیٰ بن مریم علی

نبینا و آلہ و علیہ السلام کہ اونکو پسر خدا قرار دیا ہی تیسری روح القدس اور بعضی نصاریٰ کہتی ہین کہ خدا

اور مریم اور عیسیٰ یہہ تین خدا ہین باوجود اسکی پہر اپنی تئین موحد جانتی ہین اور سب اون کلمات رکیکہ کا

جناب سید علما و ام ظلہ حدیقۂ سلطانیہ مین فرماتی ہین کہ جب نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو حادث جانتی ہین اور پسر خدا

کہتی ہین پس کسطرح اونکو خدا اور قدیم کہتی ہین لہذا جواب مین انکی حضرت رسالت پناہ فرماتی ہین کہ اگر تنا

عیسیٰ مین تمہاری مراد یہہ ہی کہ خدا قدیم حادث ہوا تو یہہ محال ہی اسلیے کہ کیونکر ہو سکی کہ قدیم حادث ہو

اور اگر تمہاری مراد یہہ ہی کہ حادث یعنی عیسیٰ قدیم ہین تو یہہ بہی محال ہی کہ حادث قدیم ہوئی پس نصاریٰ

ایسی سبب سے کہتی ہین کہ تین خدا ایک ہی اور ایک خدا تین ہین اور یہہ قول انکا باطل ہی اور بطلان انکا

کسی عاقل پر پوشیدہ نہین اسلیے کہ یہہ کیونکر ہو سکی جو شخص کہ تین خدا کا قائل ہو وہ خدا کو واحد کہی اور جو کہ ایک

خدا کا قائل ہو وہ کیونکر تین خدا کا اعتقاد رکہی جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی قال اللہ عزوجل وَلا

تَقُولُوا ثَلٰثَةٌ اِنتَهُوا خَيرًا لَكُم اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبحٰنَهٗ اَن يَّكُونَ لَهٗ وَلَدٌ یعنی اہل کتاب نکہو کہ خدا

البتہ [illegible] قبول کی کہ وہ خدا ہین [illegible] ہوا اور اسکو اپنی لیئی خیر سمجہو سوا اسکی حق نہین کہ خدا ایک ہے اور اوسکا

کیا اوسکی [illegible] ضعیف [illegible] ثابت مین بہی وارد ہی جسوقت کہ نصاری مناظرہ کی لیئی آئی اور خدمت

جناب رسالتماب کی عرض کیا کہ ہمنی انجیل مین لکہا ہی کہ بعد عیسیٰ کی نبی آخر الزمان ہوگا اور وہ عیسیٰ کی تصدیق

کریگا لیکن آپ تو اونکو برا کہتی ہین اور دشنام دیتی ہین اس جہت سی کہ وہ خدا ہی یا خدا کا بیٹا ہے اور

آپ اوسکو بندہ کہتی ہین حضرت نی فرمایا کہ مین عیسیٰ کو بد نہین کہتا بلکہ اونکی رسالت کی تصدیق کرتا ہون کہ

وہ رسول خدا اور بندہ خدا تہی پہر نصاری نی عرض کیا آیا بندہ سی وہ کام ہوسکتا ہی کہ عیسیٰ سے ظہور مین آیا

کہ مردہ کو زندہ کرتی تہی اور نابینا کو بینائی بخشتی تہی اور مبروص کو شفا دیتی تہی اور امور غیب کے خبر

کرتی تہی یہہ کام بشر نہین البتہ کار خدا یا پسر خدا ہی حضرت نے فرمایا عیسیٰ جو کچہہ عمل مین لاتی تہی خدا ے

یگانہ کی حکم سی اور اوسکی قدرت کاملہ سی اور وہ بہی مثل اور پیغمبرونکی تہی اسلیئی کہ اونکا جسم کب تہا جو

آور استخوان اور گوشت اور پوست سے پس جسوقت کہ گرسنہ ہوتی تہی تو محتاج غذا کی ہوتی تہی اور ان

چیزونسی خداوند عالم مبرا ہی اور اسیطرح سی احتجاج مین منقول ہی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے

جاثلیق نی عرض کیا کہ جو حضرت عیسیٰ نی مردونکو زندہ کیا اور نابینا کو بینائی بخشی اور مبروص کو

شفا دی پس ہمنی اعتقاد کیا کہ وہی خدا لائق عبادت کی ہی حضرت نے فرمایا کہ یسع پیغمبر بہی مردونکو زندہ کرتی تہے

اور نابینا اور مبروص کو شفا دیتی تہی اور پانی پر چلتی تہی اور اونکو کسینی خدا نہین کہا اور حزقیل پیغمبر بہی

مثل عیسیٰ کے مردونکو زندہ کیا تہا چنانچہ تینتیس ہزار مردونکو زندہ کیا بعد مرنی ساٹہہ برس کی اور بعضی روایتون مین

وارد ہی کہ جاثلیق سی مناظرہ مین حضرت امام رضا نی فرمایا ای نصرانی قسم بخدا کہ ہم اون عیسیٰ کے نبوت کا

(۱۰۴)

مقر ہوں ہیں وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی نبوت کا اور [illegible]

طعن نہیں کیا بجز اسکی کہ وہ صوم و صلوۃ میں کمی کرتی تہی اور [illegible]

ایسی امر کی نسبت اونکی طرف کی جو کہ اونکی شایان نہ تہا اور حال عیسی کا یہہ تہا کہ ہمیشہ دنکو

روزہ رکہتی تہی اور رات کو عبادت کرتی تہی پس جسوقت کہ اوسکی بانی یہہ قرار دیا تو حضرت نے فرمایا

کہ وہ عبادت کسکی کرتی تہی پس اگر بندہ خدا تہی تو اونکو تم اپنی لیئی معبود قرار دیتی اور کیوں مشقت شدید

اوٹہاتی پس جاثلیق ساکت ہوگیا اور کچہہ جواب نہ آیا اور اسیطرح نصاری نجران بہی مناظرہ کی لیئی خدمت جناب

رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی آئی اور عرض کیا کہ اگر تم عیسی کو بندہ خدا کہتی ہو تو بن باپ کا کون پیدا ہوا

حضرت نی فرمایا کہ وجود عیسی سی وجود آدم عجیب تر ہی کہ وہ بی پدر اور مادر کی پیدا ہوئی پس خدائی عالم

کی نزدیک کوئی چیز دشوار نہیں جسطرح چاہی اپنی بندونکو پیدا کری اور کتاب احتجاج میں روایت ہی

کہ بعض نصرانیوں نی دلیل سمجہی ہوئی کی خدمت میں جناب رسالت مآب کی عرض کی کہ انجیل میں لکہا ہی

کہ حضرت عیسی نی کہا اذہب الی ابی یعنی میں جاتا ہوں اپنی باپکی پاس حضرت نے فرمایا کہ اگر تمکو

انجیل کا اعتقاد ہی تو اوسمیں یہہ بہی موجود ہی اذہب الی ابی وابیکم یعنی میں جاتا ہوں

اپنی باپکی پاس اور تمہاری باپ کی پاس پس چاہیی کہ تم سب بندونکو پسر خدا کہو لیکن ایسی یہہ

معلوم ہوتا ہی کہ اوسوقت میں کچہ پدر کہتی ہوں جو تہا فرقہ صوفیہ کا ہی کہ انکی گزدہ بہت

ہیں لیکن جو کہ انکی سرگروہ ہیں کیا کیا مزخرفات بکتی ہیں کہ سوای خدا کی کوئی موجود نہیں اور جو

کچہہ کہ ہی وہ سب کا ظہور ہی ایسی جو لوگ کہ دو خدا کی قائل ہیں مثل ثنویہ کا فرہیں اسی حال صوفیہ کی

... یہ قول کہ وہ خدا ... [illegible] اظہار میں جناب قدوۃ المشتغلین اسوۃ المجتہدین علامے

... کیا ... [illegible] ... نقل صوفیہ کی فرمائی ہی کہ وہ یہ کہتا ہے کہ تمام عالم عین ذات

خدا ہی عیاذاً باللہ کہ خداوند عزّ وجل گاہی بصورت ابلیس کے بنجاتا ہی اور گاہی بصورت حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی اور گاہی بصورت سگ اور خوک کی اور گاہی بصورت انسانکی اور کبھی

کہتے ہیں کہ خدا مثل دریا کی ہی اور عالم مثل اوسکی موجونکی ہی اور کبھی کہتے ہیں کہ خدا مثل گل کے

ہی اور مخلوق مثل کوزونکی ہی اسیطرح خدا عین خلق ہی اور اسی مضامین کی اشعار کہتے ہیں

اور رقص وغنا اور حال وجد کو کمال معرفت اور عبادت کا جانتے ہیں چنانچہ اون اشعار میں سے

بعضی یہہ ہیں ؎ با مریدان آن فقیر محتشم ٭ بایزید آمد کہ یک یزدان منم ٭ گفت مستانہ

عیان آن ذو فنون ٭ لا الہ الا انا ہا فاعبدون ٭ اور صاحب فواتح میبذی صوفی کہتے ہیں

کہ حضرت سید شریف قدس سرہ کہتے ہیں کہ ایک متکلم اور صوفی میں مناظرہ ہوا متکلم نے کہا کہ میں

اوس خدا سے بیزار ہوں کہ کُتّی اور بلّی میں ظہور کرے صوفی نے کہا کہ میں اوس خدا سے بیزار ہوں

کہ کُتّی اور بلّی میں ظہور نکرے بلکہ اسیطرح اس بیت السلطنۃ لکھنؤ میں بھی مشایخ اہل نفاق صوفیہ سے

عبد الرحمن ہمنام ابن ملجم تہا کہ وہ بہی حلول باری تعالی کو مرشد میں روا جانتا تہا چنانچہ حدیقہ سلطانیہ

میں اوسکی نقل جناب مستطاب امام الانام مرکز دائرہ اسلام مقتدای مؤمنین ہمای سپہر صدق

ویقین رئیس الفقہا سید العلما دام ظلہ فرماتے ہیں کہ ہمارے بعض احباب ثقات سے ایک شب بحسب

اتفاق اوس صوفی اہل نفاق کی پاس گئے دیکھا کہ وہ مسجد میں بیٹھا ہی اور ایک چراغ روشن ہے ناگاہ

کتا مسجد میں آیا اور بہوس سگ بجیانی اوس کتی کو اپنی ...
اوسنی چراغ گرا دیا اور وہ خاموش ہوگیا اوسوقت یہہ سگ نجس ... اوس ...
اپنی گہر کا چراغ آپ ہی گل کر دیا پناہ بخدا ان ملعونوں کی بیہودہ گوئی سی اور اس مقام مین اصل غرض
ذکر جناب باری کی وحدت اور وجود کا تہا لیکن بسبیل حکایات عقائد صوفیہ کی بیان کئے تو کہ یہہ
عقیدہ اونکا باطل اور فاسد ہی اسلیے کہ اگر تمام عالم عین ذات خدا ہی تو عذاب اور ثواب اور جنت
اور نار کسکی لیے ہی اور انبیا کا آنا اور کتب آسمانی کا اور تکالیف شرعیہ مثل نماز اور روزہ حج
اور جہاد سب یہہ عبث اور بیجا ہوجاتا ہی پس اہل تصوف کی مذمت میں حدیثیں بیشمار ہین از انجملہ
ایک یہہ ہی کہ شیخ بہاء الدین محمد عاملی علیہ الرحمہ نی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سی
روایت کی ہی کہ اون حضرت نی فرمایا کہ قبل قیامت کی میری امت مین ایک جماعت ہوگی کہ اوسکو
صوفی کہین گی وہ میری امت مین داخل نہین اور یہود یونمین محسوب ہین بلکہ کفار سی بہی بدتر ہین
اور اہل جہنم ہین اور حضرت امام جعفر صادق سی ایک شخص نی عرض کیا یا ابن رسول اللہ ایک قوم تازہ
ہوئی ہی کہ اوسکو صوفیہ کہتی ہین آپ کیا فرماتی ہین حضرت نے فرمایا کہ وہ ہماری دشمن ہین پس جو
شخص کہ اونسی محبت کری وہ بہی ہمارا دشمن ہی اور عنقریب ہی کہ ایک قوم ہوگی کہ وہ ہماری
دوستی کا دعوی کرینگی باوجود اسکی کہ صوفیہ سی محبت رکہی گی اور اونکی اقوال کو کہ عین کفر
ہین تاویل کرینگی پس وہ بہی حقیقت مین ہماری دوستونمین نہین اور ہم اونسی راضی نہین پس جو شخص کہ صوفیہ
انکار کری اور اونکی قول کی رد کری تو اوسکی لیے ثواب مثل اوس شخص کی ہی کہ ہمراہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

[illegible] قول کہ وہ خدا ہین [illegible] علوم سبحانی وارث اسرار ربانی نائب امام زمان مجتہد العصر [illegible]

[illegible] طریقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ فرقہ صوفیہ کی عادت یہہ ہی کہ آیات

متشابہ کو حجت اور [illegible] ہین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ

فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ یعنی جن لوگونکی دلونمین کجی ہی

وہ پیروی کرتی ہین اوس چیز کی جو متشابہ ہی قرآن سی اسطی طلب کرنی فتنہ کی اور اوسکی تاویل

کرنیکی جو اسنی ہی پس آیات متشابہہ اونکی مدعای فاسد پر دلالت نہین کرتی مگر موافق اپنی خواہش

کی دلسی معنی بناکی کہتی ہین مثل اسکی کہ جناب باری فرماتا ہی وفی الارض آیات للموقنین

وفی انفسکم افلا تبصرون پس صوفیہ گمان کرتی ہین کہ معنی اسکی یہہ ہین کہ انا الوجود الحق فی

انفسکم افلا تبصرون یعنی العیاذ باللہ حقتعالی تمہاری ذات مین موجود ہی آیا تم نہین دیکھتی ہو اور

نہین مطلع ہوتی ہو پس شک نہین کہ یہہ معنی اونکی دلونمین شیطان نی ڈال دیتی ہین اور اسکی

معنی صحیح کسی صاحب فہم پر پوشیدہ نہین اور وہ یہہ ہین کہ اوسکی وجود کی نشانیان تم مین موجود ہین

کیونکر اونکو نہین دیکھتی ہو پانچوین غلات ہین مثل نصیریہ اور سبائیہ اور باطنیہ کی کہ انکی فرقہ بہت ہین

چھٹی مفوضہ ہین کہ انکا غلو غالیونسی کم ہی پس ان دونونی محبت مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کی

غلو کیا کہ خداوند عالم کو بھلا دیا چنانچہ غالیونکا سرگروہ عبد اللہ بن سبا کہ وہ جناب امیر المومنین

کو خدا جانتا ہی اور اصل طریقہ غالیونکا یہودی ہی کہ عبد اللہ بن سبا پہلی یہودی تھا بعد اسکی بظاہر ایمان لایا

اور مسلمان ہوا پھر کافر ہو کی کہنی لگا کہ جناب امیر خدا ہین اور مین اونکا پیغمبر ہون اور جب حضرت نی سنا اوسکو

ملاکی پوچھا کہ تو کیا کہتا ہی ہشام نی عرض کیا کہ میری حق میں [illegible]

حضرت نی فرمایا وای تجھپر کہ تجھسی شیطان نی استہزا کیا توبہ کر لیکن [illegible]

اوسکو یقین نہ تہا وہ قید رکہا جب [illegible] توبہ پر راضی ہوا آخر اوسکو [illegible] کی جلاد یا لعین

تابع اوسکی شیعی کی ہیں وہ اپنی باپکی اعتقاد سی ایک درجہ بالا ہیں یہ کہتا تہا کہ خداوند عالم نی محمد اور علی

کو پیدا کر کی امور عالم انکی سپرد کر دیئی کہ یہی دونون بزرگوار روزی دیتی ہیں اور زندگی دیتی ہیں

اور مار ڈالتی ہیں پس یہہ عقیدہ انکا فاسد اور باطل ہی جیسا کہ حضرت امام [illegible] فرمایا

کافر ہیں اور مفوضہ مشرک ہیں پس جو شخص کہ انسی ہمنشینی کری یا انکی ساتہہ کہاوی پیوی یا انکی

کری یا انکی امانت لیوی یا انکی سپرد کری یا انکی حدیث کی تصدیق کری یا انکی اعانت کری اگرچہ

ساتہہ ایک کلمہ یا بعض کلمہ کی ہو تو وہ دشمن خدا اور دشمن رسولخدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کا ہوگا

دوسری صفت سلبیہ یہہ ہی کہ جناب باری کی لیئی صورت اور جسم نہیں ہی پس پوشیدہ

نہی کہ جناب باریکی صورت اور جسم نہیں کیونکہ وہ ان دونونسی مبرا ہی اسلیئی کہ اگر اوسکی صورت اور جسم ہو

تو لازم ہی کہ کوئی اوسکی مشابہ اور مثل بہی ہو حالانکہ کوئی اوسکی مثل نہیں بلکہ حق تعالی یہی کہتا ہی لیس

کمثلہ شیء یعنی نہیں ہی مانند اوسکی کوئی شیء اور اسیطرح کافی میں محمد بن حمزہ سی روایت ہی [illegible]

حضرت ابوالحسن کی خدمت میں ایک عریضہ لکہا کہ آیا خداوند عالم [illegible] جسم [illegible] اوسکی جواب

میں لکہا کہ میں حمد کرتا ہون اوس خدا کی کہ مثل اوسکی کوئی نہیں اور وہ صورت اور جسم سی مبرا ہی لیکن

میں تابعان احمد بن حنبل کہتی ہیں کہ خدا کی صورت اور جسم ہی اور عرش پر بیٹہا ہی اور جسم اوسکا عرش

نہ نقلی لیکن آیات و دلیل نقلی اونکی مانند ہی وقت ہی غرب [illegible]

وہ بھی اونکی عقیدہ کی موافق نہین ہی پس وہ بھی [illegible]

مین ہی کیونکہ جناب باری سی دیکھنیکا سوال کرتی ہین یہہ دو حال سی خالی نہین یا یہہ کہ

جانتی تہی کہ جناب باریکا دیکھنا ممکن نہین تو سوال انکا عبث تہا ہی یا یہہ کہ نہ جانتی تہی تو

کا جہل لازم آتا ہی پس یہہ اہلسنت کی عقل سی تعجب ہی کہ حضرت موسی علیہ السلام کی قوم

کی سوال کو دیکھا اور خداوند عالم کی جواب کو نہ دیکھا جیسا کہ تفصیل [illegible]

کلام فرحت انجام سی ظاہر ہوا [illegible] علی ابن بابویہ نی ابن جہم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام

علیہ السلام سی مامون رشید نی عرض کیا کہ آیا حضرت موسی نہ جانتی تہی کہ جناب باریکا دیکھنا ممکن نہین

پہر دیکھنی کا سوال کیا حضرت نی فرمایا کہ موسی جانتی تہی لیکن جبکہ جناب باری نی حضرت موسی سی کلام کیا

اور اونہون نی اپنی قوم سی کہا اور قوم نی التماس کیا کہ ہم تمہارا ایمان نہ لاوینگی جبتک کہ اوسکی

کلام کو اپنی کانون سی سن لینگی اور اوس وقت مین اونکی قوم کی ستر لاکہہ آدمی تہی اور حضرت نی

اونمین سی ستر ہزار آدمی انتخاب کیی اور اونمین سی سات ہزار اور اونمین سی سات سو اور اونمین

ستر آدمی لیکر کوہ طور پر تشریف لیگئی اور اونکو دامن کوہ مین ٹہرا کی آپ کوہ طور پر [illegible]

اور خدمت مین جناب باری کی عرض کیا کہ کچھہ کلام ارشاد ہو تو خداوند عالم نی اونکی سوال

کو قبول فرمایا اور اونکو اپنی کلام سی مشرف کیا اور قوم نی سنکی حضرت موسی سی کہا کہ ہمکو یقین

نہین آتا کہ یہہ کلام خدا ہی جبتک کہ خدا کو ہم اپنی آنکہہ سی دیکہہ لین اور بسبب اس سوال بیہودہ کے خدا

ارنا اللہ جہرۃ یعنی تحقیق کہ سوال کیا تہا موسیٰ سی کلام کی بہی سننی کی سی بات کا قیس کیا تہا
قوم نی اونکی او کہا تو تم ہمین اپنی پروردگار کو ظاہر بظاہر نہی لیس پتا لگا اسہی حضرت موسیٰ کا سوال کہان
ثابت ہوا کہ اگر حضرت اپنی طرف سی دیکہنی کا سوال کرتی تو پہلی اونہین صاعقہ عذاب
ایسا ہوتا اور جسوقت کہ قوم کی ضد حد سی گزر نہ پہونچی تو حضرت سی ثابت ہوا کہ اونہون نی از خود سوال نکیا تہا
مگر قوم کی اصرار سی اور یہہ اہلسنت کہتی ہین کہ حقتعالی نی اپنا دیکہنا پہاڑ کی استقرار پر موقوف کیا
تہا پس اگر پہاڑ اپنی جگہہ پر قائم رہتا تو البتہ دیکہنا ممکن تہا اور یہہ اہلسنت کی حماقت اور نادانی
سے پہاڑ کا ثابت رہنا ممکن ہی لیکن حصول خدا کو نہین دیکہتی کہ وہ تو فرماتا ہی لن ترانی
یعنی مجہی ہرگز نہ دیکہہ سکیگا تو پہر کیونکر امید کی جاتی ہی دیکہنا اور سوا اسکی وقت اوس سی جانتا تہا کہ پہاڑ
ٹکڑی ٹکڑی ہو جائیگا تو اس صورت مین پہاڑ کا قائم رہنا غیر ممکن تہا اور تیسرا عبد العزیز دہلوی لکہتا ہی کہ حقتعالی
نی فرمایا وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ یعنی روز قیامت مین خوش و خورم صورتین لوگونکی دیکہتی
ہونگی طرف پروردگار کی پس روز قیامت مین مومنین خدا کو دیکہین گے اور ہمارے صاحب جناب سید العلما
دام ظلہ فرماتی ہین کہ کلام عرب مین معنی لفظ نظر کی کئی ہین ایک یہہ ہی کہ دیکہنا پروردگار کا جیسا کہ
اہلسنت کہتے ہین دوسری معنی انتظار کی ہین تیسری معنی آنکہونکو گردش دینی کی ہین لیکن جب ثابت ہوا کہ دلیل عقلی اور
نقلی سے ثابت ہوا کہ جناب باری کی رویت حقیقۃ محال ہی تو لامحالہ یہان آنکہہ سی دیکہنا مراد نہوگا اور
اگر مراد یہہ ہو کہ روز قیامت مین لوگونکی صورتین اوسکی رحمت کی منتظر ہونگی البتہ یہہ معنی صحیح ہین
اور اس صحیح معنی کو چہوڑ کر رویت کی معنی لینا کہ اوس سے خدا کا جسم یا جسمانی ہونا لازم آتا ہی قبیح ہی

پس اس آیت مین تاویلات بیجا کرنا سنیونکی عین نادانی اور حماقت ہی اور فخر رازی نی بہی لفظ
نظر مین اہنلین تین معنونکو نقل کر کی انمین سی رویت کی معنی کو ترجیح دیا ہی شاہ عبد العزیز دہلوی کہتا ہی
اگرچہ آیہ نظر مین کئی معنی ہین لیکن سوای رویت حقیقی کی اور کچہہ اگر مراد نہین پس اگر نظر سی
معنی رویت حقیقی کی لئی تو اسمین قباحت لازم ہوجائیگی اسلئی کہ نظر مین نہین آتی مگر وہ چیز
کہ جسکی صورت اور جسم ہو اور آنکہہ کی سامنی آئی پس چاہیی کہ خداوند عالم کی بہی صورت اور جسم ہو
جیسا کہ علامہ سیوطی اپنی تفسیر مین لکہتا ہی کہ عبد الرزاق اور احمد اور عبد بن حمید اور بخاری
مسلم اور نسائی اور دارقطنی نی ابی ہریرہ سی ایک روایت طولانی نقل کی ہی اور اوسکا حاصل
مضمون یہہ ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سی لوگون نی عرض کیا کہ حقتعالے
فرماتا ہی وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی روز قیامت مین خوش و خرم صورتین
لوگونکی دیکہتی ہونگی طرف پروردگار کی آیا قیامت مین خدا کو دیکہین گی حضرت نی فرمایا
البتہ مومنین دیکہین گی اور وہ اپنی صورت بدل کی آکی کہیگا کہ مین تمہارا خدا ہون تو وہ اوسکو نہ
پہچانینگی اور کہین گی کہ خدا تیری شر سی ہمکو بچائی اور ہم یہان سی نجائینگی جبتک کہ ہمارا پروردگار
آئی اور ہم اوسکو دیکہہ لین اوسوقت خدا اور صورت سی آکی کہیگا انا ربکم یعنی مین تمہارا رب ہون
پس وہ اوسکو پہچانکی کہین گی کہ تو ہمارا خدا ہی اور اوسکی متابعت کرینگی اور دوسری
روایت مین نقل کی ہی کہ قیامت کی دن خداوند عالم ایک مکان بلند پر آکی فرمائیگا کہ یہہ لوگ
کون ہین وہ عرض کرینگی کہ ہم مسلمان ہین اوسوقت خدا فرمائیگا کہ تم کسکی انتظار مین ہو وہ عرض

نگی کہ ہم نہین پروردگار کی منتظر ہین جلد اُ فرماویگا کہ اگر تم اوسکو دیکھو تو پہچان لوگی وہ عرض کرینگی

بیشک پھر فرماویگا کہ کیونکر پہچانوگی کہ تمنے اوسکو کبھی نہین دیکھا وہ عرض کرینگی کہ ہم پہچانتی ہین

کہ وہ بیمثل اور بینظیر ہی بیشک تمہارا ہی اوسوقت خدا انسی کہیگا کہ مین ہین تمہارا خدا پس اسطرح کے

روایتین اکثر وضعی بہت ہین اور جو کچھ اُنکی معنی مین آتا ہی علما اور رسول خدا پر تہمت اور افترا کرتے

ہین اور خوف نہین کہ روز جزا اسکی کیا سزا ہوگی چھٹی صفت سلبیہ یہہ ہی کہ خداوند عالم کی ذات

مقدس کو تغیر اور تبدل نہین اسلیے کہ یہہ صفت مخلوق کی ہی اور جناب باری ہمیشہ سی ایکحال پر رہی اور ہمیشہ

رہیگا اور ہشام بن حکم سی مروی ہی کہ ایک زندیق نی حضرت امام جعفر صادق سی سوال کیا کہ آیا خدا

خوش اور غضبناک ہوتا ہی آنحضرت نی فرمایا البتہ لیکن مثل مخلوق وانکی خوشی اور غضب اوسکا نہین اسلیے

کہ جسوقت بندونکی طبیعت مین خوشی اور غصہ آتا ہی تو انکا ایک حال سی دوسرا حال ہو جاتا ہی اور جناب

باری ہمیشہ سی ایکحال پر رہی اور ہمیشہ رہیگا **فصل دوسرے** اثبات عدل مین ہی پس پوشیدہ

نرہی کہ خداوند عالم عادل ہی ظلم اور فعل قبیح نہین کرتا جیسا کہ قرآن مجید مین فرماتا ہی شَہِدَ

اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ یعنی

گواہی دیتا ہی خدا بتحقیق کہ معبود برحق نہین ہی مگر وہی اور گواہی دیتی ہین ملائکہ اور صاحبان

علم درحالیکہ وہ خدا قائم ہی عدل اور انصاف پر پس جناب باری سی فعل قبیح ہونا محال ہی اسلیے

کہ قبیح کا کرنیوالا اکثر صورتون سی خالی نہین ایک یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم اور دانا ہو مثل اوس

جاہل کی کہ حالت غفلت اور جہل مین معاصی کا مرتکب ہوا اور جناب اقدس الٰہی پر جہل روا نہین دوسرے یہہ کہ

قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اوسکی ترک کی قدرت نرکہتا ہو مثل اوس شخص کی کہ ازراہ مجبوری کی
فعل قبیح کو بااکراہ کری اور خدای عزوجل پر عجز روا نہین تیسری یہہ کہ قبیح اور بدی سی عالم ہو اور اوسکی
ترک پر اختیار بہی رکہتا ہو لیکن اوسکا محتاج ہی کہ بدون فعل قبیح کی اپنی احتیاج رفع نکرسکتا ہو مثل
اوس شخص کی کہ گرسنہ ہو اور واسطی رفع گرسنگی کی سرقہ کری اور خدای جلشانہ کسی چیز کی احتیاج
نہین رکہتا چوتہی یہہ کہ احتیاج نہ رکہتا ہو اور رغبت سرقہ کری اوسکی یہہ وادی ہی لیکن جناب اقدس
الہی پر یہہ سب چیزین محال ہین کیونکہ اوس سی فعل قبیح ہوگا پس البتہ عادل ہی لیکن اشاعرہ
اہل سنت اپنی کم فہمی سی تجویز کرتی ہین کہ خدا سی فعل قبیح ہو سکتا ہی اور کذب انکا آیات قرآنیہ
اور کلمات فرقانیہ سی ظاہر ہی جیسا کہ خدای جلشانہ فرماتا ہی فَاِذَا فَعَلُوا فَاحِشَۃً قَالُوا
وَجَدْنَا عَلَیْہَا آبَاءَنَا وَاللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا قُلْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ
اَتَقُولُونَ عَلَی اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُونَ یعنی جسوقت کہ قبیح کو عمل مین لاتی ہین کہتی ہین کہ اسی
حال مین پایا ہمنی اپنی آبا اور اجداد کو اور خدا نی حکم کیا ہی ہمکو اسی امر کا پس کہہ ای محمد
کہ خدا تعالی حکم نہین فرماتا ہی قبیح اور بدی کا آیا نسبت دیتی ہو خدای عزوجل کو ایسی
امر کی کہ نہین جانتی تم اور پہر فرماتا ہی قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ
مِنْہَا وَمَا بَطَنَ یعنی کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوا اسکی نہین کہ حرام کیا ہی پروردگار نی
امور قبیحہ کو کہ جو چیزین کہ قبیح ظاہر اور جو چیزین کہ قبیح باطن ہین پس خدای جلشانہ اپنی بندونکو
سی منع فرماتا ہی کیونکہ خود اوسکا مرتکب ہوگا اور قطع نظر اسکی کہ اگر اوس سی فعل قبیح صادر ہو

تو ایسا عجب تہا کہ کاذب کی ہاتھ سی معجزات ظاہر کرتا اور اس احتمال سی کبہی پیغمبر کی بات کا یقین
حاصل نہوتا اور جسوقت کہ اسکا یقین حاصل نہوا تو تکلیفات سمعیہ کی صحت نہوتی حالانکہ قرآن
مجید مین حق تعالی فرماتا ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ یعنی نہین پیدا کیا مینے
جن اور انس کو مگر واسطی عبادت کی اور پہر فرماتا ہی لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ
الرُّسُلِ یعنی تاکہ نہو واسطی خلق کی خدا پر کوئی حجت بعد پہونچنی پیغمبرونکی پس جو کہ ایجاد خلائق سی
اور احتمال سی اسکی مقصود تہا مترتب نہوتا اور اگر اشاعرہ یہہ کہین کہ ہمنی از روی عقل کی تجویز
کیا ہی کہ خدا سی فعل قبیح ہوسکتا ہی لیکن چونکہ عادت اوسکی کذب اور قبیح پر جاری نہوئی لہذا
احتمال باقی نرہا پس انکی جوابمین جناب سید العلما فرماتی ہین کہ تمنی کہانسی جانا حالانکہ زمان حضرت
آدم سی تا ایندم جتنی کہ انبیا مبعوث ہوئی سب صادق اور راست گو تہی تا اوسکی عادت استمرار
ثابت ہو اور علاوہ اسکی یہہ ہی جسوقت کہ جناب اقدس الہی سی کوئی فعل قبیح نہوا ہو تو تمنی کیونکر
جانا کہ عادت بدلنا اوسکو ناروا ہی اور اوسکی عدل پر دلیلین سمعی بہی بہت ہین ایک یہہ کہ آیات
متعددہ مین وارد ہی کہ حق تعالی عدل پر قائم ہی دوسری یہہ کہ خداوند عالم اپنی تئین حکیم
فرماتا ہی فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ یعنی فعل حکیم نہین ہی خالی حکمت سی پس کیونکر حکیم علی الاطلاق سے
حکمت سی فعل قبیح اور عبث روا ہو تیسری یہہ کہ پروردگار عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی إِنَّ اللَّهَ
يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ خلاصہ یہہ ہی کہ خداوند عالم حکم فرماتا ہے

شانہ عدل اور احسان کی اور دینی قرابتیوں کو اور منع کرتا ہی بیحیائی اور بری بات اور سرکشی سی
نصیحت کرتا ہی تمکو خداتعالی شاید کہ تم نصیحت پکڑو پس کیونکر ہو سکتا ہی کہ جناب باری اپنی بندونکو حکم
عدل اور انصاف کا دی اور بدیسی منع فرمائی اور برخلاف عدل کی خود ظلم کری نہایت
قبیح ہی اور پہر فرماتا ہی اَتَأمُرُونَ النَّاسَ بِالبِرِّ وَتَنسَونَ اَنفُسَکُم آیا حکم کرتی ہو
لوگونکو نیکی کا اور اپنی نفسونکو فراموش کرتی ہو آیا ہو سکتا ہی کہ جسپر لوگونکو سرزنش فرمائی
اور پہر خود ویسا ہی کری اور پہر خود فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَیسَ بِظَلّامٍ لِلعَبِید یعنی تحقیق کہ خدا
نہیں ظلم کرنیوالا ہی اپنی بندونکی پس جس وقت کہ ظالم نہو تو لامحالہ عادل ہی اور یہی مطلب
جیسا کہ کتاب توحید مین حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی کہ اصل دین توحید اور عدل ہی اور بیان
عدل مین فرماتی ہین اَمَّا العَدلُ فَاَن لَا تَنسِبَ اِلٰی خَالِقِکَ مَا لَامَکَ عَلَیہِ یعنی عدل یہہ ہی کہ نسبت
نکر تو خالق اپنی کو طرف اوس چیز کی کہ ملامت کی ہی خدا نی تجکو اوپر اوسکی اور ادعیہ ماثورہ مین ہی
جابجا وارد ہی عَادِلٌ فِی الحُکمِ قَائِمٌ بِالقِسطِ لَا جَورَ فِی حُکمِہِ وَلَا حَیفَ خلاصہ یہہ ہی کہ خداوند عالم
اپنی حکم مین عادل ہی اور عدل پر قائم ہی اور جور اور ظلم اوسکی احکام مین نہین ہی پس چاہیی کہ اپنی
بندونکو اوس چیز کی تکلیف نہ دی جسکہ اونکی قدرت اور اختیار مین بھی نہو جیسا کہ قرآن مجید مین
فرماتا ہی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفسًا اِلَّا وُسعَہَا یعنی نہین تکلیف دیتا اللہ کسی نفس کو مگر بقدر اوسکی طاقت
کی سبحان اللہ اشاعرہ اہلسنت باوجود دعوی عقل اور فراست کی تجویز کرتی ہین کہ حق تعالی بندونکو تکلیف
محال کر سکتا ہی پس مین گیر کوئی کہی تو آسمان پر پرواز کر یا ایک وقت مین مغرب اور مشرق دونو مین

جایا ہر سوزن مین کنجہ قاف کو واخل کرنا بہت کدہ اون سی نہو سکی ور مکو تعزیر دینی اور اسکا ظاہری اور اس مقام سے اور بہی کئی امر ہین جنکا ذکر اونکا ضرور ہی پہلا امر جبر و اختیار کے مسایل مین پس پوشیدہ نرہی کہ بندی اپنی اکثر افعال مین کہ بعضی انمین سی کا تکلیف شرعیہ سی بہی تعلق رکہتی مین محتاج ہین بنا بر مذہب حق امامیہ کی اور اہلسنت کہتی ہین کہ بندونکی افعال کا فاعل خدا ہی ہی اچہی ہو خواہ بد بلکہ خدا اونہین کی ہاتہہ سی جاری کرتا ہی اور بندی اسمین مجبور ہین عبد الغنی نابلسی کہتا ہی کہ میرا عقیدہ یہہ ہی جو امر کہ بندونسی صادر ہوتا ہی خواہ خیر خواہ شر خواہ کفر خواہ ایمان خواہ طاعت خواہ معصیت ان سب کا خالق خدا ہی بندونکو انکی پیدا کرنی کی طاقت نہین ہی اور اقوال اہلسنت کے کئی وجہ سی باطل مین ایک یہہ کہ عقل مستقیم اور وجدان سلیم حاکم ہی کہ ہم لوگونکی افعال دو قسم پر واقع ہوتی ہین ایک اختیاری کہ اونکو ہم اپنی اختیار سی کرتی ہین مثل اسکی کہ اپنی اختیار سے کوٹہی سی نیچی آئین دوسری بی اختیاری کہ اونمین اپنا اختیار باقی نہین رہتا ہی مثل اسکی کہ پانو پہسل جائی اور بی اختیار کوٹہی سی نیچی گر پڑین پس اگر کوئی فعل بندونکی اختیار مین نہوتا تو چاہیی تہا کہ اسمین اور اسمین کچہہ فرق نہوتا حالانکہ ہر عاقل ان دونومین فرق کرتا ہی پس اسمین کچہہ دلیل کی حاجت نہین اور منقول ہی کہ سنیونکی عالمونمین سی ابو الہذیل معتزلی نی ایک دوسری عالم بشر اشعری پر طعن کی ہی کہ اوسکا گدہا اوس سی عقلمند ہی کیونکہ اگر اوسکو ایک نہر عریض تک لاکی ماری تو اوس نہر کو پہاند جائی اور وہ جانتا ہی کہ اسکا پہاندنا میری قدرت اور اختیار مین نہین ہی تو وہ مار کہایگا لیکن نہ پہاندیگا اور اگر اوسکو نہر صغیر پر لائی تو البتہ بی تکلف پہاند

جائیگا پس مستقیم عجب ہی کہ کہتا تو فعل لااختیاری و [illegible] میں فرق کری اور کہتا [illegible]

عجب کہتا ہی کہ اپنی کو اوپر زمین مجبور جانتا ہی اور فعل اختیاری اور غیر اختیاری میں کچھہ فرق نہین

کرتا پس کتنی ہی ایسی ہی کہتا [illegible] تری اور اس مقام کی مناسب ایک اور بھی نقل لطیف سناتا ہی

کہ کتاب مجالس المومنین میں قاضی نور اللہ لکہتی ہین کہ ایک روز بہلول علیہ الرحمة ابو حنیفہ کی دروازہ

[illegible] اور سنا کہ وہ اپنی شاگردونسی کہتا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی تین چیزین بیان

فرمائی ہین وہ میری پسند نہین ہین ایک یہہ کہ شیطان جہنم میں آگ سی جلایا جائیگا پس شیطان آگ ہی سی پیدا ہوا ہے

کیونکر ہو سکتا ہی کہ اوسکو آگ جلائی دوسری یہہ کہ خدا کا دیکھنا غیر ممکن ہی پس یہہ بہی کیونکر

ہو سکتا ہی کہ جو چیز موجود ہو اوسکو نہ دیکہین تیسری یہہ کہ بندی اپنی فعل کی مختار ہین حالانکہ

برخلاف اسکی نصوص وارد ہین پس جبکہ کلام ابو حنیفہ کا تمام ہوا تو بہلول نی زمین سی ایک

ڈہیلا اوٹہا کر ابو حنیفہ کو مار کر بہاگی اتفاقاً وہ ڈہیلا ابو حنیفہ کی پیشانی پر جا لگا پس اور

اوسکی شاگرد غصہ مین آکر بہلول کی پیچہی دوڑی اور اونکو پکڑ لیا چونکہ وہ خویش خلیفہ کی تہی

اس جہت سی کچہہ نکر سکی ناچار اونکو خلیفہ کی پاس لاکی شکایت کی کہ بہلول نی اوسکی [illegible] کہا کہ

ہی ابو حنیفہ مین نی * تجہکو کیا ایذا دی ہی ابو حنیفہ نی کہا کہ تمنی میری پیشانی پر ڈہیلا مارا ہی

کہ میری پیشانی مین [illegible] درد ہوتا ہی بہلول نی کہا کہ تو مجہکو درد دکہادی ابو حنیفہ نی کہا کہ کوئی درد

کو نہین دیکہہ سکتا ہی بہلول نی کہا کہ پس تو نی کیسلی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام پر اعتراض کیا

کی تہی کہ خدا موجود ہو اور اوسکو کوئی نہ دیکہی اور پہر تو اپنی دوسری دعوی مین بہی جہوٹا ہوا

اسلیئی کہ وہ دیلا مٹی کا تہا اور شیطان آگ کا تہا ہی چاہیئی تہا کہ مٹی سی ہی کو پیدا ہوئی شیطانی
تیرا قیاس فاسد ہی کیونکہ آگ سی بناہی آگ اوسکو کیونکر جلاوی گی پس یہہ تیرا تیرا دعوی
باطل ہوا جو توی کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ بندی فاعل مختار بین اور
حالانکہ بندی مجبور بین پس اگر بندی مجبور بین تو تسلیم تمہارا خلیفہ کی پاس لایا پس ابو حنیفہ
ساکت ہو گیا اور کچہہ جواب آیا آخر شرمندہ ہو کے چلا گیا دوسری یہہ کہ جناب باری نی
حکم طاعت کا کرتا ہی جیسا کہ قرآن مجید مین فرماتا ہی اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ
وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ یعنی نماز پڑہو اور زکوۃ دو اور رکوع کرو ساتہہ رکوع کرنیوالوں
کی یہہ اشارہ ہی طرف نماز جماعت کی اور پہر فرماتا ہی فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ
یعنی ماہ رمضان میں جو شخص کہ حاضر ہو تو چاہیئی کہ روزہ رکہی اور پہر فرماتا ہی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا
حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنی کہاؤ اور پیو جبتک
کہ صبح صادق کی سفیدی ظاہر ہو اور پہر فرماتا ہی ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ
یعنی تمام کرو تم روزی کو رات تک اور پہر فرماتا ہی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا یعنی واسطی رضای خدا کی لازم ہی لوگوں پر حج کرنا خانہ کعبہ کا
اور یہہ حکم اوس شخص کی لیی ہی کہ حج کی طاقت رکہتا ہو اور پہر فرماتا ہی ہَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ
اِلَّا الْاِحْسَانُ یعنی نہین ہی کوئی جزا نیکی کی مگر نیکی اور پہر فرماتا ہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ
فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا یعنی جو کوئی عمل نیک کری اوسکی لیی دہ چند ثواب ہی گا اور پہر فرماتا ہی

اسکو پیشتر مشخص کر چکے ہین ہماری علماء رضوان اللہ علیہم نے ان دو لفظونکی معنی کئی طرح سے بیان کی ہین چنانچہ
اونمین سے ایک معنی علم الٰہی کی ہین یعنی جو کچھہ کہ مطابق علم الٰہی کے لوح محفوظ یا لوح محو و اثبات مین
لکھا ہے اوس سبب سے قضا اور قدر کی تعبیر کرتی ہین پس ہر چیز مطابق علم الٰہی کی وقوع مین آتی ہی لیکن چونکہ
افعال بندونسی اختیار سے ہوتی ہین یہ معنے اونکی نہین ہین اور بسبب علم الٰہی کی بندے مجبور نہین
ہو جاتی ہین لیکن اشاعرہ اہلسنت کہتی ہین چونکہ بندونکی افعال ساتھہ قضا اور قدر کی واقع ہوتے
ہین اسلئے اونمین بندے مجبور ہین پس اگر مراد اشاعرہ کی یہہ ہی کہ حقتعالی خود بندونکی ہاتھہ سے افعال
پیدا کراتا ہے تو اسمین ظلم اور قباحت بہت لازم آتی ہی جیسا کہ سابق مین مسئلہ جبر و اختیار مین بیان ہوا
اور اگر مراد اشاعرہ کی یہہ ہی کہ بندونکی افعال موافق علم الٰہی کی واقع ہوتی ہین تو یہہ صحیح ہے لیکن
اسلئے کہ خدای جلشانہ سے کوئی چیز پوشیدہ نہین اور اسمین کچھہ جبر لازم نہین آتا اگرچہ اشاعرہ جبر
کی قائل ہین اور کہتی ہین کہ خداوند عالم کلیات اور جزئیات سے عالم ہی جو کچھہ کہ ہو چکا ہی اور جو کچھہ کہ ہوگا
سب چیزونکو قبل وجود کی پہچانتا ہی اوسے جہل نہین پس جو کچھہ کہ جانتا ہے اوسکی خلاف
وقوع مین آنا محال ہی والا علم اوسکا مطابق واقع کی نہوگا پس بندہ اوسکی خلاف نہین کر سکتا ہے
والا علم الٰہی منقلب بجہل ہوگا پس جو کچھہ کہ اوسکی علم مین گذر رہی خواہ طاعت خواہ معصیت خواہ
کفر خواہ ایمان البتہ وہی بندہ سے واقع ہوگا اور خلاف اوسکی نہین کر سکتا ہی مثلاً اگر خدا جانتا ہی کہ
فلانی شخص ایمان نہ لائیگا تو اوسکا ایمان لانا محال ہی والا علم اوسکا بجہل منقلب ہوگا اور شارح مقاصد کہ
سنیونکا عالم ہی اس دلیل کو محل اعتماد جانتا ہی اور فخر الدین رازی کہ یہہ بہی سنیونکا عالم ہی کہتا ہے

کہ اگر اس دلیل کی قدح اور جرح مین تمام عقلا جمع ہوون تو ایکحرف بہی باطل نکر سکین پس ثابت ہوا
نہی کہ یہہ دلیل اشاعرہ کی کمال ناقص ہی اور جواب اسکا ساتہہ معارضہ اور حل کی واضح ہی لیکن جواب
بطور معارضہ پس اوسطرح سی ہی کہ جناب مستطاب ابا لمطالب ناظم دائرہ اسلام مقتدای جہان
مجتہد العصر والزمان جناب سید العلما دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین باقی ہی پس اگر اس تقریر سی بندونکی
فعل مین جبر لازم آوی تو خدا تعالی جلشانہ کی افعال مین بہی جبر لازم آویگا حالانکہ خدا تعالی بالاتفاق
فاعل مختار ہی اور کسیطرح سی مجبور نہین اسلیئی کہ حقتعالی جسطرح کہ بندونکی افعال کو قبل وقوع کی
اسیطرح اپنی بہی افعال کو بطریق اولی پہچانتا ہی مثلاً جسوقت کہ خدا نی جانا کہ زید فلانی
سال مین پیدا کرونگا آیا ہوسکتا ہی کہ زید کو اوس سال مین پیدا کری یا نہین ہوسکتا اگر ہوسکتا ہی کہ زید کو
اوس سال مین پیدا نکری تو لازم آتا ہی کہ علم اوسکا جہل منقلب ہوجاوی اور اگر نہین ہوسکتا ہی کہ زید کو
اوس سال مین پیدا نکری تو خدای عز وجل کا عجز آتا ہی سبحان اللہ اہل سنت درپردہ اثبات اضطرار
بندون کی چاہتی ہین کہ پروردگار عالم کا اضطرار ثابت کرین پس کہان ہی امام سنیونکا فخر رازی
کہ اس معارضہ کا جواب دی فخر رازی تو کیا اگر تمام عالم کی سنی مجتمع ہوون اور اس معارضہ کی جواب مین
کمال کوشش کرین بجز اسکی چارہ نہین کہ مذہب حق امامیہ کیطرف رجوع کرین اور جواب از رو
حل کی یہہ ہی کہ جو حدیقہ سلطانی مین مذکور ہی جو چیز کہ ستشد فی واقع ہی اوسکو خدا جانتا ہی
نہ یہہ کہ بسبب اوسکی جان لینی کی وہ چیز واقع ہوتی ہی مثل اسکی کہ ہم جانتی ہین کہ قیامت ہوگی
لیکن بسبب ہماری جان لینی کی قیامت کا ہونا ضرور نہین ہی بلکہ خدا عز وجل کی پیدا کرنیکی سبب سے

ہونکی اونکی مطلب اوسکی فرمانی کی ہمنی بہیا اوسکو جانا ہے اسیطرح جناب اقدس الٰہی بہی جانتا ہے
کہ مین اپنی اختیار سی فلانا کام کرونگا یا فلانا بندہ تیری طاعت یا معصیت کریگا لیکن اوسکی
جاننی کی سبب سی وہ بندہ طاعت یا معصیت نہین کرتا ہی بلکہ اپنی اختیار سی اوسکو عمل مین لاتا ہے
جیساکہ عماد الاسلام مین کتب فریقین سی جناب غفرانمآب نے کتاب نزاہ وجعل الجنۃ مثنوہ فی نقل
فرمائی ہی جسوقت کہ جنگ صفین سی حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی مراجعت فرمائی ایک پیر
اون حضرت سی عرض کی آیا آپکی لشکر کا شام کو جانا مطابق قضا اور قدر الٰہی کی تہا یا نہین حضرت
نی فرمایا قسم بخدا کہ ہم کسی جگہہ نہین گئی مگر ساتہہ قضا اور قدر الٰہی کی پہر اوس پیر نی عرض کی
کہ ہمنی اس سفر مین جانی اور آنی کی مشقت اور محنت بہت اوٹہائی لیکن کچہہ اوسکی اجرت نہین
دیکہتی حضرت نی فرمایا ای مرد پیر خداوند عالم نی تمہارے لیی اسکی اجرت بہت مقرر فرمائی ہے
اسلیی کہ تم لوگ اپنی اختیار سی باغیونکی مقابلہ کو گئی تہی پہر اوس مرد پیر نی عرض کی کہ ہمکو تو
قضا اور قدر کہینچکر لیگئی تہی ہمین کیا ثواب ہوگا حضرت نی فرمایا وای تجہپر کہ تو نی یہہ کیا کہا
اگر بندی قضا اور قدر کی اختیار مین ہوتی تو اونکی افعال پر ثواب اور عذاب نہوتا اور وعدہ
اور وعید ثواب و عقاب کا برہم ہوجاتا اور خدا کیطرف سی گنہگار کی لیی جائی ملامت نہوتی
اور نیکوکار کی لیی جائی ستایش نہوتی اور نہ گنہگار سی نیکوکار بہتر ہوتا اور نہ نیکوکار
گنہگار سی برا اور بدتر ہوتا لیکن یہہ عقیدہ بت پرستونکا ہی اور یہہ قول گروہ باطل کا ہے
کہ وہ ثواب سی محروم ہین اور وہ اس امت کی قدریہ اور اس شریعت کی مجوس ہین بلکہ خدای

تعالیٰ شانہٗ بندونکو طاعت کا حکم فرماتا ہی اور معصیت سی منع کرتا ہی لیکن اونکو طاقت نہین
یعنی جو کہ اونکی قدرت اور اختیار مین نہو اوسکی تکلیف نہین فرماتا جیسا کہ اہل ضلالت اپنی خدا کی
بدگمانی کرتی ہین لم یعص اللّٰہ مغلوبًا ولم یطع مکرھًا یعنی نہین نافرمانی
اوسکی زیرا مغلوبیت اوسکی کی ہے نہین کی اور نہ کسینی اطاعت اوسکی بجبر کی ہی ولم یرسل
الرسل عبثًا اور نہین بہیجا یعنی پیغمبرونکو عبث اور بیکار ولم یخلق اللّٰہ السمٰوٰت
والارض وما بینہما باطلاً ذلک ظن الذین کفروا فویل للذین
کفروا من النار یعنی نہین پیدا کیا اللہ نی آسمانون اور زمینونکو اور جو چیزین
کہ اونکی درمیان مین ہین عبث اور بیکار اور یہہ گمان اون لوگونکا ہی کہ کافر ہوئی ہین پس
ویل ہی اون لوگونپر کہ جنہون نی کفر کیا ہی پہر اوس مرد پیر نی عرض کی کہ ہم اس سفر مین بغیر
قضا اور قدر کی نہین گئی پہر کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ وہ حقتعالیٰ کا امر اور حکم ہی پہر
سند کی اس آیت کو تلاوت فرمایا وقضیٰ ربک ان لا تعبدوا الا ایاہ حاصل معنی
اس آیہ کا یہہ ہی کہ حکم کیا تیری پروردگار نی اس بات کا کہ نہ عبادت کرو تم مگر اوسکی پس اوس
مرد پیر نی خوش ہوکی حضرت کی مدح اور تعریف اور شکر گذاری تلقین اور تفہیم کلمات ہدایات سمات
مین کچہہ اشعار زبان عربی مین عرض کی اور رخصت ہوا پس پوشیدہ نرہی کہ حضرت نی جو کہ
سابق مین فرمایا تہا کہ یہہ عقیدہ بت پرستونکا ہی اور یہہ قول کو باطل ہونکا ہی کہ وہ ثواب سے
محروم ہین اور اس امت کی قدریہ اور اس شریعت کی مجوس ہین اور حدیث لعن اللّٰہ

القدریة علی لسان سبعین نبیا یعنی خداوند عالم نے لعنت کی ہے قدریہ پر زبانی
پیغمبرونکی اور حدیث صنفان من امتی لا نصیب لهما فی الاسلام الغلاة
والقدریة یعنی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میری امت کی دو قسمین ایسی
ہین کہ جنکو اسلام سے کچہہ بہرہ نہین ہے ایک غالی اور دوسری قدریہ پس یہہ حدیثین مذمت
قدریہ مین وارد ہین اور کچہہ شبہہ نہین کہ سوای اشاعرہ اہلسنت کی اور کوئی قدریہ نہین ہے
اسلیے کہ اشاعرہ کہتی ہین کہ حقتعالی کیطرف سے خیر اور شر واقع ہوتی ہین اور اس حدیث
کو جو کہ مذمت قدریہ مین واقع ہوئی ہے اوسکو معتزلہ کیطرف نسبت کرتی ہین اور یہہ بیہودہ ہے
اسلیے کہ معتزلہ حقتعالی کیطرف قضا اور قدر کی نسبت نہین کرتی اور اشاعرہ اہلسنت حقتعالی
کیطرف قضا اور قدر کو منسوب کرتی ہین پس وہی قدریہ ہین اور علاوہ اسکی اور بہی انکی اقوال
مشابہ اقوال مجوس کی ہین چنانچہ مجوس کہتی ہین کہ خدا آپہی ایک چیز کو پیدا کرتا ہے اور پہر اوس سے
بیزار ہوتا ہے اور اشاعرہ کہتی ہین کہ خدا نے خود کفر پیدا کیا اور پہر اوس سے بیزار ہوا اور
مجوس کہتی ہین کہ نکاح محارم سے مثل ماں اور بہنونکی ساتہہ قضا اور قدر الہی کی واقع ہوتا ہے
اور یہی قول انکا بہی ہے جیسا کہ حدیقة الشیعہ مین مولانا احمد اردبیلی علیہ الرحمہ فرماتی ہین
کہ بعض تواریخ مین لکہا ہے کہ ایک شخص جبری کہ اوسکا عقیدہ یہہ تہا کہ بندی مجبور ہین اپنی
گہر مین گیا کیا دیکہتا ہے کہ اوسکی بیٹی کی پاس ایک مرد غیر بیٹہا ہے جبری نے غصہ مین اپنی
تلوار کہینچ لی اور چاہا کہ دونونکو قتل کری اوس وقت اوسکی زوجہ نے دوڑ کر اوسکا ہاتہہ سے تلوار پکڑ لی

اور کہا کہ تو شرم نہین کرتا کہ اپنا دین چھوڑ کی رافضی کا مذہب اختیار کرتا ہی ان دونوں کا کیا قصور ہی جو کچھہ کہ قضا اور قدر الٰہی نی چاہا ہوا اور تو ناحق ایک مرد مسلمان اور دختر بیگناہ کو رنج دیتا ہی اور خود بھی رنج کہاتا ہی جبری نی کہا الحمد للہ کہ حق تعالی نی مجکو ایسی عمدہ دلیل الزام کرامت فرمائی ورنہ قریب تہا کہ میری گردن پر خون دو بیگناہ کا ہوتا اور مین گروہ رفضہ مین شریک ہو جاتا پس یہہ لوگ ایسی ایسی افعال شنیعہ کو قضا اور قدر الٰہی سی سمجہہ کی خوش ہوتی ہین کہ ہم بیگناہ ہین قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُونَ اور بعضی اہلسنت بعض آیات قرآن سی بزعم خود جبر ثابت کرتی ہین ایک ان مین سی آیہ کریمہ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پس معنی ان الفاظ کی یہہ سمجھی ہین کہ حقتعالی خیر اور شر دونوںکا پیدا کرنیوالا ہی لیکن وہ اسکی کنہ کو نہین پہونچی اسلیے کہ قرآن مجید مین حقتعالی پہر فرماتا ہی تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِينَ یعنی بزرگ ہی خدا بہتر پیدا کرنیوالونکا پس اگر بندی اپنی افعال کی خالق ہون نہ جواہر اور اجسام کی اور حق تعالے خالق سب چیزونکا ہو گیا عجب ہی کہ بندی خالق ضعیف بعض افعال کی اور احسن الخالقین خالق تو ہی اور سب چیزون پر اجسام اور جواہر سی قادر ہی جیسا کہ فرماتا ہی اِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَنْ يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ یعنی وہ لوگ کہ جنکو تم سوائے خدا کی پکارتی ہو نہین پیدا کرسکتی ہین وہ ایک مکہی کو اگرچہ سب جمع ہون پس اس آیہ سی ثابت ہوا کہ جواہر اور اجسام کا پیدا کرنا واسطی جناب باری کی مخصوص ہی نہ بندونکی حرکات اور سکنات کا اور پہر فرماتا ہی فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ یعنی جو شخص کہ چاہی ایمان

لائی اور جو شخص کہ چاہی کافر ہو جاے پس اس آیہ سی ثابت ہوا کہ جناب باری نی اپنی بندون کو عقل اور شعور عنایت کر کی کفر اور ایمان کی لانی مین مختار کیا ہی اور پہر فرماتا ہی وما خلقنا السموات والارض وما بینہما الا بالحق یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمانون اور زمینونکو اور جو چیزین کہ انکی درمیان مین ہین مگر ساتہہ حق کی اور ظاہر ہی کہ کفر حق نہین ہی پس مخلوق خدا نہوگا بلکہ ایجاد بندونکا ہی اور اسیواسطی کفار بعدل پروردگار ہمیشہ جہنم مین معذب رہینگی تیسرا امر یہہ ہی کہ خداوند عالم حکیم ہی پس جو کام اوسکا ہی ساتہہ حکمت اور مصلحت کی ہی کوئی فعل عبث اور بیفائدہ نہین کرتا لیکن فخر رازی کہ سنیونکا عالم ہی کہتا ہی کہ کفار کو تکلیف ایمان کی دینا اور اونکو ہمیشہ جہنم مین جلانا اسمین کیا فائدہ اور مصلحت ہی باوجود اسکی کہ حق تعالی جانتا تہا کہ اگر انکو تکلیف ایمانکی دونگا یہہ ایمان نلاوینگی اور اسیطرح عبدالعزیز دہلوی کہ یہہ بہی سنیونکا عالم ہی کہتا ہی کہ شیطان کو پیدا کرنا اور اوسکو بندونکی اوپر مسلط کر دینا کہ اونکو اغوا کری کیا اصلح ہی اور انکی اس کلمات سخیفہ کی جواب مین جناب سید العلماء دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین فرماتی ہین کہ جناب قدس الہی قرآن مجید مین فرماتا ہی افحسبتم انما خلقناکم عبثا آیا پس گمان باطل کرتی ہو تم کہ پیدا کیا ہمنی تمکو عبث پس حق یہہ ہی کہ کوئی فعل اوسکا حکمت اور مصلحت سی خالی نہین ہی اور یہہ کچہہ ضرور نہین کہ اوسکی سب فعلونکی حکمت کو عقل دریافت کر سکی لیکن کہین جیسے کہ بعضی افعال کی مصلحت ظاہر ہی تو عقل اوسکو بہ تفصیل دریافت کر سکتی ہی مگر اہل خلاف اپنی اوہام رکیکہ پر اعتماد کر کی مدبر حکیم اور صانع علیم کی صنعت اور حکمت کا

انکار کرتی ہین اور اسیطرح بعض عوام ہی بسبب اپنی قصور عقل کی گمان کرتی ہین کہ بہت سی امور عالم
مین عبث ہین کچھہ حکمت اور مصلحت نہین ہی پس یہہ زعم انکا باطل ہی ایسلیے کہ خداوند عالم حکیم اور دانا ہی
کیونکر فعل لغو کرتا لیکن مثال انکی اندہونکی ہی کہ ایک کان عالی مین داخل ہون اور وہان اچہی چیزین
قرینہ سی رکہی ہو اور بسبب اپنی نابینائی کی اوسکو دیکہہ نسکین اور جابجا ٹہوکر کہاتی اور پانو انکی زخمی ہون
اور نہ سمجھین کہ ہر چیز کی کیا مصلحت ہی اور حیران ہو کی صاحب مکان کی مذمت کرنی لگین پس یہی
حال بعینہ اون لوگونکا ہی کہ حکیم علی الاطلاق کی صنعت اور حکمت کا انکار کرتی ہین ایسلیے کہ اونکی
عقل اوسکی صنعت اور حکمت کو نہین پہونچتی اور نہ پہچانا سمجھی ہین اپنی خدا پر اعتراض کرنی لگتی ہین
اور اشاعرہ اہلسنت انکار غرض اور غایت اور مصلحت مین حکما ہی فلاسفہ کی پیروی کرتی ہین
بلکہ ایجاد خلایق کو عبث اور بیفایدہ جانتی ہین اور حقتعالی کی اسمین کچھہ غرض صحیح نہین قرار دیتی ہین
پس انکی تکذیب مین قول خدا کافی ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ
یعنی نہین پیدا کیا ہمنی جن اور انس کو مگر واسطی عبادت کی اور پہر فرماتا ہی وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَہُمَا لَاعِبِیْنَ یعنی نہین پیدا کیا ہمنی آسمانون اور زمینونکو اور جو کچھہ کہ
اونکی درمیان مین ہی عبث **چوتہا** امر اصلح کی مسئلہ مین ہی پس پوشیدہ نرہی کہ خداوند
عالم حکیم اور دانا ہی جو کچھہ کہ اپنی بندونکی لئی اصلح اور بہتر ہی کرتا ہی جیسا کہ محمد بن یعقوب کلینی
نی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نی فرمایا
کہ جناب اقدس الہی فرماتا ہی کہ میری مومن بندونمین بعض بندی ہین کہ اونکی امور کو صلاح

نہین لاتی مگر مفلسی رروزی اور صحت بدن پس مین انکو وسعت رزق اور صحت بدن عطا کرتا ہون
اور بعضی بندی ایسی ہین کہ اونکی امور اصلاح پر نہین آتی بدون فاقہ اور بیماری کی پس مین
اونکو فاقہ اور بیماری مین مبتلا کر دیتا ہون تا اونکی امور اصلاح پر آئین تحقیق کہ میری مومن
بندونمین بعض بندی ہین کہ میری عبادتمین کوشش کرتی ہین اور اپنی خواب شیرین کو ترک کرکے
آخر شب میری عبادتمین مشقت اور تعب اوٹہاتی ہین پس مین کسی شب از راہ ترحم اونپر خواب کو غالب
کرتا ہون ور وہ سوجاتی ہین جب صبح ہوتی ہی وہ اپنی نفس کو نفرین اور ملامت کرتی ہین پس اگر
مین ایک شب اونپر خواب کو غالب نہ کرتا اور وہ بدستور میری عبادت کیلئی اوٹہتی تو نہ جب اونکی
غرور کا ہونا بس ہی سبب انکی ہلاکت کا ہوتا پہر حضرت فرماتی ہین کہ جناب اقدس الٰہی نے حضرت
موسیٰ سی فرمایا کہ ای موسیٰ بن عمران مینی اپنی مومن بندونمین کوئی بندہ دوست نہین پیدا کیا
کہ اوسکو بلا مین مبتلا کیا ہو لیکن جو کہ اوسکی لئی اصلح اور بہتر ہی کرتا ہون پس چاہیی کہ میرا بندہ مصیبت
اور بلا پر صبر کری اور مین اوسکی بلا کو دفع کرون اور وہ میری نعمتونکا شکر کری اور میری قضا پر راضی
رہی تا مین اوسکو جملہ صدیقونمین لکہون پہر جناب رسولخدا فرماتی ہین کہ مجکو اوس مسلمانسی تعجب ہے
کہ خدا کی قضا پر راضی نہین رہتا اور نہین سمجہتا کہ خداوند عالم جو کچہ کہ اوسکی لئی کرتا ہے
وہی اوسکی لئی بہتر ہوگا اگرچہ اوسکو مقراض سی ریزہ ریزہ کردی ہی اوسکی لئی بہتر ہوگا
اور اگر مغرب اور مشرق کا پادشاہ کردی ہی اوسکی لئی بہتر ہوگا لیکن مراد اصلح سی بحسب
حکمت اور مصلحت کی ہی نہ ظاہر مین کہ اکثر ایک چیز ظاہر مین خوب معلوم ہوتی ہی اور حقیقت مین

نزدیک خدا کی بری بات اور خلاف مصلحت کی ہی یا حقیقت مین خوب ہی اوپر اوسکا ظاہر
بری ہی جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی عَسٰی اَنْ تَکْرَهُوا شَیْئًا وَهُوَ خَیْرٌ لَکُمْ وَعَسٰی اَنْ
تُحِبُّوا شَیْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَکُمْ یعنی بعید نہین کہ کراہت رکہو تم کسی چیز سی حال آنکہ وہ چیز تمہارے
لیے بہتر ہی اور بعید نہین کہ دوست رکہو تم کسی چیز کو حال آنکہ وہ شی بری ہی واسطے تمہارے
پس خدای عز وجل ہر چیز کی ظاہر اور باطن دونونسی خوب آگاہ اور مطلع ہی جسکی لیے جو کچہ کہ
اصلح اور بہتر ہی کرتا ہی لیکن کبہی مصلحت تبدیل ہوجاتی ہی بسبب دعا اور صدقات اور اعمال
خیر کی جیسا کہ قرآن مجید مین حقتعالی فرماتا ہی اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی پکارو مجہسی تاکہ مین
قبول کرون اور حدیث قدسی مین وارد ہی کہ جناب باری فرماتا ہی کہ تم مجہسی سوال کرو تاکہ مین تمہارے
مہمات کی کفالت کرون اور راہ نیک ہدایت کرون اور جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے
ہین کہ دعا مومن کی سپر ہی ہر آفت سی اور جناب سید العلما فرماتی ہین کہ حقتعالی فرماتا ہی کہ دعا
کرو مجہسی کہ قبول کرون واسطے تمہارے اور اکثر اثر استجابت اور قبول ظاہر نہین ہوتا پس اس جہت سے
بعض لوگون کی دل مین شبہہ گذرتا ہی کہ حقتعالی کسطرح اپنی فرمانی کی خلاف کرتا ہی پس واسطے دفع
اس شبہہ کی جاننا چاہیی کہ دعا قبول ہونی کی کئی صورتین ہو سکتی ہین ایک یہہ ہی جو کہ دعا کے
شرطین ہین اوس طریق سی دعا نہ کی ہو جیسا کہ خداوند عالم فرماتا ہی اَوْفُوا بِعَهْدِیْ اُوفِ
بِعَهْدِکُمْ یعنی وفا کرو میری شرطون مین وفا کرون اپنی عہد پر چنانچہ منقول ہی کہ ایک
شخص نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی عرض کی کہ قرآن مجید مین دو آیہ ہین کہ مینی اونکا

انتیسوین کہا حضرت نی فرمایا کہ دو آیتین ہین اونسی عرض کی ایک یہہ ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے
اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی تم مجہسی دعا کرو تا مین قبول کرون اسلیے مین دعا کرتا ہون اور
خدا اوسکو قبول نہین فرماتا حضرت نی فرمایا آیا تو گمان کرتا ہی کہ خدا خلاف وعدہ کریگا
اونسی عرض کی یہہ نہین کہہ سکتا حضرت نی فرمایا جسوقت کہ خدا خلاف وعدہ نہین کرتا تو دعا
کیون نہین قبول ہوتی اونسی عرض کی مین نہین جانتا حضرت نی فرمایا کہ سبب اسکا یہہ ہی جسوقت
کہ بندہ خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری کی اون چیزونمین کہ اوسنی حکم فرمایا ہی اور اسکے بعد
جو کوئی طریقہ دعا کی مانگنی کا ہی اوس طریق سی مانگی البتہ قبول ہوگی اونسی عرض کی کہ وہ طریقہ
کیا ہی حضرت نی فرمایا کہ اول خدا کی حمد و ستایش کری اور بعد اسکی محمد اور اونکی آل پر
صلواۃ بہیجی اور بعد اسکی اپنی گناہونسی توبہ کری البتہ دعا اوسکی قبول ہوگی پہر حضرت نی فرمایا کہ
دوسرا آیہ کو سنا ہی اونسی عرض کی کہ حقتعالی فرماتا ہی وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَیْءٍ
فَهُوَ یُخْلِفُهُ یعنی جو چیز کہ تم راہ خدا مین دیتی ہو پس دیگا خدا عوض اوسکا تمکو اونسی عرض کی کہ اکثر
مین دیتا ہون اور عوض اوسکا نہین پاتا حضرت نی فرمایا آیا تو گمان کرتا ہی کہ حقتعالی خلاف
وعدہ کریگا اونسی عرض کی یہہ نہین پس حضرت نی فرمایا جسوقت کہ کوئی شخص وجہ حلال سے
مال پیدا کری اور اوسکو راہ خدا مین صرف کری البتہ جناب باری اوسکا عوض دیگا دوسرے
یہہ ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ علم الہی مین اجابت اوسکی موجب بندی کی فساد کا ہے
اور کبہی یہہ کہ جو بندہ عواقب امور سی آگاہ نہین ہی اسلیے جناب اقدس الہی سی استدعا کرتا ہے

اور حال یہہ ہی کہ اوسمین اوسکی لیئی کچہہ مفسدہ ہی اور چونکہ جناب باری بہشیہ بندونکی اور
اوس چیز کی حال سی آگاہ اور مطلع ہی اوسکی حاجت روا نہین کرتا اور کبہی باعث تاخیر اجابت
کی ہوتی ہی زیادتی اوسکی صلاح اور پرہیزگاری کی یعنی جسوقت کہ جناب اقدس الہی کسی بندہ کو
دوست رکہتا ہی تو کبہی چاہتا ہی کہ اوسکی آواز مناجات کو زیادہ سنی چنانچہ جابر بن عبد اللہ
انصاری سی مروی ہی کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی وہ کلام فرمایا جسکا
مضمون یہہ ہی کہ کبہی ایسا ہوتا ہی کہ جناب باری سی دوست خدا کسی امر کی دعا کرتا ہی اور حق سبحانہ
تعالی جبرئیل سی فرماتا ہی کہ اسکی حاجت کو روا کر لیکن تاخیر تحقیق کہ مجکو یہہ خوش آتا ہی
کہ اپنی بندیکی زیادہ آواز سنون اور کبہی دشمن خدا دعا کرتا ہی پس حقتعالی جبرئیل سی فرماتا
کہ اسکی حاجت کو جلد روا کر کہ مجہکو اسکی آواز خوش نہین آتی اور اسیطرح اور بہی سبب ہین کہ
اونکا باعث طول کا ہی اور بعضی حدیث مین وارد ہی کہ تین شخصونکی دعا مستجاب نہین ہوتی
ایک وہ شخص ہی کہ اوسکو خدای کریم روزی عنایت کری اور وہ اوسکو بیہودہ صرف کر
پہر خدا سی روزی مانگی تو اوسکی جواب مین خداوند عالم فرماتا ہی آیا مینی تجہکو رزق ندیا تہا
دوسرا وہ شخص ہی کہ اپنی عورت پر ظلم کری اور اوسکی لیئی بد دعا کری تو حقتعالی فرماتا کہ
کیون نہین اوسکو طلاق دیتا تیسرا وہ شخص ہی کہ باب سعی بند کر کی خانہ نشین ہو اور روزی
تلاش نکری اور خدا سی روزی مانگی پس حقتعالی فرماتا ہی آیا مینی تجہکو ہاتہہ اور پانو نہین
دی کہ تو اونسی روزی پیدا کرتا پانچوان امر مسئلہ آلام اور عوارض کی بیان مین ہے پس پوشیدہ

ہی کہ یہ گھر دنیا جای رنج و بلا ہی اور اس دار فانی کی سمندر کانی انواع مصیبتون و حادثے
اور جسمانی کی ساتھ ہی اور جو کچھ کہ اسکی راحت ہی وہ بھی رنج و الم سی خالی نہین ہی اور
یہہ دنیا کی رنج و الم نیک اور بد دونوں کی لیئی ہوتی ہین پس اسمین مستحق اور غیر مستحق کی تخصیص نہین
ہی لیکن یہ متوہم نہو کہ یہہ امور اوسکی عدل اور انصاف کی منافی ہین اسلیئی کہ بعض رنج خدا کیطرف
سے ہوتی ہین اور وہ حقیقت مین عدل اور حکمت کی خلاف نہین اور بعض رنج مخلوقات سے
ظہور مین آتی ہین پس وہ فعل خدا نہین اور خدا اوسسی راضی نہین بلکہ اونکی تدارک کا حکم فرمایا ہے
اور عہد کیا ہے ظالم کو سزا دیتا ہی دنیا مین یا آخرت مین اور جو کہ رنج خدا کیطرف سی ہوتا ہی اوسکو
جاننا چاہیئی کہ رنج کی دو قسمین ہین ایک حسن دوسرا قبیح اور جناب باری سی قبیح صادر نہین ہوتا
پس جو کہ رنج اصلح اور بہتر ہی حقتعالی کی طرفسی اوسکا ہونا کچھ عیب نہین بلکہ مستحسن ہی جیسا
کہ اکثر احادیث معتبر مین وارد ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جناب اقدس
الٰہی فرماتا ہی جو شخص کہ تین روز بیمار رہی اور کسی سی شکایت نکری تو مین اوسکو گناہون سی پاک
کر دونگا اور اگر مار ڈالونگا تو اپنی رحمت مین داخل کرونگا اور حدیث صحیح مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سی منقول ہی کہ ایکروز جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اپنا سر مبارک آسمانکیطرف بلند
کر کی تبسم کیا اصحابون نی اسکی وجہ پوچھی حضرت نی فرمایا کہ مینی دو فرشتون سی تعجب کیا کہ وہ ایک
بندہ مومن صالح کی جای نماز پر آئی اور اوسکو نہ دیکھا کہ اوسکی عمل کو لکھتی اور آسمان پر جا کے
پروردگار عالم سی عرض کی کہ ہمنی فلانی بندیکو جای نماز پر نہین پایا کہ بیماری مین مبتلا ہے

اوسوقت جناب باری نی فرمایا ہیکہ جو عمل بیماری مین اسکی لیئی ہی لکہو جو کہ اعمال حالت صحت مین کرتا تہا
اور حدیث معتبر مین وارد ہی کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ جسوقت مومن پر ضعف
پیری غالب ہوتا ہی جناب باری فرشتون سی فرماتا ہی کہ اسکی لیئی بہی لکہو جو کچہہ اعمال خیر جوانی کی
قوت مین کرتا تہا اور اسیطرح حقتعالی ایک فرشتی کو مقرر فرماتا ہی کہ مومن بیمار کی لیئی لکہی جو کہ کار نیک
حالت صحت مین کرتا تہا اور شیخ محمد بن یعقوب کلینی نی بسند معتبر حضرت امام محمد باقر سی نقل کیا
ہی کہ ایکروز اثناء راہ مین بنی اسرائیل کی کسی پیغمبر نی ایک مرد کو دیکہا کہ دیوار افتادہ کی نیچی
دبا پڑا ہی اور کچہہ بدن اوسکا دیوار کی اندر ہی اور کچہہ باہر اور درندی اور پرندی اوسکی بدن کا
گوشت کہینچ رہی ہین اور جب آگی ایک اور مرد کو دیکہا کہ اوسکو کفن حریر اور دیبا پہنہا کی ایک
تخت پر لٹایا ہی اور گرد اوسکی انگیٹہیان خوشبو کی روشن ہین اوسوقت بنی اسرائیل کی پیغمبر
نی درگاہ جناب کبریا مین عرض کیا کہ خداوندا مین گواہی دیتا ہون کہ تو احکم الحاکمین اور عادل ہی
لیکن بندہ اول نی کبہی تیری عبادت مین کسیکو شریک نکیا تہا اور ہمیشہ تیری وحدانیت کا اقرار
کرتا رہا باوجود اسکی کہ اس ذلت خواری سی پڑا ہی اور یہہ دوسرا بندہ کبہی تیرا ایمان نہ لایا تہا اور
اسکی جسد پلید کو اس زیب و زینت سی آراستہ او مزین کیا ہی اور اونکی جواب مین خدای
جلشانہ نی فرمایا کہ ای بندی میری تو نی جو کچہہ کہا فی الحقیقت ویسا ہی ہی مین اپنی اور کسیکو میری
عدالت اور حکمت مین خلل نہین ہی لیکن جو کہ تو نی پہلی بندیکو دیکہا ہی اوس سی ایک گناہ
ہوا تہا اسلیئی مینی اوسکو اس ذلت سی مارا ہی تا اوسکی گناہ کا کفارہ ہوجائی اور جبکہ تو نی اس

دوسری قسم وہ ہی بندیکو دیکہا ہی اسنی تمام عمر مین ایک حسنہ کیا تہا اسلیے مین اوسکو نیاز عرت کی

مبتلا کرتا ہی تا اوس حسنہ کا عوض دنیا ہمین ہو جای اور میری پاس اوسکا کوئی حسنہ باقی نہ رہی

لیکن جو رنج والم کہ بدون قصور اور تقصیر کی واقع ہوتی ہین پس یہہ دو حال سی خالی نہین یا آخرت

مین اوسکا عوض ملیگا یا دنیا مین اوسکی حق مین بہتر ہو گا مثل مرض طفل صغیر کی کہ باعث اونکی

والدین کی تنبیہ کا ہی کہ گناہون سی توبہ کرین پس جو رنج کہ حقتعالی کیطرفسی بندونکی لیے ہوتی ہین

بدون قصور اور تقصیر کی وہ باعث اونکی ثواب جزیل اور حسنات جلیل کی ہین اگر بندی اونسے

آگاہ ہوتی البتہ خوشی سی اپنی حال کو قضای الہی پر چہوڑ دیتی اور تفسیر حضرت امام حسن عسکری مین

حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ مومن کی جبتک موت نہین آتی اور

ملک الموت کو نہین دیکہتا تو ہمیشہ اپنی انجام کار سی خائف اور ترسان ہتا ہی کہ دیکہی بعد مرگ کی کیا

ہوتا ہی آیا خدا مجہسی راضی ہی کہ نہین پس جسوقت کہ بیمار ہوتا ہی اور حالت بیماری مین اوسکی قبض روح کو

ملک الموت آتا ہی تو اوسکو دیکہکر مضطرب ہو جاتا ہی کہ افسوس اپنی اموال و عیال سی مفارقت ہوتی ہی

اور دل کی آرزوئین منقطع ہوئین اور ملک الموت اوس سی پوچہتا ہی کہ تو کسلیے رنجیدہ ہی وہ کہتا ہی

کہ مجہکو تمہاری آنی سی کمال پریشانی ہوئی جو کہ میری دل مین تمنا ہی دل مین رہگئی ملک الموت

کہتا ہی آیا کوئی عاقل اس سی غمگین ہوتا ہی کہ دنیا کی عوض مین دس لاکہہ مثل دنیا کی پاوی بیمار کہتا ہی

نہین اوسوقت ملک الموت کہتا ہی کہ تو اوپر دیکہہ پس وہ بہشت کی درجون اور قصرون کو

دیکہکر دنیا کی محبت بہول جاتا ہی ملک الموت کہتا ہی کہ یہہ نعمتین تیری لیے ہین اور جو کہ تیر

اولاد مین صالح اور پرہیزگار ہین یہ وہی ہیان تیرے پاس پہنچینگی آیا تو اسپر راضی ہی تب
بیمار کہتا ہی بخدا مین راضی ہون پہر ملک الموت کہتا ہی کہ تو پہر اوپر دیکہہ اور وہ اعلی علیین مین
جناب رسول خدا اور ائمہ ہدی علیہم السلام کو دیکہتا ہی ملک الموت وہین ہی پوچہتا ہی کہ آیا تو ان بزرگوارونکو
دیکہتا ہی کہ یہہ سب تیری آقا اور پیشوا ہین اور یہان انکی ہمنشینی باعث تیری انس کا ہی آیا تو
دنیا کی عوض انسی راضی ہی بیمار کہتا ہی کہ مجکو قسم ہی اپنی پروردگار کی مین راضی ہون پس
اوسوقت ملک الموت اوسکی روح کو قبض کرلیتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق ع سی منقول ہی
کہ فرزند کی مرنی کا ثواب بہشت ہی خواہ صبر کری خواہ نکری اور جسوقت کہ اوسکی آگی اپنا فرزند
فوت ہو وہ ستر فرزند ویسی بہتر ہی کہ بعد اوسکی زندہ رہین اور راہ خدا مین جہاد کرین اور جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سی منقول ہی کہ بہشت مین وہ شخص نہین جاتا کہ اوسنی کسی کو آگی اپنی
نہ بہیجا ہو یعنی صدمہ کسی عزیز کا نہ اوٹہایا ہو پس ایک شخص نی عرض کی کہ یا رسول اللہ جسکی کہ
فرزند نہوا ہو یا فوت نہوا ہو اوسکا کیا حال ہوگا حضرت نی فرمایا کہ اوسکی آگی اوسکا برادر مومن جو فوت ہوا ہو
تو اوسکا صدمہ اوسکی مغفرت اور بخشش کیواسطی کافی ہی اور پہر حضرت نی ترغیب نکاح مین
فرمایا کہ تم اون عورتونکی ساتہہ نکاح کرو کہ اونسی اولاد پیدا ہو کہ مین روز قیامت مین اپنی امت کی
کثرت سی اور امتونپر فخر اور مباہات کرونگا یہانتک کہ جو حمل کہ ساقط ہوا ہوگا وہ دروازہ پر بہشت کی آویگا اور
اوسکی چہرہ سی آثار اندوہ و ملال کی پائی جائین گی اوسوقت جناب قدس الہی فرمائیگا کہ تو
بہشت مین جا وہ عرض کریگا جبتک کہ میری والدین بہشت مین نجاوینگی مین نجاونگا پس جناب باری

اور اوسی حکم ہوگا تو شمس الدین کو بلا کی فرمایگا کہ تم بھی اوسکی ہمراہ بہشت مین جاؤ کہ تمہاری لئی یہ
کرامت ہی کہ بخشی تمکو اپنی فضل و کرم سی عنایت کی پس ان روایات سی اور انکی سوا
اور روایات سی ظاہر ہوتا ہی کہ اطفال صغیر کی مرنی سی جو کہ اونکی والدین کو رنج و الم
ہوتی ہین باعث اونکی مغفرت کی ہوتی ہین اگر وہ گنہگار رہی ہون اور کبھی باعث
توبہ و انابت کا ہوتا ہی کہ متنبہ ہو کی معاصی سی باز رہین اور کبھی باعث بلندی درجات
کی ہوتی ہین بلکہ معصومین کیواسطی فائدہ مصائب کا یہی بلندی درجات اور زیادتی
قرب پروردگار کا ہی پس مصائب انبیا اور اوصیا کی موجب اونکی مدارج عالیہ کی
ہوتی ہین چنانچہ جسوقت کہ حضرت امام حسین علیہ السلام درجہ شہادت سی فائز ہوئی اوسکی
سبب سی مرتبہ گناہگارونکی شفاعت کا پایا اور حضرت ام سلمہ سی روایت ہی کہ ایکروز
حضرت جبرئیل آئی اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ سے عرض کی کہ جناب
اقدس الٰہی نی حسنین علیہما السلام کی بارہ مین کچھہ فرمایا ہی چاہی کہ آپ اوسپر صبر فرماوین
حضرت نی پوچھا کہ وہ کیا ہی جبرئیل نی عرض کی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام زہر سی شہید ہونگی
اور حضرت امام حسین علیہ السلام تیغ اعدا سی لیکن جناب باری نی ہر نبی کی لیی ایک دعا ضرور مستجاب
کی ہی پس اگر آپ چاہین تو اس مصیبت کی دفع کی لیی دعا کرین اور اگر چاہین انکی مصیبت
کو اپنی امت عاصیونکی لیی ذخیرہ کرین حضرت نی فرمایا کہ مین اپنی پروردگار کی مرضی کا
تابع ہون جو کہ اوسکو منظور ہی مجھکو کچھہ عذر نہین اور مین اپنی دعا کو واسطی شفاعت امت

عاصی کی خیرہ کرونگا لیکن بعضی سنی بلکہ بعضی شیعہ بہی اوپر عصمت انبیا کی کہتے ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کو
حکم دینا حضرت اسمعیل کی ذبح کا یہہ اوسکی عدالت سے خلاف ہے اسلیے کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ اپنے بیٹے کا خون
ناحق کو جائز رکہتا پس یہہ کلام انکا محض نافہمی کا ہی اور یہہ شبہ انکی دلمین شیطان نی ڈالا ہی جیسا کہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی جسوقت کہ حضرت ابراہیم خلیل نی بحکم پروردگار جلیل حضرت اسمعیل
کو لٹا کی اونکی حلق پر چہری کہی اوسوقت شیطان بصورت مرد پیر آکی کہنی لگا ای ابراہیم اپنی اس
فرزند کو کیا کرتی ہو حضرت ابراہیم نی فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اسکو ذبح کرون شیطان نے کہا سبحان اللہ جس
فرزند نی کہبی خدا کی ذرا بہی معصیت نکی ہو تم اوسکو ذبح کروگی حضرت نی فرمایا البتہ لیکن خدا نی مجہکو اسکی ذبح
کا حکم دیا ہی اور مین چاہتا ہون کہ اپنی اس فرزند کو راہ خدا مین قربانی کرون ابلیس نے کہا کہ خدا خون ناحق کو منع
فرماتا ہی مگر یہہ کہ تمہارے خواب مین شیطان آیا ہو اور اوسنی اس امر قبیح کا حکم دیا ہو حضرت ابراہیم علیہ السلام
نی فرمایا وای تجہپر کہ مینی خود کلام خدا کو سنا جب مین اسپر آمادہ ہوا قسم بخدا مین تجہسی کلام نکرونگا لیکن
اوس بیحیانی پہر کہا ای ابراہیم تم پیشوای خلق ہو اور لوگ تمہاری اقتدا کرتی ہین پس اگر تمنی
اپنی فرزند کو ذبح کیا تو تمکو دیکہکر ہر ایک اپنی اولاد کو ذبح کریگا پس اس حرکت سی باز آو حضرت نی اوسکے
کلام پر اعتنا نفرمائی اور فرمان خدا کی بجالانی پر آمادہ اور مستعد ہوئی اور جناب ہدایت مآب قدوۃ الابرار
ناصر طریقہ ائمہ اطہار یعنی جناب سید العلما دام ظلہ حدیقہ سلطانی مین اسطرحسی جواب ابلیس اور اوسکے
متابعین کا فرماتی ہین کہ جناب اقدس الہی نی اپنی مطیع اور فرمانبردار بندونکی آزمایش اور امتحان
کی لیے تکالیف شاقہ فرمائی تہی تا ہر ایک پر انکی ارج عالیہ اور صبر ظاہر ہون جیسا کہ اس معرکہ مین حضرت

ابراہیم اور حضرت اسمعیل علیہم السلام کا صبر ظاہر ہوا اور کفعمی مین روایت ہی جسوقت کہ حضرت ابراہیم علی نبینا
وآلہ وعلیہم السلام نی رویاء صادقہ مین دیکھا کہ مین اپنی فرزند اسمعیل کو ذبح کرتا ہون پس اس خواب کی
سی بیدار ہوئے اور بعضی روایت مین لکھا ہی کہ وہ شب ذی الحجہ کی آٹھوین تہی اور حضرت ابراہیم تمام روز فکر اور
تردد مین ہی کہ مینی یہہ کیا خواب دیکھا ہی پس اسی سبب سے اوس روز کو روز ترویہ کہتی ہین اسواسطی کہ ترویہ
کی معنی فکر کرنی کی ہین اور شب عرفہ کو پہر خواب دیکھا کہ اوس سی یقین ہو گیا اوسی سبب سے اوس روز کو
عرفہ کہتی ہین اور روایت سابقہ مین وارد ہی جسوقت کہ حضرت ابراہیم خواب سی بیدار ہوئے اپنی فرزند حضرت اسمعیل
سی فرمایا کہ اے بہترین اولاد بیٹا مینی خواب دیکھا ہی کہ تمکو راہ خدا مین ذبح کرتا ہون آیا تم کیا کہتی ہو حضرت
اسمعیل نی عرض کی کہ اے پدر بزرگوار حقتعالی نی جو کچہہ کہ آپکو حکم فرمایا ہو اوسکو بجالائیے انشاء اللہ مجکو
صابرونمین سی پائیے گا اوسوقت حضرت ابراہیم نی اونکو پہلو پر لٹا کی ذبح کرنی پر مستعد ہوئی اور اون
روزونمین حضرت اسمعیل کا سن لبنا تہا کہ اونکی صغیر سنی کی دیکہکر ملائکہ کو حضرت ابراہیم کی صبر پر تعجب
آیا اور رونی لگی اور آسمان اور زمین ایسا شور ہوا کہ آسمان رونی لگی اور زمین اور پہاڑ ہلنی لگی اور جانوران چرندہ
اور پرندہ آکی اندوہناک اونکی گرد جمع ہوئی پس جسوقت کہ جناب باری نی حضرت ابراہیم کی صدق
نیت اور صبر کو مشاہدہ فرمایا تو از راہ ترحم ایک گوسفند عنایت کیا کہ اسکو اپنی فرزند کی عوض ذبح
کریں چنانچہ اوسکی عادت ہی جسوقت کہ کسی بندہ کو بلا مین مبتلا کرتا ہی تو اوس امتحان کی عوض مین
اوسکی لیے اجر اور ثواب بیحساب مقرر کرتا ہی اور صبر بلا اوس ثواب سے راضی اور خوش ہو جاتا ہی
جیسا کہ بسند معتبر حضرت امام رضا سی روایت ہی جسوقت کہ حقتعالی نی حضرت ابراہیم کو گوسفند

بھیجا کہ اسکو اپنی فرزند کی عوض ذبح کرین جیسا کہ خود فرماتا ہی وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِينُ

وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ یعنی ندا کی ہمنی اوسکو یعنی ابراہیم کو تحقیق کہ سچا کیا تونی خواب کو
تحقیق کہ اسیطرح سی جزا دیتی ہین ہم نیکوکارونکو تحقیق کہ یہ آزمایش بڑی ہی پس عوض کیا ہمنی
اسکو ساتھ ذبح عظیم کی اور حضرت ابراہیم نی آرزو کی کہ راہ خدا مین کاش مین اپنی فرزند کو
قربانی کرتا اور میری دلکو ایذا پہونچتی کہ اہل مصائب کی درجات عالیہ کا مستحق ہوتا او سوقت حقتعالی
نی وحی کی کہ ای ابراہیم تیری نزدیک کون محبوب سب سی زیادہ ہی ابراہیم نی عرض کی کہ تیری
حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سی میری نزدیک کوئی محبوب زیادہ نہین ہی پھر حق تعالی نی وحی کی
آیا تیری نزدیک وہ محبوب زیادہ ہین یا تیرا نفس ابراہیم نی عرض کی کہ اونکو مین اپنی جان سی
زیادہ دوست رکھتا ہون اور اونکی فرزندونکو اپنی فرزندونسی پھر حقتعالی نی وحی کی آیا اونکی
دشمنونکی ہاتھ سی اونکی فرزند کا قتل ہونا تیری دلکو رنج زیادہ دیتا یا اپنی ہاتھ سی اپنی فرزند کا ذبح کرنا حضرت
ابراہیم نی عرض کی بلکہ اونکی فرزند کا رنج زیادہ ہوتا پس حقتعالی نی فرمایا ای ابراہیم ایک گروہ ہوگی
اور وہ اونکی امت مین ہونیکا دعوی کریگی باوجود اسکی کہ بیقصور اونکی فرزند حسین کو مثل گوسفند کے
ذبح کریگی اور یہ سنکی حضرت ابراہیم کو کمال رنج ہوا اور گریان ہوئی حق تعالی نی ندا کی
کہ ای ابراہیم جو تو حسین فرزند رسول الثقلین پر رویا ہی ہمنی تیری اس رونیکا عوض کیا اوس سے
اگر تو اپنی ہاتھ سی اپنی فرزند اسمعیل کو قربانی کرکی روتا پس ہمنی تیری لیئی وہ درجات عالی ثواب کے

کہ اون مصائب کی کچھ نہین ہی ... پھر جناب سید العلما فرماتی ہین کہ کسیکو ناحق قتل کرنا قبیح ہی بالعلیٰ کی

صاحب مقتول کی رضامندیکا کوئی عوض نہین کہتا ہی کہ اسکو راضی کری پس اوسکا او

اوسکی ورثہ کو محض ایذا دینا ہی اور خدا کی نافرمانی کرنا ہی بخلاف مالک رب و برتر کی کہ اوسکی الطاف

رحمت کے مقابلے مین دنیا اور ما فیہا کچھ حقیقت نہین رکہتی پس بنا بر آزمایش و امتحان کی اوسکی طرح جان اپنے بندونکو رنج پہنچانا

کچھ قباحت نہین اور اونکو راہ خدامین جان دینا اور مارا جانا شہادت او بچا ہی پھر جناب سید الشہدا

علیہ السلام اور اونکی اصحابون نی کسقدر راہ خدامین جوانمردی اور جان نثاری کی اور وقت ...

کی کشادہ پیشانی اور ثابت قدم رہی جیسا کہ حضرت امام زین العابدین فرماتی ہین کہ معرکۂ کربلا

مین وقت حرب اور وغا کی حضرت امام حسین علیہ السلام اور اونکی بعضی مخصوصین کی چہرونکی رنگ سرخ

اور روشن تہی اور دل اونکی مطمئن تہی اور آپس مین کہتی تہی کہ حضرتکو دیکہو کہ موت سی کچہ پروا

نہین رکہتی اور ہر ایک اصحاب ایکدوسرے پر سبقت کرتا تہا پہر حضرت امام زین العابدین فرماتی ہین

کہ شب عاشور کو مین اپنی والد کی پاس تہا کہ وہ جناب اوسکی صبحکو درجہ شہادت سی فایز ہوے

پس اپنی اصحابونسی فرمایا کہ یہہ شب تار ہی تم سب چلے جاؤ کہ کوئی نہ دیکہیگا اور یہہ قوم میری قتل کی

درپے ہی اور جسوقت کہ اونہون نی مجکو قتل کیا پہر کسیکی خواہان نہونگی اصحابون نی عرض کی کہ

بخدا یہہ ہمسی نہوگا کہ ان دشمنون مین آپکو تنہا چہوڑکے چلی جائین حضرت نی فرمایا کہ صبحکو تم سب قتل ہوجاؤگی

کوئی باقی نرہیگا اونہون نے عرض کی کہ شکر ہی اوس خدا کا کہ ہمکو آپکی نصرت مین قتل سی مشرف فرمائے اور جبکہ

حضرت نی اونکی صدق نیت دیکہی کہ یہہ راہ حق مین ہرگز اپنی جان دریغ نکرینگی جانا کہ یہہ اپنے

درجات عالیہ کو دیکھیں پس اونکی لیے دعا کر کی فرمایا کہ تمہارے سب سے اعلیٰ طریقے دیکھو اور اونہون نے بہشت
میں اپنی درجے دیکھے اور حضرت نے ہر ایک کو اوسکا درجہ بتلاتی تہی اور وقت جنگ کی وہ سینہ سپر ہو
کر اعدا کی نیزہ اور شمشیرین کہانی لگی تا کہ جلد بہشت مین اپنی درجونکو پہونچین پس اگر کوئی شخص نظر تامل
سے دیکھے صاف کہلجاوے کہ حیات اور ممات خدا کی قبضہ قدرت مین ہی جسکی لیے جو بہتر مصلحت جانتا ہے
کرتا ہی جیسا کہ خود فرماتا ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُونَ یعنی کوئی اوسپر حاکم نہین
کہ اوس سی پرسش کری بلکہ سب اوسکی تحت حکومت مین ہین جسسی چاہی پرسش اور مواخذہ کری لیکن
انسان سی جو کہ رنج وقوع مین آتی ہین وہ کئی صورتون سی خالی نہین چنانچہ ایک صورت یہہ ہی کہ خداوند
عالم کی اجازت سی رنج وقوع مین آوی اور وہ محض مباح ہو مثل ذبح کرنی حیوانات کیواسطے کہ
کہانی کی یا واجب ہے یا سنت جیسا کہ مقام منی مین واجب ہے کہ وہ حج مین ایک مقام ہی اور تمام شہرون
مین وقت بانی سنت مؤکدہ ہی لیکن بعضی کفار اہل ہند کہتی ہین کہ حیوانات بیگناہ کا ذبح کرنا قبیح ہی
پس یہہ کلام اونکا بیجا ہی اسلیے کہ یہہ اوس صورت مین قبیح ہو کہ اونکو اسکا عوض نہ ملی اور جسوقت
کہ خداوند عالم نی سبکو اونکی ذبح کا حکم فرمایا تو مقتضا اوسکی عدل کا یہہ ہی کہ اونکی لیے بہی اسکا عوض کچھہ
مقرر کیا ہو جیسا کہ بعضی روایتون مین وارد ہی کہ حیوانات حلال جو کہ ذبح کیے جاوینگے بہشت مین داخل ہوجاوینگے
اور اگر خداوند عالم نی اونکی ذبح سی منع فرمایا ہوتا البتہ اونکا ذبح کرنا روا نہوتا اور جو کوئی اس
صورت مین ذبح کرتا ظالم ہوتا دوسری صورت یہہ ہی کہ جو آدمی بغیر حکم اور اجازت خداوند عالم کے
کسی ذی حیات کو رنج اور ایذا پہونچاوے خواہ انسان ہو خواہ حیوان پس چاہیے کہ خدا مظلوم کیعوض ظالم سی انتقام لی

چنانچہ نہج البلاغہ مین حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ ظلم کی تین قسمین ہین ایک تو یہ
ہے کہ ... بخشش کے نہین دوسرا یہ کہ ایک دوسرے پر ظلم کرے پس جبتک کہ مظلوم راضی نہو ظالم کو
اوس سے معافی نہین تیسرا یہ کہ اپنے نفس پر ظلم کرے یعنی خدا کی معصیت کرے البتہ ...
یہ چاہیے کہ اوسکی درگاہ مین توبہ اور انابت کرے وہ رحیم ہے اگر اپنے فضل و کرم سے عفو کرے تو عجب نہین
اور معلوم ہو کہ معنی توبہ کے یہہ ہین کہ بندہ اپنی تقصیر و قصور پر نادم اور پشیمان ہو کر درگاہ خدا
مین رجوع کرے اور اپنے خدا سے عزم صادق اور عہد اوثق کرے کہ پھر کبھی ایسی قصور نکرونگا اور
کہ واجبات غفلت یا جہالت مین فوت کیے ہون اگر تلافی اور تدارک کی حاجت ہو اونکو بجا لاے
پس اگر قصور خدا کا کیا ہو اور اوسمین حق بندیکا شریک نہو مثل پینی شراب اور زنا غیر شوہر دار عورت
البتہ توبہ قبول ہوگی اور اسیطرح اگر گناہ کسی واجب کی ترک کا ہو مثل نماز عیدین کی کہ اوسکے وقت نہو
ندامت اور پشیمانی کافی ہے لیکن اگر نماز یومیہ ترک کی ہو یا خمس اور زکوۃ ندیہ ہو تو قضا کرے
اور اگر روزہ ماہ رمضان کا نرکھا ہو بدون عذر شرعی کی اسکی بہی قضا کرے اور کفارہ بہی
اور اگر کسیکا مال چھین لیا ہو یا کسیکا حق ندیا ہو پس اگر مالک زندہ ہو حوالی کر دے اور اگر زندہ نہو
اوسکی ورثہ کو پہنچا دے الا اونسے بخشوالی اور اگر کسیکی چیز پڑی پائی ہو پس اگر مالک کو جانتا ہو حوالے
کر دے اور اگر صرف ہو گئی ہو اوس سے مصالحہ کرے اور اوسکو راضی کر دے اور اگر مالک کو نجانتا ہو تو
مجمع مشاہد اور مساجد مین اوسکا ذکر کرے پس اگر مالک ملجائی اور اوسکی نشانیان درست بتلاوے
اور اون نشانیوں سے حق اوسکا ثابت ہو حوالی کر دے الا بعد ایکسال کی اوس مال کو اوسکی طرف سے

تصدق کردے اگر ایک درہم سے زیادہ ہو کہ درہم پہلے جس قدر مسئلہ میں آئے گی تو اور اگر ایک درہم سے کم ہو تو استغفار کچھ ضرور نہیں اور اگر بعد اسکے مالک پیدا ہو پس اگر تصدق پر راضی ہوا فبہا والا اوسکی عوض میں اپنے مال میں سے دیوے اور اگر مال حرام حلال میں ملجاوے اور صاحب اوسکا معلوم نہو اور نہ مقدار اوسکی معلوم ہو اور نجانے کہ حرام کونسا ہے اور حلال کونسا ہے تو خمس اوسکا نکالکے سادات کو دے اور باقی اوسکے لیے حلال ہے اور اگر مال لاوارث ہو پس زمانہ حضور امام میں اوس مال کو امام کی خدمت میں حاضر کرے یا نائب امام کے پاس پہنچادے اور اگر کبھی مومن کا خون کیا ہو تو تین بلائے شدید میں گرفتار ہوگا ایک یہ کہ خداوند عالم اسلیے کہ اوسنے قتل مومن کو حرام کیا ہے اور تہدید فرمائی ہے کہ من قتل مومنا متعمدا فجزاءہ جہنم خالدا فیہا یعنی جو شخص کہ قتل کرے کسی مومن کو دیدہ و دانستہ پس جزا اوسکی جہنم ہے پس اوسکی درگاہ میں تضرع و زاری کرے اور توبہ اور ندامت کرے اور تینوں کفارہ بھی دے یعنی ایک بندہ آزاد کرے اور ساٹھ مسکین کو کھانا کھلاوے اور ساٹھ روزے متواتر رکھے دوسرا اوسکی ورثہ کا کہ اونکے لوگوں کو رنج دیا ہے پس اسکا عفو ورثہ کی ہاتھ ہے خواہ قصاص لیں خواہ معاف کردیں تیسرے مقتول کا کہ اوسکو جان سے مارا ہے اور وہ زندگانی سے محروم ہوا دیکھیے روز حساب عدل خدا سے اوسکے لیے کیا ہوا اور سیطرح اگر کسی مومن کو زخمی کیا ہو چاہیے اوسکے پاس حاضر ہو یا قصاص لے یا خونبہا یا عفو کردے اور سیطرح ناحق تہمت لگانا محصنہ ہے یعنی شوہردار عورت پر تہمت زنا ہو یا کسیکا مال غصب کیا ہو اور دنیا میں اوسکی تلافی نکی ہو کہ بدون عفو کی اوسکی مواخذہ سے نجات نہیں ہو سکتی پس خداوند جبار مظلوم کی عوض ظالم کو تعذیب دیگا یا ظالم کی حسنات کو مظلوم کی حسنات

اخلاص کو ائمہ علیہم السلام کی طینت قرار دی اور اوسکو اصل سے ہماری شیعونکی طینت کیا اور اگر ایسا نہوتا
تو البتہ ہماری اور تمہاری طینت ایک ہوتی ابراہیم نے عرض کی پہر ہماری طینت کو کیا کیا حضرت نے
فرمایا کہ حق تعالی نے بعد اسکے ایک مٹی شور و تلخ و بدبو اور خبیث تہی اوسمین سے ایک آب
شور تلخ بدبو نکالا اور اسکو [illegible] ہماری لائق اور دوستی کا حکم فرمایا اوسکو تحصیل کیا پس اوس پانی کو
[illegible] زمین پر پہیلایا یہانتک کہ وہ تمام زمین پر پہیل گئی اوسمین جذب ہو گیا
پس اوس گل [illegible] کو پیدا کیا جو کہ سرکش اور بغی مین اور اونکی طینت کو تمہاری طینت کے
ساتہ ملا دیا اور اگر ملاتا تو [illegible] کی ہدیتی اور [illegible] اور رنج بجا لاتی
امانت ادا کرتی اور تمہاری شکل کی مشابہہ ہوتی لیکن مومن کی لیے کچہہ برائی نہین کہ اپنی دشمن کے
صورت کو شکل اپنی صورت کی دیکہی پہر ابراہیم نے عرض کی یا ابن رسول اللہ اون دونو طینتونکو کیا کیا
حضرت نے فرمایا کہ اون دونو مٹیونکو پہلی پانی مین اور دوسری پانی مین مخلوط کرکی ایک دوسری
مین خمیر سا ملایا بعد اسکی اوسمین سی ایک مٹھی قدرت اپنی سی مٹی جدا کرکی فرمایا کہ یہہ جنت
مین جاویگی اور مین کچہہ پروا نہین رکہتا بعد اسکی دوسری مٹی علحدہ کرکی فرمایا کہ یہہ جہنم مین
جاویگی اور کچہہ پروا نہین پہر دونو کو ملا دیا پس مومن کی کچہہ مٹی کافر مین گئی اور کافر کی مٹی مومن کی
مٹی مین آئی پس ای ابراہیم جو کہ تو ہماری شیعونکو مرتکب گناہ کبیرہ دیکہتا ہی مثل زنا اور لواطہ
اور ترک نماز اور روزہ کی یہہ سبب ہماری دشمنونکی آب و گل کی شرکت کا ہی اور جو کہ سنیونمین
نیکیان پاتا ہی وہ مومن کی آب و گل کا اثر ہی اور جسوقت کہ درگاہ جناب قدس الٰہی مین

ہر ایک کی اعمال عرض ہونگی خداوند عالم فرمائیگا کہ مومن کی اعمال بد کو سنیونکی طینت مین ملحق کرو اور
سنیونکی اعمال نیک کو مومن کی طینت کی ساتھ کرو کیونکہ اونہون نی انہین کے طینت سے حاصل کیے ہیں
اور اسیطرح کی اور بہی روایتین باب طینت مین وارد ہین لیکن جناب علامی فہامی جناب سید علماء دام ظلہ
سلطانی مین فرماتی ہین چاہیئے کہ عوام اس مسئلہ مین خوض نکرین ایسا ہو کہ مخالفین کی شبہونسی گمراہ ہو
جائین بلکہ اسی جہت سی اکثر احادیث مین بہی منع وارد ہی لیکن چونکہ جواب اسکا واجب کفائی ہی بہذا واسطے
دفع شبہات مخالفین اور تنبیہ عوام کی جواب کافی اجمالی بیان ضرور ہوا پس پوشیدہ نرہی کہ
خداوند عالم قرآن مجید مین فرماتا ہی اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّی یعنی تحقیق کہ
نفس شوم حکم کرتا ہمیشہ بدی کا لیکن جس وقت کہ حقتعالی اپنا رحم شامل حال اوسکی فرمائی تو بدی سی اوسکے
بچگیا ہی پس بنی نوع انسانکی خمیر مین طینت سبب تام نہین ہی کہ اوسکی جہت سی بندہ مجبور ہو
کہ اگر طینت اچھی ہی وہ بہی بی اختیار یسی اچہا ہوا اور اگر طینت بُری ہی وہ بہی مجبور یسی برا ہو ورنہ
مطیع اور فرمانبردار بندونکی لیی ثواب اور نافرمان بندونکی لیی عذاب نہوتا والا ظلم لازم آتا اور خداتعالے
ظلم اور جور سی مبرا ہی جیساکہ حدیث قدسی مین خود فرماتا ہی اَنَا اللّٰہُ عَدْلٌ لَا اَجُوْرُ وَ مُنْصِفٌ لَا
اَظْلِمُ یعنی مین اللہ ہون صاحب عدل کسی پر ظلم نہین کرتا اور صاحب انصاف ہون جور نہین کرتا
پس کیونکر واسطے مجبور کی عذاب کریگا کہ یہہ ظلم صریح ہی بلکہ جناب باری بکمال عدل اور انصاف بدی کے
ارادہ کا مواخذہ نہین کرتا جبتک اوسکو اپنی اختیار سی نکرلی جیساکہ کافی مین ابی بصیر سی روایت
کی ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتی ہین جسوقت کہ مومن کسی نیک کام کا قصد کرتا ہے

اور اوسکو عمل مین نہین لاتا پس اوسکی لیی ایک حسنہ لکہا جاتا ہی اور اگر اوسکو عمل مین لایا تو
اوسکی لیی دس حسنہ لکہی جاتی ہین اور جسوقت کہ کسی گناہ کا قصد کرتا ہی اور اوسکو نکیا ہو تو اوسکی
لیی کچہہ نہین لکہا جاتا ہی اور اگر اوسکو عمل مین لایا تو جزا اوسکی برابر اوسی گناہ کی دیتا ہی جیسا کہ
حقتعالی خود فرماتا ہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ
فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا مِثْلَهَا اور اسیطرح فضل بن عثمان سی مروی ہی جسوقت کہ بندہ نیک کام کا
ارادہ کرتا ہی پس اگر اوسکو نکیا ہو تو اوسکی لیی ایک حسنہ لکہا جاتا ہی اور اگر اوسکو بجالای
تو اوسکی لیی دس حسنہ لکہی جاتی ہین اور جسوقت کہ گناہ کی کام کا ارادہ کرتا ہی پس اگر اوسکو نہ کیا ہو
تو اوسکی نامۂ عمل مین کچہہ نہین لکہا جاتا ہی اور اگر اوسکا مرتکب ہوا ہو تو اوسکو سات ساعت تک مہلت
دیتا ہی اور کاتب حسنات کاتب سیات سی کہتا ہی کہ جلدی نکر شاید کہ اس شخص سی کوئی نیک
عمل واقع ہو کہ وہ باعث اوسکی گناہ کی محو کا ہو جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ
السَّيِّئَاتِ یعنی نیکیان دور کرتی ہین گناہونکو پہر کاتب حسنات کاتب سیات سی کہتا ہی کہ
تہوڑی دیر اور ٹہر جا شاید کہ یہہ اپنی لیی طلب آمرزش کری اور حقتعالی اوسکو بخشدی
پس اگر اسکو کہی أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ تو گناہ
نہین لکہا جاتا ہی اور اگر سات ساعت گذر جائین اور اوس سی کوئی عمل خیر نہوا اور استغفار بہی
نکیا ہو تو صاحب حسنات صاحب سیئات سی کہتا ہی کہ لکہہ اس شقی محروم کی لیی پس عذاب و نکال

گناہ کی ارادہ کا مواخذہ نہین کرتا کیونکر اپنی بندونپر جبر اور ظلم کریگا لیکن اگر بنا بر آزمایش
کی بنی آدم کی خمیر مین بری طینت یا شخص شخص مین اور اوسکی جبلت مین داخل ہوتی تو وہ
باعث جبر کی ہوگی اسلیے کہ جناب اقدس الٰہی اپنی بندونکو قدرت اور اختیار اور عقل اور
فہم کرامت فرمایا کہ نیک و بد مین تمیز کرین اور اپنی خواہش نفسانی سے باز رہین جیسا کہ خدا
فرماتا ہی فَاِذَا اَطَاعَ اللّٰہَ بِکَسْرِ شَهَوَاتِهٖ اِسْتَحَقَّ اَرْفَعَ دَرَجَةِ الْعِلِّیِّیْن
یعنی جسوقت کہ بندہ خدا کی طاعت کری اور اپنی خواہش نفسانی کو موقوف کری تو وہ اون
درجونکا مستحق ہوتا ہی کہ واسطی مطیع اور فرمانبردار بندونکی مقرر ہین اور اسی سبب سے نفس
سے مجاہدہ کو جہاد اکبر کہتی ہین اور یہی سبب ہے اسکا کہ مطیع بندی فرشتونپر ترجیح رکہتی ہین
اسلیے کہ ملائکہ کو خواہش نفسانی نہین بخلاف انسانکی کہ انکی خلقت مین خواہش نفسانی موجود
ہی پس جسوقت کہ اپنی خواہش نفس پر عمل نکری البتہ اوسکا مرتبہ فرشتونسی زیادہ ہوگا پس جبر
اوسکی حق مین اصلح اور بہتر ہوگا ظلم اور قبیح نہوگا اور علل الشرایع کی روایت ہے کہ حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام گذری اوس سے حقیقت اس قول مشہور کی کہ اہل خلاف کی اعمال نیک کا
اجر مومنونکو ملیگا معلوم ہوتی اس طور سے کہ عدالت سے کچہہ منافات باقی نرہی حق تعالی البتہ ظلم
سے بری ہی جیسا کہ فرماتا ہی وَاِنَّ اللّٰہَ لَیْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ تحقیق کہ اللہ نہین ظلم
کرنیوالا ہی واسطی بندونکی غرضکہ جب عدل حقسبحانہ تعالی کا بدلائل یقینیہ ثابت ہوا پس جو کہ آیات اور
روایات مین سے کچہ خلاف اوسکی ہووی اوسکی تاویل کرنا لازم ہی یہہ کہ اوسکو مبطل عدل قرار دین

فصل پانچوین نبوت مین ہی اور اوسمین کئی مطلب ہین مطلب پہلا بعثت انبیا مین یعنی شخص پر

کہ خداوند عالم پر پیغمبرونکا بھیجنا واجب ہی واسطی ہدایت خلق کی لیکن اتباع اہلسنت اسکا انکار کرتی ہین

جیسا کہ عبد العزیز دہلوی کہتا ہی کہ خدای عز وجل پر کسی چیز کا واجب ہونا اوسکی شایان نہین ہی ہان

اگر اپنی فضل و کرم سی پیغمبرونکو بھیجی عین عنایت ہی الا جاہی شکایت نہین اور یہی مذہب تمام اہلسنت کا

ہی پس معلوم ہوا کہ یہہ قول انکا بیجا ہی اور انکی جواب مین جناب سید العلما دام ظلہ حدیقۂ سلطانی مین فرماتے

ہین کہ کیونکر حکیم علی الاطلاق سی ہو سکتا کہ اپنی بندونکو کہ اشرف مخلوقات ہین پیدا کری اور نسے

نہ بتاتا اور اونکی اصلاح حال کی تدبیر نکرتا اور انکا عمدہ اصلاح حال اوسکی رضامندی اور خوشنودی

پر موقوف ہی اور جو کہ اونکی لیی آئین شریعت و تکالیف دنیا و آخرت مین نافع ہین حاصل ہونی

مگر انبیا کی آنی سی اور اونکی خبر دینی سی پس بنظر حکمت کی انبیا کا بھیجنا واجب ثابت ہوا اور محمد

بن یعقوب کلینی نی منصور بن حازم سی روایت کی ہی کہ مینی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

مین عرض کی جس شخص نی کہ خدا کو پہچانا اور اوسکی معرفت کو حاصل کیا تو البتہ خدا کی خوشنودی اور غضب

کو بھی جانیگا لیکن اوسکی خوشی اور ناراضی کا پہچاننا نہین ہو سکتا مگر یہہ کہ اوسپر وحی آتی ہو اور یہہ مخصوص

انبیا کی لیی ہی اور جو شخص کہ نبی نہو تو اوسکو نبی کی جستجو کرنا واجب ہی اور جسوقت کہ اونکی ملاقات سی مشرف

ہو تو اونکی اطاعت اوسپر واجب ہوگی کہ حجت خدا ہین اور یہہ حدیث طولانی ہی قدر حاجت پر اکتفا ہوئی اور اسکی آخر مین

حضرت نی از راہ تحسین فرمایا رحمک اللہ اور اسیطرح جناب غفران مآب علیہ الرحمہ بھی فرماتی ہین کہ عقل سلیم حکم کرتی

ہی کہ خداوند عالم موجود ہی اور حکیم اسکا ہی فعل قبیح سی راضی نہین ہو سکتا پس اوسکی خوشنودی اور رضامندی البتہ

جزیرہ مین کہ نام اوسکا سی زیادہ لکہا ہی اور یہہ زیر حکومت نصاریٰ ہی اور وہان حجت خدا
نہی پس اس کلام سے معلوم ہوا کہ اونکو عقلا سے کچہہ بہرہ نہین ہی کیونکہ حدیث سے یہہ ثابت ہوا
کہ زمین کبہی حجت خدا سے خالی نہوگی چنانچہ یہہ اب بہی موجود ہی لیکن تمام زمین پر حجت خدا کا ہونا
کچہہ ضرور نہین ہی بلکہ اگر ایک مقام مین ہو تو مصداق حدیث کا حاصل ہوگا پس چاہیے کہ خود اونکی
جستجو کرکے اونکی خدمت مین حاضر ہو اور اگر بالفرض قبل زمانہ ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ
کے بہی وہ شخص آباد ہی تو کیون نہین آیا وہ نہون نے کسی پیغمبر کی تلاش کی اسلیے کہ زمین کبہی حجت
سے خالی نہین ہی پس جس وقت کہ پیغمبر کی جستجو نکی تو تقصیر اونکی لازم آئی لیکن جو شخص کہ غفلت
محض سے کہتا ہو معذور ہوگا اور انشاء اللہ مستحق حجت مستور کا یعنی غیبت حضرت امام صاحب الزمان کا
بحث امامت مین مفصلاً بیان ہوگا **مطلب دوسرا** نبی کی شرطون مین سے ہی اور اونمین سے پہلی
شرط عصمت ہی جیسا کہ کشف الحق مین علامہ حلی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شیعونکا اعتقاد یہہ
کہ انبیا معصوم ہین اور گناہان کبیرہ اور صغیرہ سے پاک اور منزہ ہین قبل نبوت کے اور بعد نبوت
کے پس اونسے کبہی کوئی گناہ صغیرہ اور کبیرہ عمداً اور سہواً صادر نہین ہوتا اور اہلسنت اپنے خلفا کے
عیب پوشی کے لیے پیغمبر پر خطا بلکہ گناہ روا جانتے ہین اور یہہ محض اونکا افترا ہے اسلیے کہ انبیا کی وجوب
عصمت پر دلیلین بیشمار ہین لیکن مترجم نے بنا بر اختصار کے چند دلیلون پر اکتفا کیا جو کہ تجرید مین
محقق طوسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین ایک یہہ کہ انبیا کے آنے سے کچہہ فائدہ نہوتا جبتک کہ صاحب عصمت نہوتے
پس انبیا کا صاحب عصمت ہونا واجب ہی اسلیے کہ اگر انبیا سے خطا اور گناہ روا ہو تو کیا عجب تہا کہ

یہانتک کہ ہمین صلب عبد اللہ و ابو طالب مین جدا اسوقت حقتعالی نی مجھکو نبی اور علی کو وصی کیا اور بسند معتبر ابو ذر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی فرمایا کہ مین اور علی ایک نور تھی پیدا ہوی اور ہم عرش کی دہنی طرف حمد خدا کرتی تہی قبل اسکی کہ آدم کو پیدا کری دو ہزار برس کی پس جبکہ حقتعالی نی آدم کو پیدا کیا ہمارے نور کو اونکے پشت مین قرار دیا اور جب وہ بہشت مین تھی ہم اونکی پشت مین تہی اور جبکہ نوح کشتی پر آئی ہم اونکی پشت مین تہی اور جبکہ ابراہیم کو آگ مین ڈالا ہم اونکی پشت مین تہی پس ہم ہمیشہ صلبہای پاکیزہ اور رحمہای مطہرہ مین پہرتی رہی یہانتک کہ ہم صلب عبد المطلب مین پہونچی اوسوقت جناب اقدس الٰہی نی اوس نور کو دو حصہ کیا مجھکو عبد اللہ کی صلب مین رکھا اور علی کو ابو طالب کی صلب مین رکھا اور معاذ بن جبل سی منقول ہی کہ حضرت رسول خدا صلعم نی فرمایا تحقیق کہ جناب اقدس الٰہی نی مجھکو اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پیدا کیا قبل اسکی کہ دنیا کو پیدا کری سات ہزار برس کی معاذ نی عرض کی اسی رسول خدا آپ کہان تشریف رکھتی تہی حضرت نی فرمایا کہ ہم عرش الٰہی کی آگی تہی اور حمد خدا کرتی تہی اور جبکہ خدا نی چاہا کہ ہماری صورت کو پیدا کری تو ہماری نور کو علم کیا اور صلب آدم علیہ السلام مین رکھا پہر ہمکو صلبہای پدران اور رحمہای مادران مین منتقل کیا اور پہر ہمکو ماں باپکی رحموں سی باہر لایا اور زمانہ کفر مین ہمکو نجاست شرک کی نہین پہونچی اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ اصبغ بن نباتہ سی روایت کی ہی کہ وہ کہتی ہین کہ مینی جناب امیر المومنین سی سنا کہ فرماتی تہی کہ میری باپ اور دادا عبد المطلب اور ہاشم اور عبد مناف نی کبھی بتونکی پرستش نہین کی اور روزہ رکھتی ہیں

ہوں ہی کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا واللہ میرے باپ اور دادا عبد المطلب اور ہاشم
اور عبد مناف نے کبھی بتوں کی عبادت نہیں کی بلکہ یہہ سب بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام کی شریعت
پر تھے اور نماز پڑھتے تھے اور حدیث معتبر میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک روز
جبرئیل علیہ السلام نے آکے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ سے عرض کی کہ جناب قدس الٰہی نے آپکو
سلام فرمایا ہے اور یہہ ارشاد کیا ہے کہ میں نے تمہارے باپ عبد اللہ اور ماں آمنہ پر آتش کو حرام کیا ہے
اور تمہارے چچا ابو طالب پر کہ اونہوں نے تمکو پرورش کیا ہے پس اسطرح کی روایتیں بہت ہیں
اور اہلسنت اگرچہ بناہ بخدا اکثر اس بات کے قائل ہیں کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کے
آبا کرام کافر تھے لیکن بعضی اہلسنت مثل صاحب احکام یہہ کہتے ہیں اون حضرت کے کہتا ہے کہ ہمکو امید ہے
کہ عبد المطلب بہشت میں جاتیں اور نجات پاتیں لیکن عیاذا باللہ ابو طالب کی نجات ہو گئی
اسلیے کہ یہہ زمانہ بعثت جناب رسول خدا تک موجود تھے اور اونکی نبوت کا ایمان نہ لائے اور
اسکی عین نافہمی ہے اسلیے کہ کافی میں کلینی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ مثال ابو طالب کی مثال اصحاب کہف کی ہے کہ اونہوں نے خوف اعدا سے اپنے ایمانکو
پوشیدہ کیا اور شرک کو ظاہر کیا تھا اور جناب قدس الٰہی نے اونکو دو چند ثواب دیا تھا اور صافی
میں فاضل کاشانی نے لکھا ہے کہ ابو طالب نے اسلیے اپنا ایمان چھپایا اور شرک کو ظاہر کیا تھا کہ
اسکی سبب سے بخوبی نصرت اور یاری کریں اور اونکو شر اعدا سے بچائیں چنانچہ کہ صاحب
ہو سب کے علمای اہلسنت سے ہی ابن عساکر سے روایت کرتا ہے اور وہ حلیمہ سے اور وہ فاطمہ

کہ مین ایکروز مکہ مین گیا کہ اہل مکہ بسبب خشک سالی کی ہراسان ہوکی ابوطالب کی پاس آئی اور درخواست کی
باران کی لیی دعا کرین کہ ہم اور ہماری اہل و عیال ہلاکت سی بچ جائین اور ابوطالب ایک لڑکی کو
لیکر باہر تشریف لائی کہ چہرہ اوس لڑکی کا مثل آفتاب کی روشن ور چمکتا تہا اور گرد اونکی غلام حلقہ باندھی تہی
اور ابوطالب نی اوس لڑکی کو گود مین لیکر اپنی پشت کو کعبہ کی دیوار سی لگا دیا اور اوس لڑکی کا واسطہ
دیکر دعا کی اور اپنی انگشت سی اشارہ کیا پس دفعتہ چارون طرف سی ابر نی آکی آسمان کو گہیر لیا
اور اسقدر پانی برسا کہ زمین پر بہنی لگا اوسوقت ابوطالب نی پیغمبر خدا کی مدح مین چند اشعار کہی

وابیض یستسقی الغمام بوجہہ + ثمال الیتامی عصمة للارامل + پس جب دیکہا کفار کو ایک اور چند اشعار
اور چاہا کہ ابوطالب سی حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ کو چہین لین ابوطالب نی کہا کہ تم نہ لینگی جبتک کہ
بہت سر نہ کٹجائین اور لاشون پر لاشین نہ گری اور کوئی اپنی فرزند کو کسیکو دینا ہی اور صاحب
مواہب کہ علمای اہلسنت سے ہی کہتا ہی کہ ابن التین نی کہا کہ ابوطالب کی ان اشعار سی صاف
اونکا اسلام ظاہر ہوتا ہی کہ وہ پیشتر سی پیغمبر خدا کی نبوت سی واقف تہی اور پہر صاحب مواہب کہتا ہے
کہ ابوطالب نی البتہ پیغمبر خدا کی کفالت کی تہی اور اونکو عبد مناف بہی کہتی تہی اور اونکو عبد المطلب نی
وصیت کی تہی کہ انکی محافظت سی کبہی غافل نہونا اور صاحب عمدة الطالب لکہتا ہی کہ بعضی کہتی ہین
کہ نام ابوطالب کا عبد مناف تہا اور بعضی عمران کہتی ہین اور یہہ روایت نزدیک صاحب کتاب مذکور کی
ضعیف ہی اور منقول ہی کہ ایکروز جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام جبہ مین تشریف رکہتی تہی
اور گرد اوس جناب کی لوگ بیٹہی تہی پس ایک شخص مخالفین سی کہڑا ہوا اور کہنی لگا کہ تم تو اس مرتبہ عالی پر پہونچی

اور باپ تمہارا آتش جہنم مین ہی ان حضرت نی فرمایا خدا اوسکی منہ کو توڑی قسم ہی اوس خدا کی کہ
حضرت محمد صلی الله علیه وآله کو اونی بحق رسالت پر مبعوث کیا کہ میری والد ماجد ایسی ہین کہ اگر
گنہگارونکی شفاعت کرین تو حقتعالی اونکی شفاعت کو قبول فرمائیگا اور مین قسیم جنت و نار کا ہون
پس کیونکر میری والد نار مین ہونگی قسم بخدا کہ روز قیامت مین ابوطالب کا چہرہ نور سی ایسا چمکتا ہوگا
کہ اورونکی چہرونکی نور پست ہوجائینگی سوا اون نفرونکی جو کہ خمسۂ اہلبیت علیہم السلام کی ہین
پس ان روایات فریقین سی حضرت ابوطالب کا اسلام ثابت ہوا اور قطع نظر ان روایات اور اشعار کی
جو کہ حضرت ابوطالب نی حضرت پیغمبر خدا کی کفالت اور حمایت کی تہی اور انحضرتکو شر اعدا سی بچاتی
رہتی تہی تو یہہ دلیل اونکی اسلام پر کیا کم ہی اور حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی جس وقت
کہ ابوطالب نی وفات فرمائی حضرت جبرئیل پیغمبر خدا کی پاس آئی اور عرض کی کہ پروردگار عالم
نی آپکو سلام فرمایا ہی اور یہہ حکم دیا ہی کہ تم مکہ سی باہر کوہ حجون کو چلی جاؤ کہ اب یہان
تمہارا ناصر و کفیل باقی نرہا اور پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی منقول ہی کہ جبرئیل
نی کہا یا محمد صلی الله علیه وآله اِنَّ اللهَ یُقرِئُکَ السَّلامَ وَیَقُولُ اِنّی قَد حَرَّمتُ النّارَ عَلیٰ صُلبٍ
اَنزَلَکَ وَعَلیٰ بَطنٍ حَمَلَکَ وَحِجرٍ کَفَلَکَ فَالصُّلبُ صُلبُ اَبِیهِ عَبدِ اللهِ وَالبَطنُ الَّذی حَمَلَکَ فَآمِنَةُ
بِنتُ وَهبٍ وَاَمّا حِجرٌ کَفَلَکَ فَحِجرُ اَبِیطالِبٍ یعنی ای محمد بدرستیکہ حقتعالی نی تمکو سلام فرمایا ہی اور یہہ ارشاد کیا ہی
بتحقیق کہ مین نی حرام کیا ہی آتش کو اوپر اوس صلب کی کہ تو نطفہ اوسکا ہی اور اوپر اوس شکم کی کہ حمل مین لیا اوسنی
تجکو اور اوپر اوس حجر یعنی گود کی کہ کفیل ہوا تیرا پس وہ صلب صلب انحضرت کی آبا عبد الله کا ہی اور شکم کہ حامل ہوا تیرا

وہ آمنہ بیٹی وہب کی مان تمہاری ہی اور وہ حجر کہ کفیل ہوا وہ گود ابیطالب کی ہی لیکن جسوقت
کہ قیامت عیاذاً باللہ جناب رسول مختار کی والد ماجد پر کفر کا اقرار کرین تو انکی چچا ابو طالب پر
بہی کفر کا اقرار کرنا کیا مستبعد ہی اور سوا انکی اور بہی روایتین فریقین سی ہین کہ حضرت ابو طالب کے
اسلام پر دلالت کرتی ہین لیکن مترجم نی بنا بر اختصار کی انہین چند روایات پر اکتفا کیا کہ واسطے
عاقل کی کافی ہین فقط دوسرا فائدہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت
مین ہی پس پوشیدہ نرہی کہ ولادت باسعادت اوس سرور کائنات کی سترہوین ربیع الاول روز
جمعہ کو واقع ہوئی لیکن روز مین اختلاف ہی اور سترہوین مین علمای امامیہ کا اتفاق ہی سوای
شیخ محمد بن یعقوب کلینی کی کہ وہ کہتی ہین جسوقت کہ ربیع الاول کی بارہوین شب گذر گئی تو حضرت
پیدا ہوئی اور مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ کلینی کی یہہ روایت تقیہ پر محمول ہی اسلئے
کہ اکثر اہلسنت بارہوین کہتی ہین اور بعضی آٹھوین یا دسوین بہر حال حق الیقین مین جناب آخوند ملا محمد باقر
مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ وقت ولادت باسعادت اوس جناب کی اکثر معجزی ظاہر ہوئی چنانچہ
اوسی شب سی شیاطین کا آسمانپر جانا موقوف ہوا اور کاہنونکا علم جاتا رہا اور ساحرونکا سحر ضعیف ہوا
اور عالم مین جہانتک کہ بت تہی مونہ کی بہل گر پڑی اور طاق کسری کہ اوسکو بادشاہ عجم نی کمال
استحکام اور استواری بنایا تہا چنانچہ وہ ابتک موجود ہی ہلگیا اور اوسکی چودہ کنگوری
گر پڑی اور درمیانسی شق ہو گیا اور آتشکدہ فارس کہ اوس آتشکی فارسیان ہزار برس سے پرستش کرتے
تہی سرد اور خاموش ہو گیا اور جانب حجاز سی ایک نور ایسا پیدا ہوا کہ تمام عالم مین پہیل گیا اور بادشاہونکے

تخت جھک گئی اور بادشاہ بھی گونگی ہوگئی کہ اوسوقت کوئی بات نکر سکتا تہا اور وقت ولادت کے
ملائکہ مقربین اور ارواح پیغمبران مرسلین حاضر ہوتین اور رضوان بھی کہ خزینہ دار بہشت ہی حلّے لا
اور آفتابہ طلائی اور نقرہ لیکر معہ حوریان حاضر ہوا اور حضرت آمنہ علیہا السلام کو شربت بہشت لا کے
پلایا اور بعد ولادت کی حضرت کو آب بہشت سی غسل دیا اور عطر فردوس سی معطر کر کی اونکی پشت مبارک
پر مہر نبوت کی کہ نقش ہوگیا اور پھر ایک پارچہ حریر مین کہ بہشت سی لائی تہی لپیٹ دیا اور فرشتون نی تحیات
کو حضرت کی پیدا ہونیکی خبر ہوئی اور آسمانون سی سب ملائکہ نی آ کی سلام کیا اور وقت ولادت کعبہ
معظمہ کی چارون رکن مین سی جدا ہو کی حجرہ مقدس کیطرف سجدہ مین جھک گئی اور اسیطرح حیات القلوب
مین بھی کئی معجزونکا ذکر ہی کہ وقت ولادت کی ہوئی اور معارج النبوۃ مین ملا معین کہ یہہ علمای
اہلسنت سی ہی لکھا ہی کہ صفیہ بنت عبدالمطلب کہتی ہین کہ مین جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی شب
ولادت بجای قابلہ کی تہی کہ عین وقت ولادت اوس جنابکی ایک ایسی روشنی ہوئی کہ چراغ کی
روشنی پر غالب تہی اور پھر مینی اوسی شب مین چھہ چیزین اور عجیب دیکھین ایک یہی کی اوس حضرت
نی پیدا ہوتی ہی سجدہ کیا دوسری یہہ کہ سر اوٹہا کی کمال فصاحت اور بلاغت سی فرمایا لا الٰہ
الا اللہ انی رسول اللہ تیسری یہہ کہ اونکی نور سی تمام مکان روشن ہوگیا چوتہی یہہ کہ جسوقت
مینی چاہا کہ اوس جنابکو غسل دون ہاتف نی ایک آواز دی کہ ای صفیہ تکلیف نکر کہ یہہ پاک اور پاکیزہ
ہین پانچوین یہہ کہ ختنہ کیے ہوئی اور ناف بریدہ تہی چھٹی یہہ کہ جسوقت مینی چاہا کہ اوس جناب
کو کپڑی مین لپیٹ دون اونکی پشت مبارک پر مہر نبوت نظر آئی کہ دونو شانونکی درمیان مین تہی

اور اوسپر یہہ لکہا تہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پہر ملا معین کہتا ہے
کہ کما ھن چہہ علامتوں میں صاحبان اشارت نے چہہ لطیفے بیان فرمائی ہین پہلا لطیفہ یہہ ہے کہ
جسوقت حضرت نے سجدہ کیا تو آہستہ آہستہ کچہہ فرمایا صفیہ کہتی ہین کہ مینے جو کان لگائی سنا معلوم ہوا کہ
حضرت فرماتی ہین امتی امتی پس ایدل یہہ نکتہ ہے اس بات کا کہ جب حضرت پیدا ہوتی ہے تجکو فراموش نفرمایا
تو روز قیامت وقت شفاعت بہی فراموش نفرماینگی اور جناب مستطاب معلی القاب امام انام مرکز دائرہ اسلام
ہادی دوران مجتہد العصر والزمان جناب سید العلما دام ظلہ حدیقۂ سلطانی مین فرمایا ہے کہ مین
عوض لطیفہ ملا معین کی اور لطیفہ بیان کرتا ہون کہ اوس سے زیادہ لطیف ہے یعنی آنحضرت کی شفقت
امت کی حال پر ایسی ہے کہ جسقدر بیان کیجی اوس سے زیادہ ہے یہانتک کہ روایت مین آیا ہے کہ وقت
وفات بہی اسطرح کی کلمات فرمائی تہی بلکہ ایک روایت مین وارد ہے کہ روز محشر اور
عرصۂ محشر پر امتی امتی فرماینگی اور کلمات شفقت اور شفاعت ظہور مین لاینگی لیکن مراد امت سے شیعیان
علی ابن ابیطالب ہین کہ انہون نے تمسک کیا کلام الہی اور دامان اہلبیت رسالت پناہ سے
نہ اہلسنت کہ اصحاب کا انجام سمجہی اور سعد و نحس مین تمیز نکیا جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہے اوفوا
بعہدی اوف بعہدکم یعنی وفا کرو ساتھہ عہد و پیمان میری کی تاکہ وفا کرون مین تمسی عہد
اپنی کی اور عہد خدا اور عہد پیغمبر خدا کا ایک حکم مین ہے پس اس سے یہہ معلوم ہوا کہ جن لوگون
نے کہ عہد و میثاق پیغمبر کو کہ عہد و میثاق خداوند عالم کا ہے بمجرد وفات آنحضرت کی توڑ
ڈالا اور اونکی وصی برحق کو مخذول کیا تو وہ آنحضرت کی وعدہ شفاعت سے محروم ہین

دوسرا لطیفہ ملا معین یہہ کہتا ہی کہ جسوقت حضرت نی ساتہہ فصاحت اور بلاغت کی فرمایا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بزرگون نی فرمایا ہی کہ گواہی آنحضرتکی گواہی
حضرت عیسیٰ سی زیادہ ہتی کہ حضرت عیسیٰ نی گہواری مین پاکدامنی پر اپنی والدہ کی گواہی
دی اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی وحدانیت جناب کبریائی کی گواہی دی
اور یہہ شہادت اوس گواہی سی بہتر ہی اسلئے کہ وہ پاکدامنی پر حضرت مریم کی تہی اور یہہ وحدانیت
پر خدای یکتا کی تیسرا لطیفہ یہہ ہی کہ نور آنحضرت کا ایسا تہا کہ چراغ کی روشنی پر غالب آئے
پس اگر ہمارا بہی نور معرفت آتش جہنم پر غالب آئی تو کچہہ عجب نہین اور جناب سید العلما
دام ظلہ فرماتی ہین کہ یہہ کلام ملا معین کا مخدوش ہی اسواسطی کہ اہلسنت نی جو کہ
اہلبیت سی انحراف کیا اسلئی اونکو نور ایمان سی بہرہ نہین اور وہ اہل معرفت مین
داخل نہین ہین بمصداق آیہ کریمہ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ
مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ یعنی مثال ونکی مثال اوس
شخص کی ہی کہ اوسنی آگ جلائی پس جسوقت کہ روشن ہوئی آگ گرد اگرد اوسکی لیگیا
اللہ نور اونکا اور چہوڑ دیا اونکو تاریکی مین کہ وہ دیکہہ نہین سکتی چوتہا
لطیفہ یہہ اوسنی بیان کیا ہی کہ وہ جناب آب جنت سی غسل دی گئی پس اگر اونکی امت
بہی آب رحمت سی غسل دی ہوئی دنیا سی چلی جائی تو خدا کی کرم سی کچہہ عجب نہین اور
جناب سید العلما دام ظلہ فرماتی ہین کہ البتہ ایسا ہی ہی لیکن مراد امت سی شیعیان

علی بن ابیطالب بن بھنا دآیہ کریمہ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ یعنی ناامید نہو تم رحمت خدا سے
تا لیکن وہ امیدوار رحمت الٰہی کی آہین نہ اہلسنت کہ راہ راست سے یعنی متابعت اہلبیت علیہم السلام
سے باہر ہو گئی اور حدیث تمسک ثقلین سے منحرف ہوئی پانچوان لطیفہ یہ ہی کہ حضرت
ختنہ کیی ہوئی خوش و خورم پیدا ہوئی اگر اونکی امت بہی دنیا سے ستر و در او ر
مغفور جائی تو عجب نہین اور جناب سید العلما دام ظلہ فرماتی ہین کہ یہان بہی مراد ات
سی شیعیان ائمہ اطہار علیہم السلام ہین نہ مخالفین چھٹا لطیفہ یہ ہی کہ حضرت کی درمیان
شانونکی مہر نبوت نقش تہی اور کلمہ توحید اوسمین لکہا تہا ہر چند کہ کفار بد سرشت کمین
قریش نی چاہا کہ اوسکو بہ کید و مکر مٹا وین نہ مٹا سکی یہی طرح حقتعالی نی اونکی امت
کی دلونپر خاتم معرفت اپنی سی مہر فرمائی اولئک کتب فی قلوبہم الایمان
یعنی لکہا گیا اونکی دلونپر ایمان پس اگر شیطان لعین بہی چاہی اوسکو مٹا سکی تو الٰہی
سی کیا عجب ہی اور جناب سید العلما دام ظلہ و فیوضہ فرماتی ہین کہ یہہ بہی واسطے
شیعونکی درست آتا ہی نہ واسطی اہلسنت کی کہ کشتی اہلبیت نبوت سے منحرف ہو کر
اور دریای ضلالت مین غرق ہوئی پس وہ مصداق آیہ کریمہ ختم اللہ علی قلوبہم و علی
سمعہم و علی ابصارہم غشاوۃ یعنی مہر کی اللہ نی اوپر دلون اونکی کی اور اوپر کانون
اونکی کی اور اوپر آنکہون اونکی کی پردہ ہی کہ نور ایمان سے بی بہرہ ہین اور پوشیدہ نرہی
کہ مومنان باایقان کی دلونپر ایمان کا لکہنا اور کفار اور منافقون کی دلونپر مہر کا

اور اب چاہیے کہ اون حضرت کی جسم شریف کی کچھ معجزونکا بھی ذکر ہو جس پوشیدہ رہے

کہ حق الیقین مین جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ حضرت رسالت پناہ کی جسم شریف سے

چوبیس معجزہ ظاہر ہوی ایک یہ کہ دن حضرت کی پیشانی پر ایسا نور چمکتا تہا کہ عکس اوسکا در و دیوار

پر جاتا تھا اور جسوقت کہ اپنی دست مبارک کو بلند کرتی تھی تو دو سوراخ نکلتا مثل دو شمع کے

روشن ہو جاتی تہین اور حیات القلوب مین پہر فرماتی ہین کہ حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر

صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلعم کو جو شخص کہ شب تار مین دیکہتا تہا تو اونکا نور پیشانی

سی مشاہدہ کرلیتا تہا کہ مثل ماہتاب کے روشن ہو جاتی تہی چنانچہ نقل ہی کہ ایک شب عائشہ

کی سوئی گم ہوگئی اور جسوقت کہ حضرت تشریف لائی اونکی چہرہ اقدس کے نور سی مل گئی

[illegible] ہین کہ روایت ہی جسوقت کہ حضرت شب تار مین تشریف لیجاتی تہی اپنی دست

مبارک [illegible] تو اونکی انگلیو نسی ایسا نور چمکتا تہا کہ اونکا روشنی سی [illegible] ہو جاتی تہی دوسری

[illegible] کہ حضرت [illegible] ایسی بوی خوش آتی تہی کہ [illegible]

خوشبو ہو جاتی تہی اور لوگ معلوم ہوتا تہا کہ حضرت ادہر سی تشریف لیگئی ہین اور خوشبو حضرت

کی پسینہ کی عطر کی خوشبو سی زیادہ ہوتی [illegible] سر پر عمامہ اور [illegible] اور جسوقت کہ حضرت

آنکہین [illegible] اور پیشانی چوڑی اور ناک ستوان اور دندان کشادہ ہونگی اور گردن

[illegible] چاندی کی ہوگی اور زیر گردن ہنسلیان اوسکی اس نور سی چمکتی ہونگی [illegible]

[illegible] اور سینہ سی ناف تک بالونکا ایک خط باریک ہوگا اور باقی سینہ اور پیٹ [illegible]

[illegible] رنگ اوسکا گندم گون ہوگا اور جسوقت کہ وہ مجمع مین آئیگا تو سب سے بلند اور نمایان ہوگا

ساتھ چلتی تھی کیساہی وہ طویل القامت ہو حضرت کا سر اور گردن مبارک اوس سے بلند رہتا تھا
پانچوین یہ کہ جسوقت حضرت دھوپ مین چلتی تھی ابر کی اوپر سایہ کرتا تھا اور اونکی تہہ سے چلتا تھا چھٹی
یہ کہ حضرت کی سر مبارک کی اوپر کوئی جانور پرواز نکرتا تھا بلکہ جسم شریف پر مگس او پشہ وغیرہ بھی نبیٹھتا تھا
ساتوین یہ کہ حضرت جسطرح کہ پیش رو ملاحظہ فرماتی تھی اسیطرح عقب سے بھی ملاحظہ فرماتی تھی اور اسمین کسیکو
توہم نہو کہ جناب اقدس الہی نی اوس سر کی بیچ تمام جسم شریف مین قوت باصرہ عنایت فرمائی تھی آٹھوین
یہ کہ حضرت کا حال خواب اور بیداری مین یکسان تھا اور ملائکہ کو دیکھتی تھی اور اونکی آواز سنتی تھی بلکہ ہر
ایک کی دلکی باتین بھی سمجھ سکتی تھی نوین یہ کہ حضرت کی مشام مبارک مین کبھی بدبو نہین آئی دسوین
یہ کہ حضرت اپنی آب دہن کو جس کنوئین مین ڈال دیتی تھی اوسکی برکت سی وہ کنوان پانی سی بھر جاتا
تھا اور جو صاحب درد کہ اوسکو پیتا تھا شفا پاتا تھا اور جس کھانی مین اپنا دست مبارک لگا دیتی تھی
اوسکی تھوڑی سی تھوڑی کھانی سی بہت لوگ سیر ہو جاتی تھی چنانچہ جابر انصاری نی ایک بچہ گوسفند
اور جو کی تین سیر کی روٹیان پکائی تھین سات سو آدمیون کو سیر کیا گیارہوین یہ کہ حضرت ہر ایک زبان
کو سمجھتی تھی اور اوسمین کلام کرتی تھی چنانچہ بسند معتبر منقول ہی کہ ایک شخص نی حضرت امام محمد تقی
علیہ السلام سی عرض کی کہ حقتعالی نی پیغمبر خدا کا نام کس لئی امی رکھا تھا حضرت نی فرمایا کہ
لوگ کیا کہتی ہین عرض کی وہ کہتی ہین کہ پیغمبر خدا کو لکھنا اور پڑھنا نہ آتا تھا حضرت نی فرمایا
وہ غلط کہتی ہین خدا اونپر رحم کری واللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ بہتر زبانونکو پڑھتی اور لکھتی تھی مگر خدا نی
انکو امی اس لئی فرمایا کہ اہل مکہ مین سی تھی اور مکہ کا ایک نام ام القری ہی بارہوین یہ کہ حضرت کی ریش مبارک مین

سات بال سفید تہی کہ مانند آفتاب کی درخشان تہی تیرہوین یہ کہ حضرتکی پشت مبارک پر مہر نبوتکا
نقش تہا اور نور اوسکا آفتاب کی نور سی زیادہ تہا چودہوین یہ کہ حضرتکی انگہا یونسی پانی ابلتا یعنی اسقدر
نکلتا تہا کہ جماعت کثیر سیراب ہوجاتی تہی پندرہوین یہ کہ حضرت نے انگشت مبارک کی اشارہ سے چاند کی دو
ٹکڑی کردی انشاء اللہ عنقریب بیان اسکا بالتفصیل ہوگا سولہوین یہ کہ حضرتکی ہاتھ مین سنگریزہ تسبیح پڑہتے
تہے اور لوگ سنتی تہی سترہوین یہ کہ وقت ولادت پاؤنکی طرف سی زمین پر تشریف لائی اور جمیع نجاستون سے
پاک و صاف تہی اور ختنہ کیا ہوا اور ناف بریدہ تہی اور بدن شریف ایسی خوشبو آتی کہ تمام مکان
معطر ہوگیا اور کعبہ کیطرف منہ کرکی سجدہ مین چلی گئی اور جب سجدہ سی سر اوٹھایا آسمان کیطرف انگلی
بلند کرکی خداوند عالم کی وحدانیت اور اپنی رسالتکا اقرار کیا اور ایک نور ایسا ظاہر ہوا کہ تمام عالم کو شرق سے
غرب تک اوسنی روشن کردیا اٹھارہوین یہ کہ حضرت کبہی محتلم نہوی اور خواب شیطانی کو نہین دیکہا انیسوین یہ
کہ حضرت کی فضلہ سی بوی مشک آتی تہی اور کسینی اوسکو نہین دیکہا بلکہ زمین اسکو کہا جاتی تہے
بیسوین یہ کہ حضرت جس چارپایہ جانور پر سوار ہوتی تہی وہ ہمیشہ جوان رہتا تہا اور کبہی ضعیف اور پیر نہوتا تہا
اکیسوین یہ کہ حضرت سی قوت مین کوئی زیادہ نہ تہا بائیسوین یہ کہ حضرتکی جمیع مخلوقات تعظیم اور تکریم کرتی
تہی حتی کہ سنگ اور درخت بہی واسطی تعظیم کی جہک جاتی تہی اور سلام کرتی تہی اور اون حضرتکی عہد طفلی مین
جہولی کو اونکی ماہتاب جہلاتا تہا تئیسوین یہ کہ حضرت زمین نرم پر راہ چلتی تہی پاؤنکا نشان نہوتا
تہا اور جب کبہی سنگ سخت پر چلتی تہی پاؤنکا اثر ہوجاتا تہا چوبیسوین یہ کہ حقتعالی نے حضرتکی رعبکو
لوگون کی دلونپر اسقدر غالب کیا تہا کہ باوجود تواضع اور فروتنی کی کوئی اون حضرتکو نگاہ بہر کے

نہ دیکھہ سکتا تہا اور جسوقت کہ حضرت کو کوئی کافر یا بنا فق دیکہتا تہا تو حضرتکی خوفسے حال رکا
کانپا جاتا تہا بلکہ حضرتکا رعب اور دبدبہ وہمینی کی راہ سے کوا اونکی دلونمین اثر کرجاتا تہا تمیسر افائدہ
حضرت کی وقت بعثت کی بیا مین ہی یہ پوشیدہ ہے کہ جناب اقدس الٰہی نی او حضرتکی نور کو ابتدا ہے خلقت
مین پیدا کیا تہا لیکن بنابر مصلحت اور حکمت کے بعثت ظاہری اور حکم تبلیغ رسالت بعد گذرنی
چالیس برس کے عمر شریف ہی ظہور مین آیا جیسا کہ حیات القلوب مین جناب مولانا آخوند علیہ الرحمۃ فرماتے
ہین کہ جناب رسالت پناہ کا روز بعثت ماہ رجب کی ستائیسوین تہی اور اسمین کچہہ اختلاف نہیں ہے اور تمنا
سے اسی مضمونکی بہت حدیثین معتبر وارد ہین لیکن اہل سنت نے اختلاف کیا ہے بعضو نے ماہ مبارک رمضان
کی سترہوین کہتی ہین اور بعضی اٹہارہوین اور بعضی چوبیسوین اور بعضی ربیع الاول کی بارہوین کہتی ہین
اسیطرح انکی اقوال اور بہی ہین کہ جنکی کچہہ سند نہیں اور حدیث معتبر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول
ہی کہ جبرئیل روز دوشنبہ کو وحی پیغمبر خدا کی پاس لائی تہی لیکن قبل بعثت ظاہر کی حضرت کی
عبادت مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہین کہ حضرت نوح کی شریعت پر عمل کرتی تہی اور بعضی کہتی ہین
کہ حضرت ابراہیم کی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت موسیٰ کی اور بعضی کہتی ہین کہ حضرت عیسیٰ کی اور
ہدایت مآب قدوۃ الابرار ناصر طریقہ ائمہ اطہار اعنی جناب سید العلماء اعلیٰ اللہ مقامہ سلطانی میں فرماتی ہین
کہ حضرت قبل بعثت ظاہری کی ہی پیغمبر تہی اور کسیکی شریعت کے انبیا سابق تہی تابع نہ تہی بلکہ اپنی شرع پر عمل فرماتی
تہی چونکہ وحی ملائکہ کے ہمراہ الہام اونکو حاصل ہوتی تہی اگرچہ اوسکی تبلیغ کا حکم نہ تہا اسلئی کہ حضرت
شرع کی آگی سب انبیا کی شرع کا حکم جاتا رہا جیسا حدیث صحیح مین حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے

که جناب رسولخدا صلی الله علیه وآله وسلم قبل آنے جبرئیل کی بھی اپنی نبوت کی آثار مشاہده فرماتی تهی
اور ملائکه کی کلام سنتی تهی یہانتک که چالیس برس گذر گئی اور اوسکی بعد جبرئیل وحی لائے اور انکو صورت
انسانکی ملاحظه فرمایا اور حضرت امام جعفر صادق عم سے منقول ہی که جبرئیل بصورت دحیه کلبی کے
جناب رسالت پناه صلعم کی خدمت مین حاضر ہوتی تهی بکمال ادب لحاظ سے بیٹهتی تهی بلکه جبتک که
آپکا اذن نہوتا تها در دولت پر کهڑی رہتی تهی اور ابن شہر آشوب نی شیعه اور سنی دونون سے
روایت کی ہی که جسوقت حضرت جبرئیل یه آیه لائی وانذر عشیرتک الاقربین اور روایت اہلبیت کی
ورهطک منهم المخلصین یعنی اے محمد صلی الله علیه وآله اپنی اقربای قریب کو ڈرا اور جسوقت
اوسوقت حضرت نی جناب امیر المومنین کو بلاکی فرمایا که عبدالمطلب کے فرزندونکو کهدو که کل صبح کو ابوطالب
کی مکان مین حاضر ہون اور اونکی لئی ایکصاع گندم یعنی پونی تین سیر کی روٹیان اور ایک ران گوسفند
کا شوربا اور ایک کاسه دودهکا تیار کرنا اور جسوقت که حضرت نی انکو طلب فرمایا چالیس آدمی
تهی اور ایک روایت مین ہی که تیس تهی اور ایک روایت مین ہی که دس تهی اور ابولهب کہتی تهی که محمد
گمان کرتی ہین که ہمکو سیر کردین اور ہم مین ہر ایک شخص ایک گوسفند کہا جاتا ہی اور سیر نہین ہوتا
اور ایک کاسه بڑا دوده کا پیجاتا ہی اور سیر نہین ہوتا پس جسوقت که صبح ہوئی اور سب اولاد عبدالمطلب کے
گهر مین جمع ہوئی اور حضرت کی چچا عباس اور حمزه اور ابوطالب اور ابولهب آئی تو جناب امیر نی
لئی وه کہانا حاضر کیا اور روٹیونکو توڑکی شوربی مین ڈالدیا اور دوده کی کاسه کو اونکی آگی رکهدیا پس
پہلی حضرت رسولخدا صلعم نی اپنا دست مبارک اوس شوربی پر رکهکر فرمایا بسم الله کہا تو یه کلمه اونکو بہت گران گذرا

لیکن از بسکہ گرسنہ تھی کھانی لگی یہانتک کہ سیر ہو گئی اور انھین سی کچھہ کم نہوا بعد اوسکی دودھہ پیا اور سب
اوس سے بھی سیراب ہو گئی اور ویسے ہی کم نہوا بعد اوسکی حضرت نی چاہا کہ اونسی کچھہ فرماوین کہ پہلی ابو لہب بولا
تمہاری سحر نی عجب کام کیا کہ اس قلیل کھانی مین سبکو سیر کر دیا اور کچھہ کم نہوا اوس وقت حضرت نی اوسکی
اس کلام بیہودہ سے اونسی کچھہ نفرمایا اور جناب امیر المومنین علیہ السلام سے ارشاد کیا کہ کل پھر انکو جمع کرنا اور اسیقدر
کھانا بھی پکوانا کہ مین پیغام خدا انکو پہونچاؤن جناب امیر علیہ السلام فرماتی ہین جب دوسرے دن ہوئے اون
نی کھانا کھایا اور سیر ہو گئی اوس وقت حضرت نی فرمایا کہ اے فرزندان عبد المطلب مین تمہاری لیے وہ چیز لایا
ہون کہ اوس سے بہتر کوئی عرب اپنی قوم کی لیے نلایا ہو تحقیق کہ مین تمہاری لیے دنیا و دین کی چیز لایا ہون
پس اگر مین سچی کہون کہ تمہارا دشمن صبح یا شام کو آئیگا آیا تم میرا کہنا باور کروگی اونھونی کہا البتہ
ہم تمہین راست گو جانتی ہین حضرت نی فرمایا تم اسکو سمجھو کہ کیسا خیرخواہ اوس سے دروغ نہین کہتا ہی
اور مین تمہارا خیرخواہ ہون چاہیے کہ جو کچھہ مین سچی کہون اوسکو یقین جانو کہ مجھکو خداوند عالم نی بنا کر رسول
تمام عالم پر بھیجا ہی اور یہ حکم دیا ہی کہ مین پہلی ++++ اپنی اقربا قریب سی کہون اونکو عذاب
آخرت سی ڈراؤن اور تم میری عزیز اور اقربا قریب ہو اور تمنی معجزہ اس کھانی مین دیکھا پس جس شخص نی اس
کھانیکو کھایا ایمان نلائیگا خدا اوسکو عذاب شدید مین گرفتار کریگا کہ ایسا کسیکو گرفتار نکیا ہوئے
فرزندان عبد المطلب آگاہ ہو کہ خدا نی ہر پیغمبر کا ایک برادر وصی مقرر کیا ہی کہ وہ اونکی عزیزون مین سی
پس تم مین سی جو کوئی پہلی ایمان لاویگا وہ میرا برادر وارث اور وصی اور خلیفہ ہوگا اور وہ کون ہی کہ سب سے
پہلی میری بیعت کری اور میرا بھائی ہو کہ میری یاری اور مددگاری کری تا مین اوسکو اپنا

وزیر اور وصی اور خلیفہ کروں اور میرے حکم کو جاری کرے اور بعد میرے میرا قرض ادا کرے جس وقت کہ
حضرت نے یہ ارشاد کیا اور کسی نے جواب نہ دیا اوس وقت جناب امیر علیہ السلام کھڑے ہو گئے اور عرض کی
کہ جو کچھ آپنے ارشاد فرمایا اوسکو مینے قبول کیا اور مین آپکی بیعت کرتا ہوں اور جو کچھ فرمایئے بجا لاؤں
بھی بجا لاؤنگا حضرت نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تمسے بہتر ہین شاید کہ انمین سے کوئی کھڑا ہو پھر حضرت نے یہ
کلمات کو ارشاد کیا اور کسینے جواب نہ دیا تو پھر علی ابن ابیطالب علیہ السلام کھڑے ہوئے باعتقاد و حق [illegible]
کہ مین آپکی اطاعت مین راضی حاضر ہون آخر مرتبہ سوم مین حضرت نے اونکو اپنے پاس بلایا اور اونسے
بیعت لیکے پس حضرت نے اپنا آب دہن مبارک اونکی دہن اطہر مین ڈال دیا اور کچھ سینے پر ڈالدیا ابو لہب علیہ
اللعنۃ نے کہا کہ تمنے اپنے چچا کے بیٹے کو خوب جزا دی کہ اوسنے تمہاری اطاعت کی اور تمنے اوسکی منہ اور
سینے پر تھوک لگایا حضرت نے فرمایا کہ مینے اونکو علم اور حلم اور فہم سے مملو کر دیا اور وہ یا اسکی ہنسنے لگے اور ابو طالب سے
کہا کہ اب محمد تمسے کہتے ہین کہ اپنے بیٹے کی اطاعت کرو فائدہ چوتھا حضرت رسالت پناہ کے معجزے بہت ہین
اور وہ بے شمار ہین لیکن ہم اسمین سے کچھ مختصر معجزے اونکا بیان کرتے ہین چونکہ مشہور ہین پس مخفی نرہے کہ پہلا
معجزہ قرآن مجید ہے کہ اسکو ہر شخص جانتا ہے دوسرا معجزہ شق القمر ہے کہ اوسکو بھی ہر شخص جانتا ہے
جیسا کہ حدیث یونس مین مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ذیحجہ کی چودہوین
شب مین اہل عقبہ کے چار آدمی جمع ہو کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے
اور عرض کی کہ ہر پیغمبر کے لئے ایک معجزہ ہے پس آپکا اعجاز کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ تم کس معجزے کے
طلبگار ہو وہ بولے کہا کہ اگر پیش خدا تمہاری قدر و منزلت ہے تو چاند کے دو ٹکڑے کر دو اوسیوقت حضرت

جبرئیل نے آکے عرض کی کہ خدای جلشانہ نے سلام فرمایا ہی اور یہ ارشاد کیا ہی کہ ہمنے ہر چیز کو
تمہارے تابع کیا اوسوقت حضرت نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بلند کرکے چاند کو فرمایا کہ دو
ٹکڑی ہوجا پس اوسی آن چاند کے دو ٹکڑی ہو گئی حضرت نے سجدہ شکر کیا اور ہمارے شیعون نے بہی سجدہ شکر
کیا اور بعد اسکے پہر ان لوگون نے کہا کہ چاند بصورت اصلی ہوجاے حضرت نے اوسکو بدستور سابق کر دیا
یہ دیکہکر کفار کہنے لگے جسوقت کہ ہمارے مسافر ملک شام اور یمن سے پہرین اور ہم اونسے پوچہین کہ آیا تمنے بہی
شق قمر دیکہا یا نہین پس اگر انہون نے بہی دیکہا ہی تو البتہ یہ تمہارے پروردگار کی جانب سے ہی
ورالا جادو ہی اور جبیر نے روایت کی ہی جسوقت اونکے مسافر شام اور یمن سے آئے اور اونسے پوچہا
کہا کہ ہمنے بہی اوسی شب مین چاند کو دو نیم ہوتے دیکہا تہا اور پہر اوسکو ملجاتے بہی دیکہا اور ضحاک
نے روایت کی ہی کہ ابوجہل نے کہا یہ بہی جادو ہی پس چاہئے کہ اور شہر والون سے بہی خبر منگاو جب
خبر آئی کہ یہان بہی اوسی شب مین چاند کی دو ٹکڑی ہوتی دیکہی تہی اور سیر ایک نے گئی تو
کافرون نے کہا کہ یہ بہی ایک جادو ہی کہ تمام شہرون مین منتشر ہو گیا تیسرا معجزہ یہ ہی کہ آفتاب غروب
ہوکے پہر آیا چنانچہ حق الیقین مین آخوند علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ شیعہ اور سنی دونو نے اسماء بنت عمیس
وغیرہ سے روایت کی ہی کہ ایکروز حضرت رسولخدا نے جناب امیر کو کسی کام پر بہیجا تہا اور آپ نماز عصر پڑہ
چکے تہے بعد اوسکے جناب امیر آئے حضرت نے اونکی گود مین اپنا سر مبارک رکہکر آرام فرمایا اور اوسی
حال مین وحی آئی یہانتک کہ قریب تہا کہ آفتاب غروب کرے اور بعد وحی کے حضرت نے فرمایا اے علی تمنے
نماز پڑہی جناب امیر نے عرض کی کہ مجہسے نہو سکا کیونکہ سر مبارک کو زمین پر رکہکر نماز پڑہتا اور بوقت حضرت رسولخدا صلعم نے

دعا کی خداوندا علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تہا پس اوسنکی لیے آفتاب کو پہیر دے آسمان کہا
واللہ مینی دیکہا کہ آفتاب پہرا اور بلند ہوا اور اسجگہ پہونچا کہ وقت فضیلت نماز عصر کا تہا اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نماز عصر پڑہ چکے پس دفعۃً آفتاب غروب ہوگیا چہٹا معجزہ یہ ہی کہ حضرت اور
اور اونکی اہلبیت کی لیے بہشت سے خوان کہانی اور میوونکے آئی تہی جیسا کہ بسند معتبر حضرت ام سلمہ رضی اللہ
عنہا سی منقول ہی کہ ایک روز حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ علیہا ہریسہ تیار کر کی حضرت رسولخدا کی
خدمت مین لائین اور اپنے فرزند امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو بہی گود مین لائین
اوسوقت حضرت نی فرمایا کہ میری ابن عم کو بلا لو جسوقت کہ جناب امیر المومنین ع حاضر ہوئے
حضرت نی امام حسن ع کو اپنی دہنی طرف بٹہایا اور حضرت امام حسین ع کو بائین طرف اور علی اور فاطمہ
علیہم السلام کو سامنی اور پیچہی بٹہایا اور اونپر ایک عبا اوڑہا دی اور تین مرتبہ فرمایا خداوندا یہ سب
میری اہلبیت ہین پس انسی شک اور گناہ کو دور کر اور انکو پاک کر جو حق پاک کرنیکا ہی ام سلمہ
کہتی ہین کہ مین چوکہٹ کہڑی تہی مینی عرض کی ای رسولخدا کیا مین بہی ہون حضرت نے
فرمایا تمہارا انجام بخیر ہی لیکن تم اہلبیت مین داخل نہین ہو اور اوسوقت جبرئیل بہشت سے ایک طبق
انار اور انگور کا لائے اور جب حضرت نی اپنی دست مبارک مین انار اور انگور لی تو وہ دونو تسبیح
خدا پڑہتی تہی پس حضرت نی اونکو تناول فرمایا اور پہر حسن اور حسین کو دیی تو وہ اونکی بہی
ہاتہہ مین سبحان اللہ کہتی تہی اور اونہون نی بہی اونکو تناول کیا اور پہر علی کو دیی اور اونکی بہی
ہاتہہ مین تسبیح پڑہتی تہی پس اونہون نی بہی تناول فرمایا اوسوقت اصحاب مین سی ایک شخص آیا

ور یہ شخص چاہا کہ کہاوے اور انگور کو کہاوے جبرئیل نے کہا کہ کوئی ان میووں کو نہیں کہا سکتا مگر پیغمبر

یا وصی پیغمبر یا فرزند پیغمبر اور دوسری روایت عائشہ سے ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا نے علی کو کسی کام پر بھیجا تہا
اور جب علی آئے حضرت میرے حجرہ میں تہے کہڑی ہو گئی اور صحن تک چلی آئی اور اپنا ہاتہ اونکی گردن
میں ڈالدیا ناگاہ ایک ابر آیا اور یہ دونو صاحب اوسمین غائب ہو گئے اور جب ابر چلا گیا میں نے دیکہا کہ
حضرت کے ہاتہ میں ایک خوشہ انگور سفید تہا اوسکو تناول فرماتے تہے اور علی کو بہی دیتے تہے اور وہ کہاتے تہے
اوس وقت میں نے کہا اے رسول خدا آپ کہاتے ہو اور علی کو بہی کہلاتے ہو اور مجہکو نہیں دیتے حضرت نے فرمایا
کہ یہ میوہ بہشت سے ہے اسکو کوئی دنیا میں نہیں کہاتا ہے مگر پیغمبر یا وصی پیغمبر اور بسند معتبر کتب شیعہ اور سنی
دونو میں انس سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سوار ہوئے اور ایک پہاڑ پر تشریف لائے
اور مجہسے فرمایا کہ تو اوس مقام پہ جا کہ وہاں علی بیٹہے ہیں اور سنگریزوں سے تسبیح خدا میں مشغول ہیں
اونکو میرا سلام کہنا اور اس شتر پہ سوار کرکے لے آنا انس میں گیا اور اونکو سوار کرکے لے آیا اور اونہون
نے آکے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کو سلام کیا حضرت نے جواب سلام دیکر فرمایا اے ابا الحسن
بیٹہہ جاؤ کہ یہاں ستر پیغمبر اور بیٹہے ہیں اور میں سب سے بہتر ہوں اور ہر پیغمبر کے پاس اوسکا بہائی
بہی بیٹہا ہے اور تم اونسے بہتر ہو بعد اسکے انس کہتا ہے میں نے دیکہا کہ ایک ابر آیا اور حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نے اوسکی طرف اپنا دست مبارک بڑہا کر ایک خوشہ انگور لے لیا اور آپنے علی
کے بیچ میں رکہہ کر فرمایا اے بہائی اسکو کہاؤ کہ خدا نے ہمارے اور تمہارے لئے ہدیہ بہیجا ہے اور دوسری روایت
میں یون ہے کہ انس کہتا ہے حضرت نے اوس ابر سے طعام لیکر نوش فرمایا اور پانی بہی پیا اور

پہر وہ غائب ہو گیا بعد اسکی حضرت نی فرمایا کہ اسی ابر سی تین ہزار تیرہ پیغمبرون نی کہایا تہا اور پیا
بلکہ اونکی وصیون نی بہی اور مین سب پیغمبرون سی بہتر ہون اور اے علی تم سب وصیون سی بہتر ہو
پانچوان معجزہ حضرت کا یہ ہی کہ جمادات اور نباتات سی ظاہر ہوتا تہا چنانچہ جابر انصاری وغیرہ
نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی جس وقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
کی پہاڑون پر تشریف لیجاتی تہی تو واسطی تعظیم اوس جناب کی ہر سنگ اور درخت جہک جاتا تہا اور سجدہ
کرتا تہا اور کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ اس معجزہ شریف مین ایک حکایت لطیف
ہی کہ شرح تجرید مین علامہ حلی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ شیعہ و سنی دونون نی روایت کی ہی جس وقت
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مکہ سی مدینہ کیطرف ہجرت فرمائی اور وہان ایک مسجد بنایا
کی تو اوس مسجد کی محراب کیطرف ایک درخت خرمی کا تہا کہ حضرت اوسپر تکیہ کر کے خطبہ فرماتی تہی
کہ ایک مرد رومی آیا اور اوسنی عرض کی اگر حکم ہو تو مین آپکی لیے ایک منبر تیار کرون چنانچہ اوسنی تین
زینی کا منبر حاضر کیا اور حضرت نی اوسپر قدم رنجہ فرمایا اور وہ درخت نالہ و فریاد کرنی لگا پس حضرت منبر سی اوترکے
اوسکی پاس تشریف لائی اور اوسکو اپنی آغوش مین لیا تا خاموش ہوا اور فرمایا کہ اگر مین اسکو
اپنی آغوش مین نہ لیتا تو یہ قیامت تک فریاد کرتا رہتا اور دوسری روایت مین یون ہی جس وقت
کہ حضرت منبر پر تشریف لائی اور وہ درخت فریاد کرنی لگا تو حضرت نی اوسکو اپنی پاس بولایا اور وہ
زمین کو شگافتہ کر کی سامنی حاضر ہوا حضرت نی اوسکو اپنی آغوش مبارک مین لیا جب اوسکی تسکین
ہوئی لیکن بنی امیہ نی بعد وفات سید کائنات کی اوس مسجد کو گرا کر پہر تیار کیا اور اوس

درخت کو بھی کاٹ ڈالا اور ایک روایت مین یون ہی کہ اوسکو کہو د کی زیر منبر دفن کر دیا چھٹا
معجزہ یہ ہی کہ حضرت کی انگشتان معجز نشان سی ایسا چشمہ پانی کا جاری ہوتا تھا کہ
اوسکو پیاسی پیکر سیراب ہو جاتی تہی چنانچہ حیات القلوب مین اخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین
کہ راوندی اور ابن شہر آشوب وغیرہ نی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ
جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتی ہین کہ مین ہمراہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی ایک
سفر مین گیا اور ایک منزل مین پہونچا کہ اوس منزل مین پانی نہ ملا اور تمام لشکر پیاسا تھا پس حضرت
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی ایک ظرف منگوایا کہ اوسمین تہوڑا پانی تہا اوسکی اندر اپنا دست مبارک
رکھ دیا اور حضرت کی انگلیونسی پانی اسقدر جاری ہوا کہ تمام لشکر نی پیا اور اپنی گہوڑونکو
اور اونٹونکو سبکو پلایا اور ظروف بہی پانی سی بہر لیی اور اوس لشکر مین تیس ہزار آدمی
اور بارہ ہزار گہوڑے اور بارہ ہزار شتر تہی اور پہر حیات القلوب مین اخوند مجلسی
علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ طبرسی اور راوندی اور ابن شہر آشوب وغیرہ نی روایت کی ہی
کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت مین ایکجماعت نی عرض کی کہ ہمارے کنوین
کا پانی کم ہوگیا اور شور بہی ہوگیا ہی اور حضرت اونکی کنوئین پر تشریف لائی اور اوسمین اپنا
آب دہن مبارک ڈال دیا پس وہ کنوان پانی سی بہر گیا اور شیرین ہوگیا چنانچہ وہ ابتک
کی باہر شہور اور معروف ہی اور اوسکو عسیلہ کہتی ہین اور اہل چاہ اوسیر فخر و مباہات کرتی
ہین اور جب مسیلمہ کی قوم نی سنا اوس سی جاکر کہا کہ تو بہی ایک ایسا ہی معجزہ

اور وہ بہیجا ایک کنوین پر آیا کہ اوسمین پانی نہایت شیرین تہا اپنا لعاب دہن بخل امر سی اوسمین
ڈالدیا پس وہ پانی شور اور تلخ ہوکر خشک ہوگیا چنانچہ وہ کنوان اب تک یمن مین مشہور ہی اور
اسی قبیل سی کلینی نی حضرت امام جعفر صادقؑ سی روایت کیہی کہ اونحضرت نی اپنی اصحاب مین
سی ایک شخص سی فرمایا کہ تو چاہتا ہی کہ مین تجکو کیفیت سلمان اور ابوذر کی اسلام لانی کی بتاؤن
اوسنی عرض کی کہ مین سلمانکی اسلام لانی سی واقف ہون لیکن آپ کیفیت ابوذر کی اسلام لانی کی
فرمائیین پس حضرت نی فرمایا کہ ابوذر مکہ معظمہ سی ایکمقام بطن مر ہی اوسجا اپنی گوسفندونکو چراتی تہی
کہ ناگاہ ایک بہیڑیا داہنی طرف سی آیا ابوذر نی اوسکو اپنی عصا سی بہگا دیا بہیڑیا بائین طرف سی آیا
ابوذر نی اوسکو ایک عصا مارا اور کہا کہ مینی تجہسا بہیڑیا خبیث نہین دیکہا اور وہ بہیڑیا جناب
رسالت پناہ کی اعجاز سی گویا ہوا اور اوسنی کہا واللہ اہل مکہ مجہسی بدتر ہین کہ خداوند عالم نی اونپر
اپنا پیغمبر بہیجا اور وہ لوگ اونکی طرف نسبت دروغ کی کرتی ہین اور اونکی شان مین کلمات
بیہودہ کہتی ہین اور ابوذر نی یہ سنکی اپنی عورت سی کہا کہ میرا توشہ اور لوٹا اور عصا لائی اور یہ لیکر
مکہ کیطرف روانہ ہوئی کہ جو بہیڑیی نی کہا ہی اوسکو دریافت کرون بعد طی مسافت کی اوس وقت
مکہ مین پہونچی کہ ہوا بہت گرم تہی اور بسبب زحمت راہ کی اونپر تشنگی غالب تہی کہ نزدیک چاہ زمزم
کی آئی اور اوسمین سی ایک لوٹا پانی کا نکالا دیکہا تو وہ دودہ سی بہرا ہوا تہا اوسوقت ابوذر کی دلمین
آیا کہ یہ اوس پیغمبر کا معجزہ ہی جسکی مجکو بہیڑیی نی خبر دی تہی اور اوسکو پیکر مسجد مین آئی دیکہا
کہ کچہہ لوگ قریش سی حلقہ باندہی ہوئی بیٹہی ہین اونکی پاس بیٹہ گئی دیکہا کہ وہ لوگ اوس پیغمبر کو برا کہتی ہین

جیسا کہ اوس بڑہیا نے کہا تہا یہانتک کہ آخر روز ہوا کہ ناگاہ حضرت ابوطالب تشریف لائے اور وہ لوگ

اونکو دیکہکر آپسمین کہنے لگے کہ چپکے ہو رہو اونکا چچا آتا ہے اوس وقت اون لوگون نے حضرت کی مذمت

سے اپنی زبان بند کی اور حضرت ابوطالب سے باتین کرنے لگے ابوذر کہتے ہین جس وقت کہ حضرت ابوطالب

اون لوگون سے اوٹہے مین اونکے ساتہہ ہوا اونہون نے پہر کر میری طرف فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے مین نے

عرض کی کہ مین اوس پیغمبر کی تلاش مین آیا ہون کہ جو تم مین مبعوث ہوا ہے حضرت ابوطالب نے فرمایا کہ تجہکو اونسے کیا

کام ہے مینے عرض کی کہ مین چاہتا ہون کہ اونکی نبوت پر ایمان لاؤن اور جو کچہہ کہ وہ فرماتین اوسکا اقرار کرون

حضرت ابوطالب نے فرمایا کہ تو ایسا ہی کریگا میں نے عرض کی البتہ پہر حضرت ابوطالب نے فرمایا کہ تو کل اس وقت

میرے پاس آنا کہ مین تجہکو اونکی خدمت مین پہونچا دونگا اور مین اوسی مسجد مین تمام شب رہا جب صبح ہوئی

اور مین اونکا فردمین بیٹہا دیکہا کہ پہر وہ حضرت کی مذمت کرنے لگے اور جب حضرت ابوطالب

تشریف لائے اوٹہے اور باتین کرنے لگے جب حضرت ابوطالب پاسنے اوٹہے مین اونکے ہمراہ ہوا اونہون نے

مجہے فرمایا جو کہ کل تو نے مجہسے کہا تہا اوسپر عمل کریگا مینے عرض کی البتہ اور وہ مجہکو حضرت حمزہ کے گہر لیگئے

مینے اونکو سلام کیا اونہون نے مجہسے فرمایا کہ تو پیغمبر کو کیا پوچہتا ہے مینے عرض کی کہ مین اونکی رسالت کا ایمان

لاؤنگا اور اونکے حکم کو بجالاؤنگا پہر اونہون نے مجہسے فرمایا کہ تو گواہی دیتا ہے کہ خداوند عالم واحد ہے اور

حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اوسکے رسول ہین مینے کہا کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ

اور حضرت حمزہ مجہکو حضرت جعفر طیار کے گہر لیگئے اور مینے اونکو بہی سلام کیا اور اپنی حاجت بیان کی وہ

مجہکو حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی دولتسرا پر لیگئے مینے اونحضرت کو بہی سلام کیا اور اپنی حاجت عرض کی

اور کلمۂ شہادتین پڑہا اور وہ حضرت مجکو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمتمین لائی مینی جناب
کو سلام کیا اور بیٹھہ گیا مجسی فرمایا کہ تیری کیا حاجت ہے مینی عرض کی کہ مین آپکی رسالت کا ایمان لایا ہون
پس جو حکم ہو اوسکو بجا لاؤن حضرت نی فرمایا کہ تو کلمۂ شہادتین کو پڑہ جب مینی پڑہا مجسی فرمایا ای
ابوذر تو ابہی اپنی وطن کو جا کہ تیری جاتی جاتی تیری چچا کا بیٹا فوت ہوگا اور سوا تیرے اوسکا کوئی وارث نہوگا
تو اوسکا مال لینا اور اپنی اہل وعیال مین رہنا جبتک کہ میری نبوت ظاہر ہو پہر میرے پاس آنا پس ابوذر رخصت
ہو کر اپنی گہر آئی کہ اونکی چچا کا بیٹا مرچکا تہا ابوذر نی اوسکی مال کو لیا اور اپنی صرف مین لائی اور اپنی
گہر مین رہی یہانتک کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی مدینی مین ہجرت فرمائی اور اسلام نی رواج پایا
اوسوقت ابوذر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نی اوس سے فرمایا کہ
کہ یہ صورت ابوذر کی اسلام لانی کی ہی اور تو نی خبر سلمان کی اسلام لانی کی تو سنی ہی چونکہ اونسی خطا کی تہی کہ
حضرت سی دونو کی احوال کو نہ پوچہا تہا اوسوقت وہ کمال پشیمان ہوا اور حضرت سی التماس کیا کہ کیفیت سلمان
کی ہی اسلام لانی کی فرمائی حضرت نی کچہہ نہ فرمایا اور معلوم ہو کہ جناب اقدس الہی نی بواسطہ حضرت سید الانام
صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کی ابوذر کو بسبب خوبیون کی اسلام کرامات جلیل کرامت فرمائی جیسا کہ راوندی
اور ابن شہر آشوب نی ابوذر رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ ابوذر نی کہا کہ مین ایکروز حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین گیا حضرت نے مجہسے فرمایا کہ ای ابوذر تیری گوسفندونکا کیا ماجرا تہا
مینی عرض کی کہ اونکا قصہ عجیب ہی کہ مین ایکروز نماز پڑہتا تہا کہ ناگاہ ایک بہیڑئی نی میری گوسفندونپر
حملہ کیا اور اونمین سی ایک کو پکڑ لیا مینی نماز نہ توڑی اور ارشاد القلوب مین یہ روایت ہی کہ ابوذر نی عرض کیا کہ مینی

نماز نہ توڑی ہر چند کہ شیطان نی بیحد وسوسہ ڈالا کہ تو مال دنیا سی کچھ نہین رکھتا پس اگر تو نی نماز قطع نکی تو یہ بہیڑ یا تیری گوسفند کو زندہ نچھوڑیگا اور پہر تیری ہاتہہ مین کوئی چیز باقی نرہیگی لیکن اوسوقت میری دلمین آیا کہ اگر میری ہاتہہ سی مال دنیا جاتا ہی جای مگر الحمد للہ کہ میری ہاتہہ مین ایمان نبی برحق کا اور محبت اونکی اہلبیت علیہم السلام کی موجود ہی کہ یہ مال دنیا سی بہتر ہے پس مین نماز مین مشغول رہا کہ ناگاہ ایک شیر آیا اور اوتنی بہیڑیی سی گوسفند کو چہڑا کر گلی کیطرف روانہ کیا اور مجہسی کہا ای ابوذر اپنی دلکو نماز کیطرف رجوع رکہہ کہ خداوند عالم نی مجہکو تیری گوسفند و نیز سو کل کیا ہی اور جب مین نماز سی فارغ ہوا اوس شیر نی مجہسی کہا کہ ای ابوذر جناب رسولخدا صلعم کی خدمت مین جا کی عرض کر کہ خدای عزوجل نی آپکی صاحب کی گوسفندون پر ایک شیر مقرر کیا ہی کہ اونکی محافظت کری اور اسیطرح ایک روایت مین منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلعم نی سفینہ آزاد کردہ اپنی کو نامہ دیا کہ یمن مین معاذ کی پاس لیجا اونی اثنای راہ مین ایک شیر کو دیکہا کہ وہ درمیان راستی کی بیٹہا ہی اور وہ خوف مین آ کی شیر سے کہنی لگا کہ مین جناب رسولخدا صلعم کا قاصد ہون اور اوس جناب کا نامہ معاذ کی پاس لئی جاتا ہون اور وہ شیر یہ سنکی بقدر ایک تیر پرتاب کی آگی سی ہٹ گیا اور وہان ایک آواز بلند کر کی راہ سے دور چلا گیا اور جسوقت کہ سفینہ اوسطرف سی پہرا اور اونی پہر اوسی جا پر اوس شیر کو دیکہا اور پہر اوسی راہ سی دور جا کر ایک آواز بلند کی پس سفینہ جب حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور یہ نقل بیان کی حضرت نی فرمایا کہ ای سفینہ اوسکی پہلی صدا یہ تہی کہ اونی تجہسی پوچہا کہ حضرت رسولخدا صلعم کسطرحسی ہین اور دوسری صدا

یہ تھی جسوقت کہ تو پھر اوسنے کہا کہ رسولخدا کو میرا سلام پہونچانا اور اسیطرح راوندی وغیرہ نے شیعہ
اور سنی دونوں کی محدثوں نے روایت کی ہی کہ سفینہ نامی آزاد کردہ جناب رسولخدا کہتا ہی کہ حضرت نے مجھکو ایک جنگ
میں کہیں بھیجا تھا اور میں کشتی پر سوار ہوا اتفاقاً بیچ دریا میں وہ کشتی ٹوٹ گئی اور میرے سب رفیق جو ساتھ تھے
غرق ہو گیا اور میں ایک تختہ پر تنہا رہ گیا کہ ناگہان ایک ایسی موج آئی کہ اوسنے مجھکو پہاڑ پر پہنچایا دریا کے
جب میں پہاڑ پر آیا دوسری موج نے مجھکو پھر دریا میں ڈالدیا اسی طرح کئی مرتبہ ایک موج آتی پہاڑ کے اوپر پہنچا
دیتی تھی اور دوسری موج آکے دریا میں ڈالدیتی تھی آخر ایک موج نے آکے مجھکو خشکی میں پہنچایا اور میں نے شکر خدا
کیا پھر میں کنارہ دریا کے سرگردان اور حیران پھرتا تھا کہ ناگہان میں نے دیکھا کہ جنگل سے ایک شیر نکلا اور وہ مجھکو
دیکھکر میری طرف چلا اوسوقت میں نے اپنی جان سے ہاتھ دھو کے درگاہ جناب باری میں دعا کی کہ خداوندا میں تیرا بندہ ہوں اور آزاد
کردہ تیرے پیغمبر کا ہوں اور تو نے مجھکو غرق ہونے سے نجات دی ہے اب تو نے مجھپر شیر کو مسلط کیا ہی کہ ناگہان
میرے دلمیں آیا اور میں نے شیر سے کہا کہ ای شیر میرا نام سفینہ ہی اور میرے مولا جناب رسولخدا ہیں پس بحرمت
اون جناب کی مجھکو ہلاک کرو اللہ جب میں نے یہ کہا وہ شیر مثل گربہ کی میرے پاس آیا اور اپنا مونھ میرے دہنی
پاؤں پر اور کبھی بائیں پر ملتا تھا اور بعد اسکے میرے مونہہ کیطرف دیکھکے بیٹھ گیا اور مجھکو اشارہ کیا کہ مجھپر سوار ہو
جب میں اوسپر سوار ہوا اور وہ مجھکو بسرعت تمام ایک جزیرہ میں لیگیا کہ جہاں درخت میوہ دار بہت تھے اور پانی
بھی شیرین تھا اوسنے مجھکو اشارہ کیا اور میں اوسپر سے اوترا اور میں نے پانی پیا اور اون میں سے کچھ میوے
کہائے اور کچھ پتے توڑ کے اپنی عورتین کو چھپایا اور کپڑونکو پانی میں غوطہ دیا جب میں اس سے فارغ
ہوا پھر وہ شیر بیٹھ گیا اور مجھکو اشارہ کیا کہ سوار ہو جب میں سوار ہوا وہ مجھکو دریا کے کنارے لیگیا میں نے دیکھا

کہ ایک کشتی چلی جاتی ہی اوس وقت مینی کپڑیکو ہلایا اور انہون نی دیکھا اور کشتی کو پھیر کی میری پاس آئی
اور مجھکو شیر پر سوار پایا اور اونکو نہایت تعجب ہوا اور کہا لا الٰہ الا اللہ تو کون ہی جن یا انسان مینی کہا مین
سفینہ ہون اور یہ شیر مولا جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ ہین اور انہین جنابکی واسطی سی یہ شیر میرا مطیع ہوا
جب وہ نہون نی حضرتکا نام مبارک سنا کشتی ٹھہرالی اور اوسکی بادبان اوتار کی لنگر ڈال دیا اور ایک چہوٹی کشتی
پر پانچ شخص اونکو سوار کر کی میری لیے کپڑی بہیجی مین پتھر سی اوترا اور وہ شیر مجھسی دور کہڑا ہو کی مجھکو دیکھنی لگا جب
مین کپڑی پہن چکا اونمین سی ایک شخص نی کہا کہ تم میری کاندہی پر سوار ہو تا مین تمکو کشتی پر پہنچا دون
اوسوقت مین شیر کی پاس گیا اور مینی اوس سی کہا کہ خدا تجھکو جزای خیر دی واللہ مینی دیکھا کہ شیر کی آنکو
آنکہون سی آنسو جاری ہوے اور وہ اوسی جگہ کہڑا رہا یہانتک کہ مین کشتی پر سوار ہوا اور مجھکو دیکھتا رہا جبتک کہ
میری اوسکی نظر سی غائب ہو گیا ساتوان معجزہ حضرتکا یہ ہی کہ نابینا کو بینائی اور ہر مرض کو شفا
بخشتی تہی اور امور غیب کی خبر دیتی تہی جیسا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب
حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ مکی مین تشریف رکہتی تہی کہ ایکروز حضرتسی کافران قریش نی کہا
ای محمد ہمارا پروردگار ہبل کہ بڑا بت ہی اور وہ بیمارونکو شفا دیتا ہی اور ہمکو ہلاکت سی نجات بخشتا ہی حضرت
نی فرمایا کہ یہ دروغ کہتی ہو وہ کسی چیز پر قادر نہین اور پروردگار عالم ہر چیز پر قادر ہی کافرون نی کہا ای
محمد ہم ڈرتی ہین کہ ہبل تمکو اندہا کر دی اور مرض فالج اور لقوی مین مبتلا کر دی اسلئی کہ تم اوسکی پرستش سی لوگونکو
منع کرتی ہو حضرت نی فرمایا کہ مرض و شفا کا دینی والا خداوند عالم ہی کافرون نی کہا ای محمد اگر تم سچ کہتی ہو تو
اپنی خدا سی کہو کہ ہمکو ان بلاؤن مین گرفتار اور مبتلا کری تا ہم ہبل سی سوال کرین کہ وہ ہمکو شفا دی اور تمکو

اور یہی معلوم ہو کہ ہبل تمہاری پروردگار کا شریک ہی اوسوقت جبرئیل نی آکی عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
جناب قدس آلہی نی فرمایا ہی کہ تم کچہ لوگون پر نفرین کرو اور کچہ لوگون پر علی نفرین کرین تا مین اونکو بلاؤن مین گرفتار کرون
اور حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی اونمین سی بیس آدمی پر نفرین فرمائی اور دس آدمیون پر حضرت
امیر المومنین علیہ السلام نی اوسیوقت وہ سب اندہی ہو گئی اور فالج اور لقوہ مین مبتلا ہو گئی اور بال
اونکی گر پڑی اور بدن مین سفید داغ ہو گئی اور ہاتہ اور پاؤن جدا ہو گئی اور اونکا کوئی عضو صحیح نہ رہا
سوای زبان اور کانکی جب یہ حال اون لوگونکا ہوا اور اونکی اقربا آکی اونکو ہبل کی پاس لے گئی اور
اوس سی کہا کہ انپر محمد اور علی نی نفرین کی ہی اور انکا یہ حال پہونچا ہی اب تو انکو شفا دی اور اچہا کر دی
اوسوقت قدرت خدا سی ہبل گویا ہوا اور کہنی لگا کہ ای دشمنان خدا مین کسی پر قدرت نہین رکہتا
اور مین اوس خدا کی قسم کہاتا ہون کہ جسنی محمد کو اپنی تمام خلق پر بہیجا ہی اور اونکو سب پیغمبرون سی
بہتر اور افضل کیا ہی کہ اگر مجکو بہی وہ نفرین کرین تو میری سب اعضا اور جوارح جدا ہو جائین اور گر
پڑین اور پہر میری اجزا کو ہوا مین اوڑا دین کہ میرا کچہ اثر باقی نرہی اور وہ کفار ہبل سی نا امید ہو کی
حضرت کی خدمت مین پہر آئی اور فریاد کی ای محمد ہماری امید قطع ہوئی اور تم ہماری فریاد رسی کرو
اور اپنی خدا سی کہو کہ ہمکو ان بلاؤن سی نجات دی اور اب ہم عہد کرتی ہین کہ ہمکو کوئی پہر ایذا نہ دیگا
اور اون بیس آدمیونکو کہ جن پر حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی نفرین کی تہی حضرت کی سامنی حاضر کیا
اور اون دس آدمیونکو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی سامنی حاضر کیا اور اون دونون بزرگوارون نی اون سی
فرمایا کہ تم اپنی اپنی آنکہین بند کر کی کہو کہ خداوندا ہم تجکو قسم دیتی ہین محمد اور اونکی آل اطہار کی

کہ ہمکو صحت عنایت فرمائیں جسوقت کہ یہ اون بہوت نے کہنا صحیح اور سالم ہو گئی اور ایمان لائی اور باقی

کفار قریش بہی شفاعت سے پہرے حضرت نے اونسے فرمایا جو کہ ایمان لائے ہو کہ تم چاہتے ہو کہ مین تمہارے اعتقاد کو

زیادہ کرون اونہون نے عرض کی البتہ حضرت نے فرمایا کہ مین تمکو وہ چیز بتا دون جو کہ تم کہا ئی اور جو چہپا کے

آئے ہو اوسوقت حضرت نے ملائکہ سے فرمایا کہ انکی کہانیکو مع دسترخوان اوٹھالاؤ دیکہا کہ لوگ اونکا کہانا مع

دسترخوان چلا آیا حضرت نے اوس کہانے سے فرمایا الطعام با مر خدا کہ یہ اونہون نے کسقدر کہایا اور کسقدر چہپا رکہا تہا

پس وہ طعام گویا ہوا اور ہر ایک شخص کی مقدار غذا کو بتا دیا حضرت نے پہر فرمایا ای طعام کہہ مین کون ہون طعام

نے کہا کہ آپ پیغمبر خدا ہین پہر حضرت نے جناب امیر علیہ السلام کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہ کون ہین طعام

نے کہا کہ یہ آپکے بہائی اور وزیر اور خلیفہ ہین اور سب خلیفاؤن سے بہتر ہین راوی نے حضرت امام حسن عسکری ع

سے پوچہا آیا حضرت رسولخدا کے معجزہ اور جناب امیر علیہ السلام کے معجزے مثل معجزہ حضرت موسی کی تہے

حضرت نے فرمایا کہ علی بمنزلہ جان رسول تہے اور علی کے معجزے رسولخدا کے معجزے تہے اور رسولخدا کے معجزے

علی کے معجزے تہے اور جناب اقدس الہی نے کسی پیغمبر کو جو معجزہ دیا تہا وہ سب معجزے بلکہ اونسے زیادہ پیغمبر آخر الزمان

کو عنایت فرمائے تہے اٹہاون معجزہ حضرت کا حضرت موسیٰ کے معجزے سے بہتر تہا جیسا کہ احتجاج طبرسی مین

حدیث طولانی مین منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے ایک یہودی نے کہا کہ حقتعالی نے حضرت

موسیٰ کو ایک عصا دیا تہا کہ وہ وقت اظہار معجزے کے بصورت اژدہا ہو جاتا تہا حضرت نے فرمایا کہ خدا نے

ہمارے پیغمبر کو اوس سے بہتر معجزہ کرامت فرمایا تہا چنانچہ ابوجہل ابن ہشام نے ایک شخص سے ایک اونٹ مول لیا تہا

اور اوسکی قیمت نہ دیتا تہا اور شراب و کباب مین مشغول رہتا تہا اور جب اونٹ بیچنے والا اوسکی حیلہ سازی سے

مایوس ہوا تو ایک کافر نے اوس سے کہا کہ اگر تو کہے تو مین تجھکو اوس شخص کو بتا دون کہ جو ستمکشون کو اونکے
حقوق کو دلوا دیتا ہی اوسنے چال شطرنج میں پوچھا وہ کون ہین اوس کافر نے بقصد تمسخر حضرت کو بتایا
اسلئے کہ ابوجہل آرزو رکہتا تہا کہ کوئی سبب ایسا ہو کہ محمد میری پاس کسی کام کو آئین اور پناہ بخدا مین اون سے
استہزا کرون اور اونکی حاجت روا نکرون غرض وہ اونٹ کا بیچنے والا حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور
عرض کی کہ مینے سنا ہی کہ آپکو عمر بن ہشام سے راہ و رسم زیادہ ہی اوسنے میرا اونٹ مول لیا ہی اور اوسکی
قیمت نہین دیتا آپ اوس سے میری سفارش کرین حضرت از راہ حسن خلق کی اوٹہہ کہڑی ہوئی اور
اوسکی ساتہہ عمر بن ہشام کی پاس تشریف لائی اور اوس سے فرمایا کہ ای ابوجہل اس شخص کی حق کو ادا کر اور
جبتک یہ کیفیت اوسکی کوئی نجانتا تہا پس وہ فورا اوٹہہ کہڑا ہوا اور قیمت اونٹ کی اوسکی حوالے
کر دی اور جب وہ اپنی محفل سے چلا اوسکی یارون نے اوس سے کہا کہ تو محمد سے ڈر گیا ابوجہل نے کہا ای
تمپر چاہیے کہ تم میرا عذر سنو اور اوسکو قبول کرو جسوقت کہ مینے حضرت کو دیکہا کہ اونکی داہنی طرف کچھہ لوگ
تہی اور اونکی ہاتہون مین حربے چمکتی تہی اور بائین طرف اونکی دو اژدہے تہے کہ وہ اپنی دانتونکو
چباتی تہی پس اونکی تند اور تیز نگاہ سے مجھکو نہایت خوف آیا اگر مین شتر کی قیمت نہ دیتا تو وہ دونو
اژدہی مجھکو کاٹ کہاتی اور میری شکم کو چاک کرتی اور حضرت امیر المومنین ع نے یہ بھی فرمایا کہ یہ معجزہ
حضرت رسولخدا کا حضرت موسی کی معجزہ سے زیادہ ہی نہ آن معجزہ حضرتکا یہ ہی کہ اونسے گوشت بریان
بہی کلام کرتا تہا جیسا کہ حضرت امیر المومنین ع نے ایک یہودی سے فرمایا کہ اگر تو حضرت عیسی کا اعتقاد رکہتا
ہی کہ وہ مردون سے کلام کرتی تہی پس جناب رسالت پناہ کا معجزہ اونکی معجزہ سے بہی زیادہ ہے

کہ جسوقت اوس جناب نے اہل طائف کو محاصرہ فرمایا اونہون نے ایک بکری کو ذبح کرکے اوسکے گوشت مین
زہر ملایا اور اوسکو کباب کرکے حضرت کی خدمت مین گذرانا اور وہ گوشت بریان قدرت خدا سے گویا ہوا
اور اوسنے کہا لا تاکلنی فانی مسمومۃ یعنی نکہا مجہکو آپ مجہے تحقیق کہ مجہمین زہر ملایا گیا ہے پس گویا
ہونا حیوانات نیز پانچواں اوس جناب کے خود بریان قاطع تہا چہ جاے کہ گوشت بریان دسوان
معجزہ یہ ہے کہ حضرت سے درخت بہی کلام کرتے تہے جیسا کہ نہج البلاغہ مین جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہین کہ ایک روز مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے پاس حاضر تہا کہ اون حضرت کی خدمت مین
کچہہ لوگ اشراف قریش سے آے اور اونہون نے کہا اے محمد تم دعوی پیغمبری کا کرتے ہو اور تمہارے
کسی عزیز نے یہ دعوی نہین کیا پس ہم تمسے ایک امر کا سوال کرتے ہین اگر تمنے اوسکا جواب دیا تو ہم
جانینگے کہ تم پیغمبر ہو اور اگر تمنے جواب باصواب نہ دیا تو ہم جانینگے کہ تم ساحر ہو اور دروغگو حیات القلوب مین
اخوند علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اوسوقت حضرت نے فرمایا کہ تمہارا کیا سوال ہے اونہون نے کہا کہ اس
درخت کو ہمارے پاس بلالو اور یہ بہی چاہتے ہین کہ جڑسے اوکہڑکے آے اور تمہارے پاس کہڑا ہو حضرت نے فرمایا کہ
خدا سب چیز پر قادر اور توانا ہے پس اگر مین اس درخت کو بلالون تو تم ایمان لاؤگے اونہونے کہا
البتہ حضرت نے فرمایا جو کچہہ کہ تمنے سوال کیا مین تمکو دکہا دیتا ہون لیکن مین جانتا ہون کہ تم ایمان
نلاؤگے بلکہ تم مین سے ایک جماعت ہے کہ جنگ بدر مین کشتہ ہوگے اور چاہ بدر مین گریگی اور تم مین سے
ایک جماعت ہے کہ وہ لشکرونکو تیار اور آراستہ کرکے مجہسے لڑنیکو آویگی پس آنحضرت نے اوس درخت
سے فرمایا کہ اے درخت اگر تو خدا اور رسولخدا اور روز قیامت کا ایمان رکہتا ہے اور یہ جانتا ہے

کہ مین پیغمبر اور رسول خدا ہون تو باذن خدا جڑ سی اوکھڑ کی میرے پاس آ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

فرماتی ہین کہ قسم اوس خداوند جلیل کی کہ اوسنی جناب رسول خدا کو برسالت بہیجا ہی وہ درخت زمین سے

اوکھڑ کی حضرت کی طرف روانہ ہوا اور راہ مین سی ایک آواز آتی تہی مانند آواز پرونکی اور وہ درخت

حضرت کی پاس آکی ایستادہ ہوا اور اپنا سایہ حضرت کی سر مطہر پر ڈالا اور اپنی ایک شاخ کو حضرت کی

سر مبارک پر چتر کیا اور دوسری شاخ سی میرے سر پر سایہ کیا اور مین حضرت کی دہنی طرف کہڑا تہا اوس

یہ معجزہ دیکہکر کافرون نی کہا کہ اے محمد اسی کہو کہ دو نیم ہو کر نصف قائم رہی اور نصف اپنی جگہہ پر چلا جاے

جسوقت کہ حضرت نی اوس درخت سی فرمایا اور وہ دو نیم ہو کر نصف اپنی جگہہ پر چلا گیا پہر اون کافرون نی

کہ اس نصف کو بہی کہو کہ اوسی جا کی ملجاے جب حضرت نی فرمایا نصف اوس نصف مین ملگیا

اور حالت اصلی پر ہوگیا اوسوقت مین نی کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ جو کہ پہلی ایمان لایا ہے وہ مین ہون پس اون کافرون نے

کہا کہ تم بڑی ساحر ہو اور تمہارا جادو عجیب ہے اور تمہاری تصدیق نہین کرتا مگر یہ شخص جو کہ تمہاری

پہلو مین کہڑا ہی گیارہوان معجزہ یہ ہی کہ حضرت کی اثبات دعوی پر پہاڑ بہی گواہی دیتی تہی

جیسا کہ تفسیر حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سی منقول ہی کہ جب خداوند عالم نی آیۂ

سخت یہودونکی حق مین نازل فرمایا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً الآیۃ یعنی اے یہود

ہین دل تمہاری پس وہ مثال پتہر کی ہین بلکہ شدید تر ہین سختی مین اسواسطی کہ بعضی پتہر ایسی ہین کہ

اون سی نہرین جاری ہوتی ہین اوسوقت یہودیون نی کہا اے محمد تم دعوی کرتی ہو کہ ہماری دلون مین لطف

نہین اور ہم اپنی مال کو راہ خدا مین فقرا اور مساکین کو نہین دیتی ہین اور تم ہمکو کہتی ہو ہماری دلون سے پتہر

زیادہ نرم ہی پس تم کسی پہاڑ کی پاس چلو اگر وہ تمہاری اس قول کی گواہی دی تو ہمپر لازم ہوگا کہ ہم تمہاری
متابعت کرین اور اگر وہ تمہاری تکذیب کری یا تمکو جواب نہ دی تو ہم جانینگی کہ تم جہوٹی ہو حضرت
نی فرمایا بہتر ہی تم جس پہاڑ کو تجویز کرو مین اوسکی پاس چلون یہودیون نی ایک پہاڑ کو تجویز کیا کہ وہ
وہان سی دور تہا اوسکی پاس حضرت کو لیگئی حضرت نی اوس پہاڑ سی فرمایا کہ مین تجہسی پوچہتا ہون بحق
محمد اور اونکی آل اطہار کی کہ خداوند عالم نی اونکی نامونکی لینی سی توبہ آدم قبول فرمائی اور اونہین نامونکی
برکت سی عرش کو سبک کیا اور آٹہہ فرشتونکی دوش پر قرار دیا ہی کہ تو کہہ یہودیونکی دل مین کس قدر
قساوت ہی پس ہیچ پہاڑ ہلگیا اور اوسمین سی پانی جاری ہوا اور ایک آواز بلند ہوئی کہ ای محمد مین
گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خدای برحق ہین اور تمامی عالم کی پیشوا اور سردار ہین اور مین اسکی
گواہی دیتا ہون کہ ان یہودیونکی دل تہہر سی ہبی زیادہ سخت ہین اسلئی کہ کبہی تہہر سی پانی نکلتا ہی
لیکن انکی دل نہین پسیجتی ہین اور مین اسکی ہبی گواہی دیتا ہون جو یہ آپکی طرف نسبت دروغ کی
کرتی ہین یہ خود کاذب اور دروغگو ہین اور پروردگار عالم پر افترا اور بہتان کرتی ہین پہر حضرت
نی فرمایا ای کوہ مین تجہسی پوچہتا ہون کہ خداوند عالم نی تجکو میری اطاعت کا حکم دیا ہی
پس مین جو کچہہ تجہسی کہون اور پوچہون اوسکو بیان کر کہ خدای عزوجل نی محمد اور اونکی آل طاہر
کی برکت سی نوح کو طوفان سی نجات بخشی اور ابراہیم پر آتش سرد کی اور اونکو اوس آتش مین
سلامت رکہا اور تخت فیروزہ پر تمکن فرمایا اور اوسپر فرش ابساط رنگین بچہا تہا کہ مثل اوسکی کبہی
بادشاہ نی نہ دیکہا نہ سنا ہوا اور اوس تخت پر انواع اور اقسام کی درخت تہی کہ اوسمین ہر ایک

ل کی بیوی اور ہر طرحکی بہول لگی ہوتی تہی کوہ نی کہا جو کچہ آپنی فرمایا سات اور حق ہی اور مین بہی اسکا قول دیتا ہون کہ اگر آپ خدا سی سوال کرین کہ دنیا کی تمام آدمیونکو خوک اور بندر کر دی تو وہ سب کو سوار اور
اور بندر کر دی اور اگر آپ خدا سی چاہین کہ سب آدمیونکو فرشتہ کر دی تو وہ سبکو فرشتہ کر دی اور اگر آپ
خدا سی دعا کرین کہ آتش کو یخ کر دی اور یخ کو آتش تو وہ اسیطرح کر دیگا اور اگر آپ خدا سی کہین کہ آسمان
کو زمین پر لا اور زمین کو آسمان پر لیجا تو وہ اسیطرح کر دیگا اور مین اسکی بہی گواہی دیتا ہون کہ خدا اور عالم
لی آپکی فرمانبردار ہین آسمانوںکو اور زمینونکو اور پہاڑونکو اور دریاونکو وہ ماہی پس جو کچہ کہ آپ حکم فرماتی ہین
ہم اوسکو بجا لاتی ہین اور بعد مشاہدہ اس معجزہکی یہودیونکی کہا ای محمد تم نی کسی اصحاب کو اس پہاڑ کی
پیچہی بٹہایا ہی کہ وہ یہ باتین کرتا ہی اور تم کہتی ہو کہ پہاڑ بولتا ہی اگر تم سچ ہو تو تم پہاڑ سی دور
جاؤ اور اوسکو اپنی پاس بلاؤ پس اگر وہ آیا تو ہم جانینگے کہ تیرا معجزہ ہی اوسوقت حضرت نی ایک پتہر کو
کہ بوزن پانچ رطل کی تہا اشارہ کر کی فرمایا کہ ای سنگ ادہر آ جب وہ پتہر قریب آیا حضرت نی یہودیونسی فرمایا
کہ تم سب اسکو اوٹہا کر سنو کہ یہ کیا کہتا ہی اور وہ سنگ بحکم خدا گویا ہوا اور اوسنی بہی وہی کہا جو کچہ پہاڑ نی
کہا تہا حضرت نی پہر فرمایا آیا اس سنگ کی پشت پر کوئی آدمی ہی کہ وہ یہ باتین کرتا ہی یہودیونی کہا نہین
لیکن آپ پہاڑ سی دور جاؤ اور اوسکو اپنی پاس بلا لین اور اوس سی کہین کہ درمیان سی دو حصی ہو جاوی
اور اوپر کا حصہ نیچی آوی اور نیچی کا حصہ اوپر جاوی حضرت نی واسطی اونکی اتمام حجت کر اوس پہاڑ سی دور
جاکی فرمایا کہ ای پہاڑ بحق محمد اور اونکی آل اطہار کی باذن خدا میری پاس آ پس وہ پہاڑ
مثل اسپ راہوار کی بسرعت تمام حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم آپکی مطیع اور فرمانبردار ہین جو کچہ کہ حکم

ہو بجا لاتین حضرت نے فرمایا کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ تو زمین سے اکھڑ کے دو نیم ہو جا اور نصف نیچے کا اوپر جاوے

نصف اوپر کا نیچے آوے پہاڑ نے عرض کی کہ اگر آپکا حکم ہو تو مین اسیطرح ہو جاؤن حضرت نے فرمایا ہان

پس وہ اسیطرح ہو گیا اور کوہ نے یہودیونسے کہا کہ آیا یہ معجزہ حضرت موسی کی معجزے سے کم ہے کہ

تم سب جن پر ایمان لاتے اوسوقت سب یہودی حیران ہو کر ایک دوسریکا منہ دیکھنے لگا انمین سے بعضون

نے کہا کہ ہمکو چارہ نظر نہین ہے اور بعضونے کہا کہ یہ شخص نصیب ور ہے اور جو کہ صاحب نصیب ہین جو کچھ کہ

چاہتے ہین ویسے ہی ہو جاتا ہے بار ہواں معجزہ حضرت کا یہ ہے کہ مردونکو زندہ کرتے تھے جیسا کہ حضرت امام رضا

علیہ السلام فرماتے ہین کہ ایک روز خدمت مین جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی قریش جمع ہو کے

آئے اور سوال کیا کہ ہماری مردونکو زندہ کرو حضرت نے جناب امیرالمومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ تم صحرا مین

جاکے انکی مردونکا نام لیکر باواز بلند کہو کہ محمد رسولخدا نے تمہے فرمایا ہے کہ بحکم خدا اوٹھہ کہڑے ہو اوسوقت

جناب امیرالمومنین علیہ السلام تشریف لیگئے اور حضرت کی طرف سے ارشاد کیا وہ سب زندہ ہو گئے اور

اپنے اپنے سرونسے خاک جہاڑنے لگے پس قریش نے اونسے جاکے پوچہا کہ آیا تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ

کو جانتے ہو اونہونے کہا کہ وہ بیشک نبی ہین اور خدا اونکا عالم ہے اونکو واسطے تمہاری ہدایت کے

بہیجا ہے اور ہم آرزومند رہے کہ اگر اونکا زمانہ ہماری زندگی مین ہوتا تو ہم بہی اونکا ایمان لاتے اور

اسیطرح کے معجزے حضرت کی بہت ہین اور اخبار اور احادیث بیشمار ہین لہذا بنابر اختصار کے

انہین چند معجزون پر اکتفا کیا کہ انہین سے مطلب اصل ہے مطلب چہٹا معراج کی کچہہ بیان

مین ہے ایس پوشیدہ نرہے کہ جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضائل سے ایک فضیلت یہ ہے

معراج ہی ہی کہ اسپر آیات اور روایات بہت وارد ہین جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی سبحان الذی اسری

بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ لنریہ من

آیاتنا انہ ہو السمیع البصیر یعنی منزہ ہی وہ خدا کہ سیر کہلائی اوسنی بندے اپنی کو راتکو مسجد الحرام سے

طرف مسجد اقصی کی کہ وہ مسجد ہی کہ برکت عطا کی ہمنی گرداگرد اوسکی واسطی اوس شخص کی کہ کہلاوینگے

ہم اوسکو نشانیان عظمت اور جلال سی اپنی تحقیق کہ خدا عالم ہی ہر چیز کا جو سنتی اور دیکہتی

ہی پس بعضی علماء فرماتی ہین کہ مراد مسجد الحرام سی مکہ معظمہ ہی اسلئی وہ محترم ہی اور اخوند علیہ الرحمہ فرماتی

ہین کہ یہی مشہور ہی اور مراد مسجد اقصی سی وہ مسجد ہی کہ شام مین ہی و خوب مشہور ہے اور اکثر حدیثونسی یہ معلوم

ہوتا ہی کہ اوس سے بیت المعمور ہی کہ وہ چوتہی آسمان پر ہے اور اوسکا فاصلہ مسجد الحرام کی بہ نسبت مسجد

سی زیادہ ہی اور بصورتیکہ قرآن مجید مین مراد مسجد اقصی سی بیت المعمور ہو مسجد شام تو حضرتکی تشریف

لیجانی سی بیت المقدس مین لازم نہین آتا کہ مسجد اقصی سی قرآن مین یہی مراد ہو پس سکتا ہے

کہ مسجد الحرام سی مسجد شام اور وہان سے بیت المعمور تشریف لیگئی ہون اور قرآن مین مسجد اقصی سی مراد بیت المعمور

ہی ہو اسواسطی کہ حضرت بیت المقدس مین بہی تشریف لیگئی تہی جیسا کہ اکثر حدیثون مین وارد ہے

اور احتجاج طبرسی مین مروی ہی جس وقت کہ خداوند عالم نی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ پر نبوت

ختم کی اور اونکو اپنا رسول کیا اور تمام خلق پر پہنچایا اس آنحضرت کو مرتبہ معراج کا بہی عنایت فرمایا اور

آسمان پر طلب کیا اور واسطی اونکی سب پیغمبرونکو جمع کیا پس اون سے وہ چیزین پوچہین کہ جنکو لیکی

اونکو بہیجا تہا اور اون چیزونسی کہ جسکا تکالیف آنکی مین سے بار اوٹہالیا تہا اوسوقت سب پیغمبرون نے

حضرت رسالت پناہ کی اور اونکی وصی حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب کے فضیلتونکا اقرار کیا اور

ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اون حضرت نی

فرمایا کہ جو شخص کہ ان چار چیزونمین سی ایک کا بہی انکار کری یعنی معراج اور قبر مین سوال نکیرین اور بہشت اور

دوزخ کا وہ ہماری شیعونمین سی نہین ہی اور حدیث موثق مین حضرت امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ جو شخص

کہ معراج کا ایمان نلاوی اوسنی جناب محمد صلعم کی تکذیب کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ہمارا شیعہ

اور مومن وہ شخص ہی کہ جناب پیغمبر خدا صلعم کی معراج اور شفاعت اور سوال نکیرین اور بہشت

اور دوزخ اور صراط اور میزان اور حساب کا اور روز قیامت مین زندہ ہونیکا ایمان لاوے اور حیات القلوب مین

آخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ آیات اور روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ خدای جلشانہ نی اپنی رسول مقبول کو

ایک شب مین تمام آسمانونکی اور سدرۃ المنتہی اور عرش اعلی کی سیر فرمادی اور حضرت کو عجایب خلقت

سماوات کی دکہادی اور اوپر اسرار پنہانی کو القا فرمایا اور حضرت بیت المعمور مین زیر عرش الہی عبادت خدا

مین قایم رہی اور ارواح انبیا سی ملاقات کی اور بہشت مین تشریف لیگئی اور اہل بہشت کو مشاہدہ فرمایا اور

حدیثین فریقین کی متواتر ہین کہ حضرت حال بیداری مین آسمان پر جسم شریف سی تشریف لیگئی تہی اور آخوند

علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ حضرت کو قبل ہجرت کی معراج ہوئی تہی اور اسمین خلاف نہین ہی اور علما کہتی ہین

کہ حضرت کو جو قبل ہجرت کی معراج ہوئی تہی وہ رمضان المبارک کی سترہوین کا اور شب شنبہ تہی یا اکیسوین

اور بعضی کہتی ہین کہ ربیع الاول کی سترہوین تہی اور پہر آخوند صاحب فرماتی ہین کہ بعد ہجرت کی احتمال ہی

حضرت کو معراج ہوئی ہو اور بعضی علما کہتی ہین کہ حضرت کو معراج بعد ہجرت کی دوسری سال ہجری کی ستائیسوین

ہوتی تہی بلکہ بعضی روایتون سی معلوم ہوتا ہی کہ حضرتکو مکرر معراج ہوئی قبل ہجرت کی اور بعد ہجرت کی بہی

اور پہر آخوند صاحب بعض روایت کی فرماتی ہین کہ ہو سکتا ہی کہ حضرتکو معراج دو مرتبہ مکی مین واقع ہوئی

ہو اور باقی انکی سوا مدینہ مین جیسا کہ بعض یا اُسی سمجھا جاتا ہی مدینہ مین یا یہ کہ دو مرتبہ عرش پر اور باقی آسمانون

پر ہوتی ہو یا یہ کہ دونو مرتبہ جسمانی اور باقی روحانی ہوتی ہو اور حق الیقین مین پہر آخوند علیہ الرحمہ

فرماتی ہین کہ معراج ضروریات دین اسلام سی ہی پس جو شخص کہ اسکا انکار کری کافر ہی پس انسان کو

لازم ہی کہ اصول دین کی ہر چیز کی اعتقاد مین ایسی دلیل رکہتا ہو جس سے یقین ہو جاے اور جب کہ

اصل معراج جسمانی مین شیعہ اور سنی دونو کی روایتین متواتر ہین اور جس پر خبرین متواتر ہون یقین لانا

اوسکا چاہی کہ انکار اوسکا باعث کفر کا ہی یہ حال اصل معراج کا لیکن خصوصیات جو اخبار احاد مین

وارد ہین اور انمین اختلاف ہے اور افراط اور تفریط سی خالی نہین ہین تو اوس مین توقف چاہیے

اور اصل معراج حضرت کا جسم شریف سی آسمان پر جانا ہی جیسا کہ مولانا ابو علی طبرسی نی تفسیر مجمع البیان

مین اس آیہ کریمہ کی ذیل مین لکہا ہی سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَىٰ بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِي بَارَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا إِنَّهُ هُوَ

السَّمِيعُ الْبَصِيرُ یعنی پاک ہی وہی خدا کہ سیر کرائی بندی اپنی کو راتکو مسجد الحرام سی طرف

مسجد اقصی کی وہ مسجد اقصی کہ برکت اور بزرگی دی ہمنی گرد اگرد اوسکی کہ دکہلاتی ہم اوسکو

نشانیان اپنی تحقیق کہ وہ سننی والا اور دیکہنی والا ہی پس ابو علی فرماتی ہین جو وقت کہ حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ مکہ مین تہی آیہ نازل ہوا اور حضرت نی مسجد الحرام مین نماز مغرب ادا کی بعد اسکی

اوسی شب مین حضرتؐ کو معراج ہوئی اور اوسی شب پہر مسجد الحرام مین نماز صبح پڑہی اور مسجد الحرام سے
بیت المقدس تک تو قرآن سے جانا ثابت ہی اور اوسمین کسی مسلمانکو انکار نہین ہے لیکن بعض لوگ اوسمین سے
بسبب اپنی کم فہمی کی کہتی ہین کہ حضرتکو معراج خواب مین ہوئی تہی لیکن بطلان اونکے کلام کا کسی عاقل پر
پوشیدہ نہین ہی اسلیے کہ خوابمین کوئی اعجاز نہوتا ہے اور نہ کوئی دلیل ہوتی ہی اور بہت سے روایتین معراج
آسمانی پر دلالت کرتی ہین کہ حضرت آسمانپر حالت بیداری مین تشریف لیگئی تہی اور بعضی روایتون مین
وارد ہی کہ ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے سوال کیا کہ آیا خدای عز و جل کی لئے کوئی
مکان ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ کسی مکان مین نہین رہتا پس اوسنے عرض کی کہ جناب محمد صلی اللہ
علیہ و آلہ کو کسلیے آسمان پر طلب فرمایا تہا حضرت نے فرمایا اسلیے کہ وہ جناب اوسکی مملکت اور بادشاہی
کو آسمانونکی مشاہدہ کرین اور اوسکی عجائب صنعتین خلق کی ہوئی دیکہین پہر اوسنے عرض کی کہ حقتعالی نے
یہ کیون فرمایا ہی ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یعنی نزدیک گئی جناب
رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ اور بعد اوسکی جسکی پس تہا فرق ایک کمان کی دو گوشونکا یا کم حضرت نے
فرمایا کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ بلند ہوئی تا آنکہ پردہ نور کے قریب گئی اور
آسمانونکی فرشتونکو ملاحظہ فرمایا اور بعد اوسکی جسم مبارک کو پائین کیطرف جہکایا اور اوسکی مملکت
زمین کو اور بادشاہی کو دیکہا ایسا معلوم ہوتا تہا کہ فاصلہ زمین سے بقدر دو گوشہ کمانکے
یا اوس سے کم کا تہا اور وہ روایتین کہ عوام مین مشہور ہین کہ قبل معراج جناب رسول مختار صلی اللہ
علیہ و آلہ کی حضرت امیر المومنین علیہ السلام آسمان پر گئی اور پردہ کے اندر سے ایک ہاتہ باہر آیا کہ

وہ باتہہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا تہا اور اسیطرح علی اور بہی غلو کی باتین بتاتی ہین لیکن
وہ بندۂ خدا تہی اور پیش خدا ہی عز و جل اونکی مدارج قرب معنوی کی بہت ہین اور خدا تعالی
مجسم نہین ہی اور حضرت امیر علیہ السلام خدا نہین ہین لیکن اونکی مدح مین یہ روایت کیگئی ہی
کہ جسوقت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آسمان پر تشریف لیگئی اور ملائکہ نی سلام کیا اور
ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم آپکی بہائی علی ابن ابیطالب کیطرح ہین حضرت نی فرمایا الحمد للہ
بخیر ہین پہر ملائکہ نی کہا کہ جب آپ اونکی پاس تشریف لیجائین تو اونکو ہماریطرفسی سلام فرمائیگا
حضرت نی فرمایا تم اونکو پہچانتی ہو ملائکہ نی عرض کی کہ ہم اونکو کیون نہین جانتی کہ حقتعالی نی
ہمسی آپکی اور اونکی پیمان کو لیا ہی اور ہم ہمیشہ آپ پر اور اونپر درود بہیجتی ہین اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ
نی باسند معتبر ابن عباس سی روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ نی جناب امیر المومنین
علیہ السلام سی فرمایا ای علی جسوقت کہ مین ساتوین آسمان پر گیا اور وہان سدرۃ المنتہی کو پہونچا
اور وہانسی پردہ نور کی قریب تو پروردگار عالم نی میری کمال عزت اور توقیر فرمائی اور اوس پردہ نور
کی اندر سی اس آواز کو پیدا کیا کہ جسکا حاصل مطلب یہ ہی کہ سن ای محمد صلعم علی ہمارے دوستون کا امام اور
پیشوا ہی پس جو شخص کہ اوسکی اطاعت کری اوسنی میری اطاعت کی اور جو کہ اوسکی نافرمانی کری
اوسنی میری نافرمانی کی اور یہ فقرہ علی سی کہہ دینا اور جسوقت کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ
زمین پر تشریف لائی اور جناب امیر علیہ السلام کو بلا کر جو کچہہ کہ ارشاد جناب اقدس الہی ہوا تہا کہدیا
اوسوقت جناب امیر علیہ السلام نی عرض کی یا رسول اللہ آیا میرا یہ مرتبہ ہی کہ خداوند عالم مجکو یاد فرماتا

حضرت نے ارشاد کیا الآن ای علی اپنی پروردگار کا شکر کرو پس بمجرد ارشاد کے جناب امیر شکر الٰہی
کی لئی سجدی مین چلی گئی بعد تھوڑی عرصہ کی پیغمبر خدا نے فرمایا ای علی سجدی سی سر اوٹھالو
کہ جناب اقدس الٰہی کی درگاہ مین سجدہ تمہارا مقبول ہوا اور تمہاری جہت سے مباہات اپنی ملائکہ کی
ساتھہ کرتا ہی اور جابر انصاری سے مروی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا کہ مین شب معراج مین ساتوین
آسمان پر گیا تو مینی دیکھا کہ ہر ایک آسمان پر یہ لکھا ہی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول
اللہ علی ابن ابیطالب امیر المومنین اور جسوقت کہ مین پردونکی قریب پہونچا تو ہر پردہ
پر بھی یہی لکھا تھا اور جسوقت کہ مین ارکان عرش کی قریب پہونچا اوسپر بھی یہی لکھا تھا اور
روایتوں مین وارد ہی کہ اعمش نے حضرت امام جعفر صادق سے نقل کی ہی کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا
جسوقت کہ مین شب معراج مین پانچوین آسمان پر گیا تو وہان علی ابن ابیطالب کی صورت دیکھی اور
مینی جبرئیل سی پوچھا کہ کیسی صورت ہے جبرئیل نے کہا کہ ملائکہ کو از بسکہ علی بن ابیطالب کی
زیارت کا کمال اشتیاق تھا اور اونھون نے جناب قدس الٰہی سے سوال کیا کہ پروردگارا دنیا مین
فرزندان بنی آدم علی کی زیارت سی مشرف ہوتی ہین کہ وہ تیری حبیب محمد صلی اللہ علیہ و آلہ
کی وصی اور خلیفہ ہین ہمکو بھی اونکی زیارت سی مستفیض کر اوسوقت جناب باری نے اونکی صورتکو
اپنی نور سی پیدا کر کی اونکی حوالی کر دیا پس اس صورت مقدس کی شب و روز زیارت کیا کرتی ہین
اور حضرت امام جعفر صادق فرماتی ہین جسوقت کہ ابن ملجم ملعون نے حضرت کی سر مبارک پر
ضربت لگائی تو اوس ضربت کا نشان اوس صورت مقدس پر بھی ظاہر ہوا ہر چند کہ یہ روایت

اشکال سے نہیں ہے ملائکہ نے حضرت رسولخدا کی زیارت کی خواہش نکی جناب امیر علیہ
السلام سے افضل ہیں اور مخصوص جناب امیرالمومنینؑ کی زیارت کی خواہش کی لیکن رفع
اشکال میں کہہ سکتے ہیں کہ اکثر ملائکہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے
تھے اور اونکی زیارت سے مشرف ہوتے تھے خواہ بواسطہ وحی خواہ اور کسی تقریب سے اور امام کی لئے
چونکہ وحی نہیں آتی ہے لہذا ملائکہ نے جناب امیرالمومنینؑ کی زیارت کی خواہش کی ہے تو تعجب نہیں
چنانچہ علی ابن ابراہیم قمیؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ شب معراج میں
حضرت کی پاس جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل ایک براق لیکر آئے اور جسوقت حضرت اوس پر
سوار ہونے لگے ایک نے اون ملائکہ میں لگام پکڑی اور دوسرے نے رکاب اور تیسرے نے زین اور
براق گھبراکر اوچھلنے لگا اوسوقت جبرئیل نے اوسکی منہ پر ایک طمانچہ مارکر کہا اے براق ٹھہرجا
تحقیق کہ قبل انکے نہ کوئی پیغمبر تجھپر سوار ہوا ہے اور نہ بعد انکے کوئی سوار ہوگا پس حضرت اوسپر سوار
ہوئے اور وہ براق آسمان پر چلا اور تھوڑا بلند ہوا تھا کہ حضرت فرماتے ہیں کہ جبرئیل میرے ہمراہ
تھے اور میں آسمان اور زمین کو دیکھتا ہوا چلا جاتا تھا کہ ناگاہ میں نے سنا کہ داہنی طرفسے منادی نے
آواز دی اے محمدؐ میں نے اوسکا جواب نہ دیا پھر بائیں طرفسے آواز آئی میں اوسکی طرف بھی ملتفت نہوا
پھر میرے سامنے ایک عورت آئی کہ دونوں ہاتھ پھیلائے تھی اور بہت زیور اور لباس پہنے تھی اور
مجھسے کہا اے محمدؐ تم میری طرف دیکھو تا میں تمسے کچھہ بات کروں میں نے اوسکی بھی طرف نہ دیکھا بعد اسکے
تھوڑا سے راہ چلا تھا کہ ایک آواز مہیب آئی کہ میں گھبرا گیا پھر کہا جبرئیلؑ نے مجھسے کہ اترئیے اور نماز ادا

چڑہی اور مین وہان سی اترا اور نماز پڑہی اور بعد اسکی مجہی جبرئیل نی پوچہا کہ آیا تمہی پہچانا کہ نماز کہان
پڑہی مینی کہا نہین جبرئیل نی کہا یہ مدینہ ہی اور یہی جگہہ آپکی ہجرت کی ہی پہر مین وہان سی سوار ہوا اور
اور جہان تلک کہ خدا نی چاہا پہونچا پہر مجہی جبرئیل نی کہا کہ یہان سی اوترئی اور نماز پڑہی مین اوترا
اور نماز پڑہی بعد نماز کی جبرئیل نی کہا کہ آپنی اسجگہہ کو پہچانا مینی کہا نہین جبرئیل نی کہا کہ یہ خانہ
لحم ہی اور خانہ لحم بیت المقدس کی اثنا راہ مین ہی کہ یہان حضرت عیسی پیدا ہوئی تہی اور پہر مین وہان سی
بہی سوار ہوا اور بیت المقدس مین آیا اور براق کو اوسجا باندہا کہ جہان پیغمبران سابق نی کبہی
باندہتی تہی اور مین مسجد مین آیا اور میری ساتہہ پہلو مین جبرئیل تہی مینی وہان ابراہیم اور موسی اور عیسی
اور باقی سب پیغمبرونکو دیکہا کہ خداوند عالم نی اونکو واسطی میری احترام کی جمع فرمایا تہا بس نماز کی لئی
اقامت ہوئی اور جسوقت کہ انبیا صفین باندہکر کہڑی ہوئی اوسوقت جبرئیل نی میرا بازو پکڑکی مجہکو
آگی کر دیا اور مینی سبکی امامت کی اور مین بیاد فخر کی نہین کہتا ہون اور پہر واسطی میری امتحان
کی تین پیالی لائی ایک دودہ کا دوسرا پانیکا تیسرا شرابکا اوسوقت مینی ہاتف کی آواز سنی کہ کہتا تہا
کہ اگر پانیکو لیا خود غرق ہوا اور اوسکی امت بہی غرق ہوئی اور اگر شرابکو لیا گمراہ ہوا اور اوسکی امت
بہی گمراہ ہوئی اور اگر دودہ کو لیا ہدایت پاویگا اور اوسکی امت بہی راہ راست پاویگی پس مینی کا شیشہ
اوٹہا لیا اور اوس مین سی کچہہ دودہ پیا اوسوقت مجہی جبرئیل نی کہا کہ آپنی ہدایت پائی اور آپکی امت بہی
ہدایت پاویگی اور بعد اسکی جبرئیل نی کہا کہ اس مسافت راہ مین آپنی کیا دیکہا تہا اور کیا سنا تہا مینی کہا کہ میری داہنی
طرف سی ایک منادی نی آواز دی تہی جبرئیل نی کہا کہ آپنی کچہہ اوسکو جواب دیا تہا مینی کہا نہین

پھر جبرئیل نی کہا کہ وہ آواز یہود کی تھی کہ اگر آپ اوسکا جواب دیتی تو آپکی امت یہودی ہو جاتی پھر جبرئیل
نی مجھسی پوچھا کہ اور کیا سنا تھا مینی کہا کہ میری بائین طرف سی منادی نی ندا کی تھی جبرئیل نی کہا آیا
آپنی اوسکا جواب دیا تھا مینی کہا نہین جبرئیل نی کہا کہ وہ آواز نصاری کی تھی کہ اگر آپ اوسکا جواب دیتے
تو بعد آپکی آپکی امت نصاری ہو جاتی پھر جبرئیل نی کہا کہ آپکی سامنے کیا چیز آئی تھی حضرت نی اوس عورت کا حال
بیان فرمایا جبرئیل نی کہا وہ صورت دنیا تھی اگر آپ اوس سے بات کرتی تو آپکی امت آخرت کو چھوڑ دیتی
اور دنیا کو اختیار کرتی حضرت نی فرمایا کہ بعد اسکی مینی ایک آواز سنی تھی کہ اوسکی سبب سے مجھکو نہایت
خوف ہوا تھا جبرئیل نی کہا کہ کیفیت اوسکی یہ ہی کہ ستر برس گذری ہین کہ مینی ایک پتھر کنارے جہنم کے
ڈالدیا تھا اب وہ جہنم کی زمین پر پہونچا ہی راوی کہتا ہی کہ جس وقت سی جناب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
نی یہ سنا کبھی ہنسی یہانتک کہ دنیا سی رحلت فرماتی پھر حضرت فرماتی ہین پس مین وہان سے براق پر سوار
اور وہ آسمانکی طرف بلند ہوا اور جبرئیل میری ساتھ تھی کہ تب آسمان اول پر پہونچا کہ وہان ایک فرشتہ تھا
کہ چہرہ اوسکا مثل ماہتاب کی روشن تھا اور نام اوسکا اسمعیل ہی اور اوسکی زیر حکم ستر ہزار فرشتی ہین
اور ہر فرشتی کی تابع ستر ستر ہزار فرشتی ہین اوسنی کہا ای جبرئیل یہ تمہاری ساتھ کون ہین جبرئیل
نی کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اوسنی پوچھا آیا یہ مبعوث ہوے جبرئیل نی کہا ہان پس
اوسنی دروازہ کھول دیا اور مینی اوس سے السلام علیکم کہا اور اوسنی میری سلام کا جواب دیا اور میری لیی دعا کی
مینی بہی اوسکی لیی دعا کی پھر اوسنی کہا ای پیغمبر صالح مرحبا اور بعد اسکی میری پاس اور فرشتی بہت تمام
آئی اور مجھکو سلام کیا اور خوش ہوئی اور ہنسی اور مجھکو دعا دی لیکن اونمین سی ایک فرشتہ تھا

کہ اوسکی صورت نہایت غضبناک تہی اونی بہی مجہی سلام کیا اور دعا دی مگر اوسکی چہرہ پر ہنسی اور
بشاشتی کا نام نہ تہا مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ فرشتہ کون ہی کہ مجکو اسکی صورت سی خوف آتا ہی
جبرئیل نی کہا کہ ہم بہی اسکی صورت سی ڈرتی ہین کہ یہ جہنم کا خزینہ دار ہی اور نام اسکا مالک ہے
اور جس روز سی کہ خداوند جبار نی جہنم اسکی حوالی کیا ہی کافرون اور گنہگارون پر نہایت غضبناک
ہوتا ہی اور جدکے اوٹہاتا ہی کی ہاتہہ سی کافرون اور گناہگارونسی انتقام لیگا چونکہ جبرئیل کی تمام ملائکہ فرمان
بردار تہی اسلیے مینی اونسی کہا کہ مالک سی کہو کہ مجہکو جہنم دکہلاوی اور جبرئیل نی مالک سی کہا کہ ای
مالک حضرت محمد مصطفے کو جہنم دکہا دی پس جس وقت کہ مالک نی جہنم کی پردون مین سی ایک
پردہ اوٹہایا اور اوسکی دروازون مین سی ایک دروازہ کہولا اور جہنم سی ایک شعلہ اس زور
و شور سے نکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوا کہ مجکو نہایت خوف آیا اور مینی جبرئیل سی کہا کہ مالک
سی کہو کہ اسی روک لی اور دروازی کو بند کر دی پہر مین وہان سی آگی چلا تو مینی ایک شخص گندم
گون کو دیکہا اور جبرئیل سی پوچہا یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ آپکی والد حضرت آدم ہین مینی
اونکو سلام کیا اور اونہون نی مجکو سلام کیا اور اونہون نی مجکو کہا ای فرزند شائستہ ای پیغمبر
شائستہ مرحبا پہر مین وہانسی بہی آگی چلا تو مینی ایک فرشتہ کو دیکہا کہ بیٹہا ہی اور اوسکی دونو
رانون کی بیچ مین تمام دنیا ہی اور اوسکی ہاتہہ مین ایک تختی ہی اوسپر کچہہ لکہا ہی اور اوسکو
بغور دیکہہ رہا ہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ ملک الموت ہین اور یہ ہمیشہ لوگونکی
قبض ارواح مین مشغول رہتی ہین پہر مینی جبرئیل سی کہا کہ مجکو انکی پاس لیچلو کہ مین انسی کچہہ باتین

کہ دونون جسوقت کہ مجھکو جبرئیل اونکی پاس لیگئی اور اونسی کہا کہ یہ پیغمبر حضرت ہین خداوند عالم نی انکو
واسطی اپنی بندونکی ہدایت کی بھیجا ہی اونہون نی مجھکو مرحبا کہا اور مجھسی بہت محبت و الفت کی باتین کین
کہ ای محمد خوش ہو جیی کہ مین آپکی امت مین بہت خوبیان دیکھتا ہون مین نی کہا کہ مین حمد کرتا ہون
اوس خدا کی کہ اپنی بندونکو نعمت بخشتا ہی اور یہ سب مجھپر میری پروردگار کی رحمت اور فضل ہی
جبرئیل نی کہا مجھسی کہ انکا کام سب فرشتون سی زیادہ مشکل ہی مین نی کہا آیا یہ خود سبکی قبض روح کرتے ہین
جبرئیل نی کہا البتہ مین نی کہا ای ملک الموت جہانتک کہ ذیحیات ہین تم ہر ایک کو دیکھتی ہو اور اونکی
پاس جاتی ہو ملک الموت نی کہا البتہ سب تابع کر دی ہین خدای جلشانہ کی سب میری قبضہ قدرت مین
ہین پس میری نزدیک دنیا مثل یکدرم کی ہی کہ کسی شخص کی ہاتھ مین ہو اور وہ جسطرف چاہی
اوسکو گردش دی اور کوئی گہر ایسا نہین کہ مین ہر روز پانچ مرتبہ اوس گہر کی لوگونکو دیکھتا ہون
اور ایک ایک کا تفحص کرتا ہون اور جب اہل بیت اپنی مردی پر روتی ہین مین اونسی کہتا ہون کہ
تم میری سبب سی مت روؤ مجھکو تمہاری پاس بہی آنا ہی یہانتک کہ مین تمہاری مین سی ایک کو
بہی نہ چہوڑونگا حضرت فرماتی ہین کہ پہر کہا آدمی کو موت سی اندوہ کی بڑا سبب ہی جبرئیل نی کہا جو کچھ
کہ بعد مرگ کی ہی مرگ سی بہت بدتر ہی اور پہر پاس آگی چلا دیکہا کہ کچھ لوگ ہین کہ اونکی آگی خوان
گوشت پاکیزہ اور گوشت مردار اور بدبو کی رکہی ہین اور وہ گوشت بدبو کو کہاتی ہین اور گوشت
پاکیزہ کو نہین کہاتی مین نی کہا ای جبرئیل یہ کون ہین جبرئیل نی کہا ای محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
آپکی امت مین کی گروہ ہین حرام کو کہاتی ہین اور حلال کو ترک کرتی ہین پہر ایک فرشتی کو دیکہا کہ

حقتعالی نے اوسکو عجیب الخلقت پیدا کیا تھا کہ اوسکا نصف بدن آتش کا تھا اور نصف بدن برف کا
تھا نہ آتش برف کو بہا سکتی تھی نہ برف آتش کو بجھا سکتی تھی اور وہ فرشتہ بآواز بلند کہتا تھا کہ الٰہی
اوس خدا کو منزہ جانتا ہوں کہ تونے اس آگ کی گرمی کو روک لیا کہ اس برف کو نہ بہا دے اور اس
برف کو نگاہ رکہا کہ آگ کو نہ بجھا دے خداوندا تونے آتش اور برف میں الفت و محبت دی ہی اور
مومنین کے دلونمین بہی الفت و محبت دی ہی مینے کہا اے جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے جبرئیل نے کہا
یہ مومنین کا خیرخواہ ہی اور جس روز سے کہ جناب قدس الٰہی نے اسکو پیدا کیا ہی یہ واسطے مومنین کے
دعا کرتا ہی اور پہر مینے دو فرشتونکو اور دیکہا کہ آسمانمین ندا کرتے ہین یقول احدهما اللهم
اعط كل منفق خلفا ويقول الآخر اللهم اعط كل ممسك تلفا یعنی ایک کہتا ہے
خداوندا جو کہ تیری راہ میں دے اوسکو عوض دے دوسرا کہتا ہی خداوندا جو کہ امساک کرے
اور تیری راہ مین نہ دے اوسکے مال اور دولت کو تلف کر اور مین وہانسے آگے چلا تو کچہہ لوگ نظر آئے
کہ اونکے لب مانند لب شتر کے لٹکتے تہے اور ملائکہ اونکے پہلو سے گوشت کاٹ کاٹ کے اونکے منہ مین
ڈالتے تہے مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ جو مومنین کو طعنے دیتے تہے
اور اونکی عیب جوئی کرتے تہے اور مین وہانسے آگے چلا تو کچہہ لوگ اور دیکہے کہ ملائکہ اونکے سرونکو
پتہر سے کوٹتے ہین مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ یہ لوگ سو رہتے تہے
اور نماز عشا نہ پڑہتے تہے اور مین وہانسے آگے چلا تو کچہہ اور لوگ دیکہے کہ ملائکہ اونکے منہ مین
آگ ڈالتے ہین اور وہ آگ اونکی دبر کی راہ سے باہر نکل جاتی ہی مینے جبرئیل سے پوچہا کہ یہ کون

ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ یتیمونکا مال ناحق کہاتی تہی جیسا کہ حقتعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ

اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ نَارًا وَسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا

بتحقیق وہ لوگ کہ مال یتیمونکا کہاتی ہین بظلم نہین کہاتی شکمونمین اپنی مگر آگ کو اور قریب ہی کہ داخل ہووینگی آتش جہنم مین پہر حضرت فرماتی ہین کہ مین وہان سی بہی آگی بڑہا تو کچہ اور لوگ نظر آئی کہ وہ چاہتی ہین کہ کہڑی ہون لیکن پیٹ انکی اسقدر بڑی ہین کہ کہڑی نہین ہوسکتی مینی

جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ سودخور ہین جیسا کہ حقتعالی قرآن مجید مین انکی حال کو مثل آل فرعون کی فرماتا ہی کہ اونپر ہر صبح و شام عذاب ہوتا ہی اور روز شدت عذاب سی کہتی ہین کہ پروردگار قیامت کب برپا ہوگی حضرت فرماتی ہین کہ مین وہانسی بہی آگی چلا تو کچہ عورتین نظر آئین کہ پستان بندہی ہوئی لٹکتی ہین مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ وہ عورتین ہین کہ شوہرونکی گہر مین زنا کرکی زنا کی اولاد کو شوہرونکی نام زد کیا اور اور شوہرونکی میراث اولاد زنا کو دی پس حضرت نی فرمایا کہ ان عورتونپر خدا کا غضب سخت ہی کہ انکو اپنی شوہرکی نسب مین داخل کرتی ہین جو کہ اونکی صلب سی نہون اور زنا سی پیدا ہوئی ہون اور اوپر پوشیدہ ہی مطلع ہوں اور اولاد اسکو مال ناحق کہلاتین پہر حضرت فرماتی ہین کہ مین وہانسی بہی آگی چلا تو کچہ فرشتی نظر آئی کہ خداوند عالم نی جسطور سی چاہا اونکو پیدا کیا اور جسطرف چاہا انکی منہ کو کردیا اور انکی ہر اعضا سی خدا کی تسبیح اور تحمید کی صدا آتی تہی اور خوف خدا سی روتی تہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ آپ انکو جسطور سی دیکہتی ہین اسیطرح پیدا ہوئی ہین کہ ایک پہلو مین

دوسرا کھڑا ہی اور خوف الٰہی سی ایک دوسری سی بات نہین کرسکتا اور نہ سر کو بلند کرتا ہی اور نہ
پاؤن کیطرف دیکھتا ہی مینی اونکو اشارہ سی سلام کیا اونہون نی میری سلام کا جواب پالیکن از سر
کر دل اور انکا یاد خدا مین مصروف تھا جسی بات نکی جبرئیل نی اونسی کہا کہ یہ حضرت محمد صلعم پیغمبر
رحمت ہین کہ جناب اقدس الٰہی نی انکو اپنی بندونکی ہدایت کو بھیجا ہی اور بعد انکی اور کوئی
پیغمبر نہوگا اور یہ سب پیغمبرونسی افضل ہین* اور بہتر ہین آیا تم انسی بات کیون نہین کرتی اس نی جو
جبرئیل سی یہ سنکی مجھکو سلام کیا اور میری بہت تعظیم اور تکریم کی اور کہا آپکی لیئی اور آپکی امت کی لئی
خیر ہی پھر مین وہانسی دوسرے آسمان پر گیا اور وہان دو شخص دیکھی کہ ہم شبیہ تھی مینی
جبرئیل سی پوچھا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ حضرت یحیی اور حضرت عیسی علیہما السلام ہین اور
یہ دونو خالہ زاد بھائی ہین پس مینی اونسی ملاقات کی اور اون دونون پیغمبرون نی مجھکو کہا ای
برادر شائستہ وای پیغمبر شائستہ مرحبا پھر مینی اوس آسمان کے ملائکہ کو دیکھا کہ اونکا منہ اوس طرف
متوجہ تھا جسطرف خدا نی فرمایا تھا اور وہ دوسری طرف نہین دیکھتی تھی اور حق تعالی کی تسبیح
اور تقدیس انواع مختلف کہتی تھی پھر مین وہانسی تیسرے آسمان پر گیا اور وہان ایک شخص کو
دیکھا کہ صورت اونکی مثل ماہ شب چاردہ روشن تھی مینی جبرئیل سی پوچھا کہ یہ کون ہین
جبرئیل نی کہا کہ یہ آپکی بھائی حضرت یوسف ہین مینی اونسی ملاقات کی اونہون نے
بھی مجھکو کہا کہ ای برادر شائستہ وای پیغمبر شائستہ مرحبا کہ زمان شائستہ مین جو تشریف لائے ہو
پھر مینی وہانکی فرشتون کو دیکھا کہ سب عبادت خدا مین مشغول ہین اور جبرئیل ہمارے ہمراہ اوپر

کرتی تہی اور وہ سب خوش ہو ہو کی مجہی سلام کرتی تہی اور دعائین دیتی تہی جب مین چوتہی آسمان
پر گیا وہان ایک اور شخصکو دیکہا مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ حضرت
ادریس پیغمبر ہین کہ خداوند عالم نی انکو مکان عالی عنایت کیا ہی جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی ورفعناہ
مکانا علیا یعنی بلند کیا اوسکو مکان بزرگ و برتر پس مینی اونسی بہی ملاقات کی انہون نی بہی مجہکو دعا دی
پہر مینی وہانکی ملائکہ کو دیکہا کہ سب عبادت خدا مین مصروف ہین اور ایک فرشتہ کرسی پر بیٹہا ہی اوسکی تابع
ستر ہزار فرشتی ہین اور ہر فرشتہ کی تابع ستر ستر ہزار فرشتی ہین اوسوقت مینی گمان کیا کہ ان فرشتون سی کوئی فرشتہ
جلیل القدر زیادہ نہوگا ناگہ جبرئیل نی اوسسی کہا کہ اوٹہ کہڑا ہو پس وہ کہڑا ہو گیا اور اب روز قیامت
تک کہڑا رہیگا جب مین پانچوین آسمان پر گیا مینی وہان ایک شخص کبیر السن کو دیکہا کہ گرد اونکی امت
اونکی حلقہ باندہی ہی مینی اونکی کثرت امت سی تعجب کیا اور جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی
کہا کہ یہ وہ پیغمبر ہین کہ انکی امت انکو دوست رکہتی تہی اور یہ ہارون پسر عمران ہین پس مینی اونسی
بہی ملاقات کی پہر مینی وہانکی ملائکہ کو دیکہا کہ سب عبادت خدا مین مشغول و مصروف ہین اور انہون
نی مجہکو دیکہکر سلام کیا اور خوش ہوکی دعائین دین جب مین چہٹی آسمان پر گیا مینی وہان ایک شخص
طویل القامت اور گندم گون کو دیکہا اور مینی یہ سنا کہ وہ کہتی ہین کہ بنی اسرائیل میری طرف
گمان کرتی ہین کہ مجہسی بہتر پیش خدا فرزند آدم مین سی کوئی نہین ہی حالانکہ یہ جو شخص آئی ہین وہ
نزدیک خدا کی مجہسی بدرجہ اعلی بہتر ہین مینی جبرئیل سی پوچہا کہ یہ کون ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ حضرت
موسی پسر عمران علی نبینا و آلہ و علیہ السلام ہین پس مینی اونسی بہی ملاقات کی اور انہون نی مجہکو دعا دی اور مینی

اونکو دعا دی پہر پہونچا وہانکی ملائکہ کو دیکہا کہ وہ بہی سب عبادت خدا مین مشغول ہین انہی مجکو دیکہکر
اسپہ ونے سلام کیا اور دیکہا حبیب علیؑ لا زین آسمان پڑ بیا ہر ایک فرشتی نی مجہی کہا ای محمد صلعم حجامت
کا استعمال رکہو یعنی پچہنی لگانیکا اور اپنی امت کو بہی حکم کرو کہ وہ بہی پچہنی لگایا کرین بعد مینی ایک شخص کو
دیکہا کہ اونکی سرکی بال سفید تہی اور وہ ایک کرسی پر بیٹہی تہی مینی کہا ای جبرئیل یہ کون ہین کہا ساتوین
آسمان پر بیت المعمور کی دروازہ کی پاس بیٹہی ہین جبرئیل نی کہا کہ یہ آپکی والد بزرگوار حضرت ابراہیم علیہ السلام
ہین اور آپکی امت کی پرہیزگارونکا یہی مقام ہی پاس حضرت نی اس آیہ کو تلاوت فرمایا اِنَّ
اَولَی النَّاسِ بِاِبرَاهِیمَ لَلَّذِینَ اتَّبَعُوهُ وَهٰذَا النَّبِیُّ وَالَّذِینَ اٰمَنُوا مَعَهُ
وَاللّٰهُ وَلِیُّ المُؤمِنِینَ بتحقیق سزاوار خلوص اعتقادکی اور زیادہ تر ابراہیم کے
ساتہہ وہ لوگ ہین کہ پیروی اوسکی کرتی ہین اور یہ پیغمبر اور وہ لوگ کہ ایمان لائے اوسکی اوپر ہین
اور خدا مددگار مومنونکا ہی اور حضرت فرماتی ہین مینی اونکو سلام کیا اور انہونے مجکو سلام
کیا اور کہا ای پیغمبر شائستہ الغرض فرزند شائستہ مرحبا کہ زمانہ شائستہ مین مبعوث ہوئی پہر مینی وہانکی
ملائکہ کو دیکہا کہ وہ بہی سب عبادت خدا مین مشغول ہین اور اونہونے مجہی کہا کہ آپ خوش ہوجیے
کہ آپکی لئی اور آپکی امت کی لئی خیر ہی پہر مینی دریا نور کی دیکہی کہ اونکی نور کی چمک سی نظر خیرہ ہوگئی
تہی اور بعد اسکی دریا ظلمت اور برف کی دیکہی اور جب ان سب چیزون عجیب کے دیکہنی سے
مجکو خوف آیا جبرئیل نی کہا کہ آپ خوش ہون کہ جناب اقدس الٰہی نی آپکی کمال عزت اور توقیر
فرمائی اور اپنی قدرت کاملہ سی آپکو ان عجائب وغرائب چیزون کی دیکہنی کی قوت دی اور آپکے

حقیقت کیا ہی اگر آپ اون عجائبات کو دیکھیں کہ جنہیں مین دیکھا ہی البتہ تمہی پروردگار کی
عظمت جلال زیادہ ظاہر ہوتی ہی حضرت فرماتی ہین کہ مینی جملہ عجائب مخلوقات آلہی یکایک دیکھا کہ
پانون اوسکی زمین کی طبقہ ہفتم پر تہی اور سر اوسکا نزدیک عرش آلہی کی تہا اور پر اوسکی ایسی دراز تہے کہ جب اونکو
کہولتا تہا مشرق اور مغرب سی نکل جاتی تہی اور اوس فرشتی کا یہ ورد تہا کہ میرا پروردگار اوس سے
منزہ ہی اور اوسکی شان اوس سے عظیم ہی کہ جہانتک عقل رسائی کری اور جب سحر کو وہ اپنی
پرونکو جہاڑکر باواز بلند کہتا ہی سُبْحَانَ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ
الْمُتَعَالِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اوسوقت زمین کی بہی مرغ اپنی پرونکو جہاڑکر خدا کی تسبیح کہتی
ہین اور جب وہ چپکا ہوجاتا ہی یہ بہی چپکی ہوجاتی ہین اور رنگ اوسکا سفید تہا اور پر
اوسکی سبز تہی پہر مین جبرئیل کی ساتھ بیت المعمور کو چلا اور مینی دو رکعت نماز پڑھی اور بعد
اسکی مینی کچہ لوگ اپنی اصحابون کی اپنی پاس دیکہی اور انمین سی بعضی کپڑی سفید
اور پاکیزہ پہنی تہی اور بعضی کثیف اور کہنہ پہنی تہی اور جو کہ کپڑی سفید اور پاکیزہ پہنی تہے
بیت المعمور مین داخل ہوئی اور جو لوگ کہنہ اور کثیف پہنی تہی اونکو منع کیا جب مین بیت المعمور سی
باہر آیا مینی دو نہرین اور دیکہین کہ ایک کو کوثر کہتی ہین دوسری کو نہر رحمت کہتی ہین پہر مینی کوثر
سی پانی پیا اور نہر رحمت مین غسل کیا اور بہشت کی اندر گیا اور مینی اوسمین محل اور قصر
اپنی مکان اور اپنی اہلبیت کی اور اپنی ازواج کی کہ طاہرات ہین دیکہی اور بہشت کی خاک کو
دیکہا کہ مشک کی ہی پہر مینی ایک لڑکی کو دیکہا کہ وہ بہشت کی نہرونمین غوطی مارتی ہی

اوسسے پوچھا کہ تو کسکی لڑکی ہی اوسنی کہا کہ مین زید بن حارثہ کی بیٹی ہون جب مین پہر آیا
مینی زید کو خوشخبری دی اور پہر مینی بہشت کی پرندون کو دیکہا کہ اونکی قد و قامت مثل
اونٹونکی بلند تہی اور پہر وہانکی انارون کو دیکہا کہ مانند بڑی ڈولون کی تہی اور ایک درخت کو
دیکہا کہ اوسکا دور ایسا تہا کہ اگر اوسکی جڑ مین کسی پرندیکو چہوڑ دین اور وہ سات سو برس اوڑ تک
توبہی اوسکی دورکو نطی کرسکی اور ہر شاخ اوسکی ہر گہر مین پہیلی تہی مینی جبرئیل سی پوچہا کہ
کیسا درخت ہی جبرئیل نی کہا کہ یہ درخت طوبی ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی طُوبٰی لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ
یعنی طوبی واسطی اون لوگون کی ہی کہ جو ایمان لائی اور عمل نیک کئی اور اونکی بازگشت
بہتر ہی پہر مینی جبرئیل سی پوچہا کہ جو مینی ساتوین آسمان پر بہشت مین دریا نور اور ظلمت کے
اور برف کی دیکہی تہی کیسی ہین جبرئیل نی کہا کہ اگر وہ دریا نہوتی تو جو کچہ کہ زیر عرش الہی تہا
اوسکی نور سی جل جاتا پہر مینی وہانسی سدرۃ المنتہی کو گیا اور مینی دیکہا کہ اوسکا ہر ایک پتہ
ایسا بڑا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی ایک جماعت کثیر بیٹہی اور پہر مین وہانسی قاب قوسین کو
پہونچا یعنی جناب اقدس الہی کو پردہ عزت کی قریب کہ فاصلہ بقدر ایک کمان کی باقی
رہگیا تہا اور اوسکی اندر سی ایک آواز آئی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
یعنی ایمان لایا رسول ساتہ اون چیزون کی کہ بہیجی گئی ہین جانب پروردگار سی اوسکی
اوسوقت مینی عرض کی اپنی طرف سی اور اپنی امت کی طرف سی وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ

یعنی سب مومن ایمان لاتی ساتھہ خدا کی اور اوسکی فرشتونکی اور اوسکی کتابونکی اور اوس کی
رسولون کی اور اوسکی رسولون مین فرق نہین جانتی ہین اور پہر مینی درگاہ جناب کبریا
مین عرض کی سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ یعنی سنا
ہمنی فرمان خدا کو اور اطاعت کی ہمنی پس ہم طلب کرتی ہین آمرزش تجہی ای پروردگار
ہماری اور سبکی بازگشت تیری ہی طرف ہی جناب باری نی فرمایا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی خدا تکلیف
نہین کرتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی پس واسطی اوسی نفس کی ہی نفع اوسے
نیکی کا کہ اوسنی حاصل کی ہی اور اوپر اوس نفس کی ہی ضرر اوس بدی کا کہ جسکو عمل مین
لایا ہی پہر مینی عرض کی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا یعنی پروردگار
ہمسی مواخذہ نفرمانا اگر ہم بہول جاتین یا خطا کرین حقتعالی نی ارشاد فرمایا کہ مین تمسی
مواخذہ نکرونگا پہر مینی عرض کی رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی ای پروردگار ہماری بار نہ کر ہم پر بار گران جیسا کہ تونے
بار کیا اون لوگون پر کہ قبل ہماری تہی حقتعالی نی فرمایا کہ مین بار نہین کرتا پہر مینی
عرض کی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا
وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ یعنی اے پروردگار
ہماری وہ بوجہہ ہمپر نہ ڈال کہ ہمکو جسکی اوٹہانی کی طاقت نہین ہی اور ہمکو معاف فرما

اور ہماری گناہونکو عفو کر اور ہمپر رحم فرما کہ تو مددگار اور کارساز عالم ہی پس ہماری یاوری
اور مددگاری کر اور ہمکو کافرون پر فتح یاب کر خداوند عالم نی فرمایا جو کچھ کہ تونی مانگا
ہمنی تجکو اور تیری امت کو عطا کیا حضرت صادق علیہ السلام فرماتی ہین کہ جناب
اقدس الہی نی یہ عزت کسی پیغمبر کی ہنین کی تہی جو ہماری پیغمبر کی عزت افزائی
فرمائی اور اونکو یہ نعمتین عطا کین پہر حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ فرماتی ہین کہ
مینی درگاہ کبریا مین عرض کی ای پروردگار تونی اپنی پیغمبرونکو فضیلتین عطا کین پس
مجکو عطا کر حقتعالی نی فرمایا کہ ہم تجکو دو کلمہ عطا کرتے ہین کہ ہماری خزانون مین
بہتر ہین اور وہ یہ ہین لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا
اِلَیْكَ اور بعد اسکی مجکو حاملان عرش الہی نی ایک دعا بتائی کہ ہر صبح و شام
کو پڑہا کرون اور وہ یہ ہی اَللّٰهُمَّ اِنَّ ظُلْمِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِعَفْوِكَ وَذَنْبِیْ
اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِمَغْفِرَتِكَ وَفَقْرِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِغِنَاكَ وَوَجْهِیَ
الْبَالِیْ اَصْبَحَ مُسْتَجِیْرًا بِوَجْهِكَ الْبَاقِی الَّذِیْ لَا یَفْنٰی
حضرت فرماتی ہین پہر مینے ایک اور فرشتی کی آواز سنی کہ اذان کہتا ہی اور قبل
اسکی کبہی اوسکو آسمانمین ہنین دیکہا تہا جب اوسنی کہا اَللّٰهُ اَكْبَرُ حقتعالی نی فرمایا کہ
بندہ مومن نی سچ کہا کہ مین سب چیزون سی بزرگ زیادہ ہون اور جب اوسنی دو مرتبہ کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حقتعالی نی فرمایا کہ میری بندہ نی سچ کہا کہ سوا تے

میری کوئی خدا نہین ہی اور جب اوسنی دو مرتبہ کہا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ
حق تعالی نی فرمایا کہ میرے بندہ نی سچ کہا کہ محمد میرا بندہ اور میرا رسول ہے
اور مین اوسکو بہیجا ہی اور برگزیدہ کیا ہے اور جب اوسنی کہا حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
حقتعالی نی فرمایا میرے بندہ نی سچ کہا کہ لوگون کو واسطی میرے فریضے کے
بلاتا ہے پس جو شخص کہ نماز کو جاتی اور غرض اوسکی میری رضا کی ہو تو مین اوسکے
گناہو نکا کفارہ کر دونگا اور جب اوسنی کہا حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حقتعالی نی فرمایا
کہ نماز موجب شائستگی اور رستگاری کا ہی پس مین واسطی نماز کی آگے کہڑا ہوا اور
ملائکہ نی میری اقتدا کی جیسا کہ بیت المقدس مین میری سب پیغمبرون نی اقتدا
کی تہی جب مین نماز سی فارغ ہوا حقتعالی کی محبت مجہپر ایسی غالب ہوئی کہ مین سجدے
مین چلا گیا اوسوقت خداوند عالم نی مجہسی فرمایا کہ قبل تیرے جو کہ پیغمبر ستہے
ہمنی اونپر پچاس نمازین واجب کی تہین پس فرض ہی پچاس نمازین تجہپر اور تیری
امت پر بہی واجب کی ہین حضرت فرماتی ہین کہ جب مین وہان سی پہرا ابراہیمؑ
کی قریب سی اور جس پیغمبر کی قریب سی گذرا کسی نی مجہسی کچہہ نہ پوچہا اور جب مین
موسے کی قریب پہونچا اونہون نی مجہسی پوچہا کیا مینی کہا کہ خدا نے پچاس
نمازین مجہپر اور میری امت پر واجب کی ہین موسی نی کہا ای محمد پروردگار بی نیاز
ہی اوسکو کسیکی عبادت کی پروا نہین ہی اور تمہاری امت نہایت ضعیف ہے

یہ پچاس نمازون کی تکلیف نہ اوٹھا سکی گی پس تم پہر جاؤ اور پروردگار سی عرض کرو کہ تمہاری
اوپر تخفیف کری اور مین پہر اور سدرة المنتہی کو پہونچا اور مینی سجدے مین جا کے
عرض کی ای پروردگار جو کہ تو نی مجہپر اور میری امت پر پچاس نمازین واجب کی ہین
وہ بہت دشوار ہین پس تو اپنی فضل وکرم سی اونمین سے تخفیف فرما او سوقت جناب
اقدس الہی تی اونمین سی دس نمازین معاف فرمائین جب مین وہا سے پہر اور موسی
کی پاس آیا موسی نی کہا کہ پہر جاؤ اور دوبارہ شفارس کرو کہ تمہاری امت کو چالیس
نمازونکی بہی طاقت نہین ہی اور مین پہر گیا اور سدرة المنتہی پر جا کی سجدہ کیا اور عذر
خواہی کی او سوقت خداوند رحمان نی دس نمازین اور معاف فرمائین اور جب مین
موسی کی پاس آیا اونہون نی کہا پہر جاؤ اور سفارش کرو کہ تمہاری امت کو اسکی
بہی طاقت نہین ہی غرض اسیطرح مین کئی مرتبہ گیا اور آیا یہان تک کہ نوبت پانچ
نمازونکی پہونچی پہر موسی نی مجہسی کہا کہ یہ بہی بہت ہین او سوقت مینی کہا ای موسی
اب مجہی خدا کی پاس جاتی اور عرض کرتی ہوی شرم آتی ہی پس مینی ان پانچ
نمازون پر صبر کیا ناگہان حقتعالی مجکو ندا کی ای محمد جو کہ تو نی پانچ نمازون پر صبر کیا تو ہمنے
انکا ثواب برابر اون پچاس نمازون کی تجکو اور تیری امت کو عطا کیا اور ہم ایک نماز
کو برابر دس نمازونکی قبول کرینگی اور جو کہ تیری امت سی کوئی ایک حسنہ
کریگا اوسکی لیی دس حسنی لکہینگی اور جو کوئی کسی گناہ کا قصد کریگا

پس جب تک کہ وہ اوسکا مرتکب نہوگا ہم کچہ نہ لکہینگی اور اگر وہ اوسکا مرتکب ہوا تو ہم

ایک گناہ لکہینگی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت موسے

بن عمران کو خدائی تعالے جزای خیر دی کہ انکی بار کو سبک اور انکی تکالیف کو آسان کیا اور

ابن بابویہ علیہ الرحمہ فرماتی ہین بسند معتبر روایت کی ہی کہ زید بن علی بن الحسین نی اپنی

والد بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سی سوال کیا کہ اسے پدر بزرگوار فرمایئے

کہ اسکا سبب کیا ہی کہ جب میرے جد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ معراج پر تشریف لیگئی

تہی اور حقتعالی نی اونکی امت پر پچاس نمازین واجب کی تہین تو اون جناب نی

کیون نہین آپ خدا سی سوال کیا کہ اوپر تخفیف کری کہ جب حضرت موسی نے کہا

اوسوقت استدعا کی اور خدا نی اونپر تخفیف کی حضرت نی فرمایا ای فرزند جناب رسولخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ نی سوال کرنا ترک ادب جانا اور جب کہ حضرت موسی کہ پیغمبر جلیل القدر

تہی اونہون نی واسطی امت کی سفارش کی اوسوقت اونجناب کو مناسب نہ تہا کہ اپنی

بہائی حضرت موسی کی کہنی کو رد کرتی لہذا درگاہ جناب باری مین مکرر تخفیف کی التجا

عرض کی یہانتک کہ پانچ نمازین قرار پائین زید نی پہر عرض کی ای پدر بزرگوار حضرت

موسی نی انہین بہی تو تخفیف کی سفارش کی تہی تو کیون نہین جناب رسولخدا صلی اللہ

علیہ وآلہ نی حقتعالی سی تخفیف کی استدعا کی حضرت نی فرمایا ای فرزند جناب رسولخدا صلعم

نی چاہا کہ واسطی امت کی تخفیف حاصل ہو اور ان پچاس نمازونکا ثواب بہی حاصل ہو

اور اگر پانچ سی کم ہوتین تو پچاس نمازونکا ثواب ہوتا اسلئی کہ حقتعالی فرماتا ہی من جاء بالحسنة فله عشر امثالها یعنی جو شخص کہ ایک حسنہ کری اوسکی عوض مین اوسکی لئی دس حسنہ ہوتی ہین چنانچہ جسوقت کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ آسمان سی تشریف لاتی جبرئیل نی آکی عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ آپکو پروردگار نی سلام فرمایا ہی اور ارشاد کیا کہ یہہ پانچ نمازین برابر پچاس نمازون کی ہین اور ہم اپنی بندونپر ستم کرنیوالا نہین ہون پس پوشیدہ نرہی کہ بنا بر مصلحت خاص یا عام کی بعض بعض احکام شریعتہای سابقہ مین تغیر اور تبدل ہو جاتا تہا اور اسطرحکا ہماری پیغمبر کے زمان حیات مین بہی بعض احکام کا تغیر ہوا ہی اور اوسکو نسخ حکم کہتی ہین اور نسخ بعد گذرنی وقت عمل کی بالاتفاق روا ہی اور قبل اسکی محل اختلاف ہی پس یہہ مضمون کہ جو اس روایت مین آیا ہے ماول ہو سکتا ہی ساتہہ حکم مشروط کی اور بسبب اکمال دین ہوسے ہوا اور یہہ کوئی حکم نہین بدلا اور نہ بدلیگا اسلئی کہ جناب ختم المرسلین سب پیغمبرونسی افضل و بہتر ہین اور بعد انکی کوئی پیغمبر نہ آویگا اور اون جناب سکے شریعت کی آگے سب پیغمبرون کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس یہہ شریعت تا قیامت باقی رہیگی جیسا کہ امالی مین ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے روایت نقل کی ہی کہ اون جناب نی فرمایا کہ حقتعالی نے ایک لاکہہ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا کئی ہین اور مین اون سب مین نزدیک خدای عز وجل کی افضل

ہون اور مین یہ از راہ فخر اور خود پسندی کی نہین کہتا ہون بلکہ بیان واقعہ ہے
اور اسیطرح سے حقتعالی نی ایک لاکھ چوبیس ہزار وصی پیدا کیے ہین اور اون سب مین
نزدیک خدا کی علی ابن ابیطالب علیہ السلام افضل ہین اور پوشیدہ نہی کہ تحقیق
اس روایت مین کتی چیزونکا بیان درکار ہی پہلی یہ کہ پیغمبرونکی شمار مین کہ کتنی تعداد پیغمبر
ہوی چونکہ اس روایت مین وارد ہوا ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر پیدا ہوی یہی
مشہور ہی اور حیات القلوب ملا اخوند علیہ الرحمہ نی لسند معتبر حضرت امام زین العابدین
علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ جو شخص چاہی سب پیغمبرونکی ارواحون سی مصافحہ
کری تو شعبان کی پندرہوین شب کو حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر منور کے
زیارت کری اسلیے کہ اوس شب کو وہان سب پیغمبرونکی ارواحین واسطی زیارت
اوس جناب کی آتی ہین اور اونمین پانچ پیغمبر اولو العزم ہین حضرت نوح اور حضرت
ابراہیم اور حضرت موسی اور حضرت عیسی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ آلہ وعلیہم اجمعین
راوی نی پوچھا کہ معنی اولو العزم کی کیا ہین حضرت نی فرمایا کہ وہ تمام خلق پر
مبعوث ہوی تھے اور پھر حق الیقین مین اخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ انبیا علیہم السلام
کی عدد معین ثابت نہین ہین لیکن ایک لاکھ چوبیس ہزار ہونا مشہور ہے
پس کہ اعتقاد مجملا کرے جتنی کہ انبیا اور اوصیا ہین سب برحق ہین مگر قرآن
مجید مین جن انبیا کی نام وارد ہین اور انکی نبوت کا اقرار کرنا نام بنام تفصیلا

یا اجمالاً واجب اور لازم ہی بلکہ ضروریات دین اسلام سی ہی مثل حضرت آدم اور
حضرت شیث اور حضرت ادریس اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور
حضرت شعیب اور حضرت ابراہیم اور حضرت لوط اور حضرت موسے اور حضرت
عیسی اور حضرت اسمعیل اور حضرت یعقوب اور حضرت یوسف اور حضرت داود اور
حضرت سلیمان اور حضرت یونس اور حضرت الیاس کہ اگر انمین سی ایک کا بھی
انکار کریگا کافر ہی دوسری یہ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا ہونا مشکل ہی اسلیے
کہ ہر نبی کی وصی متعدد ہوی تہی اور زمین کبھی حجت خدا سی خالی نہین رہی
پس جب زمانی مین کہ نبی نہو تو اوسکی قائم مقام اوسکا وصی ہوتا ہی چنانچہ ہمارے
پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی بارہ وصی ہوی پس جب تلک کہ آسمان اور زمین قائم
ہی وہ بھی قائم ہین تو اس صورت مین چاہی کہ انبیا سی وصی بہت ہون اور
اس روایت کی تاویل مین شاید کہ یہ ہو کہ اون پیغمبرون کی وصی بلا فصل ایک
ایک لاکھ چوبیس ہزار ہون اور وصی کی وصی بہت ہون واللہ یعلم تیسرے یہ کہ
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ کی وصی بلا فصل علی بن ابیطالب علیہ السلام
الرم اوصیا تہی اور بعد اونکی اور گیارہ وصی ہوی اور اسمین کچھہ شک نہین کہ ہمارے
پیغمبر سب پیغمبرون سی افضل اور بہتر ہین لیکن پیغمبران اولوالعزم سی جناب
امیر المومنین اور باقی ائمہ معصومین علیہ السلام کی افضل ہونیمین کچھہ اختلاف ہی ابن

ابن بابویہ علیہ الرحمہ اعتقادات میں فرماتے ہین کہ سردار انبیا پانچ پیغمبر ہین کہ انہین
پر مدار وحی کا تہا اور وہی صاحب شریعت تہی اور وہی اولو العزم تہی ایک حضرت
نوح دوسری حضرت ابراہیم تیسری حضرت موسی چوتہی حضرت عیسی پانچوین حضرت
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ اور ہمارا اعتقاد یہی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ
انکی بہی سردار ہین اور سبسی افضل اور بہتر ہین بلکہ واجب ہی کہ ہم یہ اعتقاد کرین کہ خداوند
عالم نی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ سی اور ائمہ طاہرین علیہم السلام سی بہتر
کسیکو پیدا نہین کیا ہی اور یہ سب بزرگوار نزدیک خدا کی تمام خلق سی محبوب اور افضل ہین
اور حقتعالی نی روز ازل مین جمیع مخلوقات سی انکی ولایت اور دوستی کا عہد و پیمان
لیا تہا اور اگر یہ حضرات نہوتی تو حقتعالی زمین اور آسمان اور جنت اور نار کو پیدا نکرتا
اور نہ آدم اور نہ حوی اور نہ ملائکہ کو اور نہ کسی چیز کو پیدا کرتا اور حیات القلوب مین
جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہے کہ
حضرت موسی اور حضرت عیسی تمام خلق پر مبعوث ہوی تہے اور اکثر حدیثون مین
وارد ہی کہ یہ پانچ پیغمبر اولو العزم ہین لیکن سنیون نی اسمین بہت اختلاف
کیا ہی اور بنابر ظاہر اور مشہور کی یہ ہے کہ وہ پیغمبر اولو العزم ہین کہ جنکو شریعت
بی آگی پیغمبران گذشتہ کی شریعت کا حکم جاتا رہی جیسا کہ بسند موثق حضرت
امام رضا علیہ السلام سی منقول ہی کہ یہ حضرات صاحب شریعت مستقل تہی اسلیی کہ حضرت

نوح ساتھ شریعت کے کہ غیر شریعت حضرت آدم علیہ السلام کی تھی مبعوث ہوئی پس جو
پیغمبر کہ بعد حضرت نوح کی تھی وہ سب اونہین کی شریعت اور طریقے پر رہی اور اونہین کے
کتاب کی تابع تھی اور جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائی اور اونکی شریعت کے
آگی حضرت نوح کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس اور پیغمبر کہ جو اوس زمانی مین تھے وہ سب حضرت
ابراہیم کی شریعت اور طریقہ پہ رہی اور اونکی کتاب پہ عمل کرتی تھی اور جبکہ حضرت موسی
علیہ السلام تشریف لائی اور اونکی شریعت کی آگی حضرت ابراہیم کی شریعت کا حکم جاتا رہا
پس اور پیغمبرون کو جو اوس زمانی مین تھی وہ سب حضرت موسی کی شریعت اور طریقہ پہ تھے
اور اونکی توریت پہ عمل کرتی تھی اور جبکہ حضرت عیسی تشریف لائی اور اونکی شریعت کے
آگی حضرت موسی کی شریعت کا حکم جاتا رہا پس اور پیغمبر کہ جو اوس وقت مین تھی وہ سب
حضرت عیسی کی شریعت اور طریقہ پہ تھی اور اونکی کتاب انجیل پہ عمل کرتی رہی تا زمانہ
ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ کی پس یہ پانچ پیغمبر اولو العزم سب پیغمبرون سی بہتر اور افضل
ہین لیکن حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ کی شریعت منسوخ ہونی کی اصلی نہین بعد
اونحضرت کی پھر کوئی پیغمبر نہ آویگا پس جو کچھ کہ حلال تھا روز قیامت تک حلال ہے
مطلب سیاق تو ان جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی وفات مین ہی اور یہ مصیبت
سب مصیبتون سی زیادہ ہی اور اس مقام مین مناسب ہے کہ کچھ اونحضرت کا کچھ حال بیمار
اور وصیت کا بیان ہو پس پوشیدہ نرہی کہ روضۃ الواعظین مین لکھا ہی کہ جناب رسولخدا

صلی اللہ علیہ وآلہ مدینہ میں زہر دغا سے شہید ہوئے روز دوشنبہ اٹھائیسویں ماہ صفر کو گیارہ
ہجرت کا سال دہم تھا اور سن شریف ترسٹھ برس کا تھا اور کتاب مدارج میں عبد الحق
دہلوی نے لکھا ہے کہ اون جناب کا ابتدای مرض آخر صفر میں ہوا تھا کہ دو شب باقی
رہیں تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ ابتدای مرض شروع ربیع الاول میں ہوا تھا اور
کتاب الوفا میں لکھا ہے کہ حضرت ماہ صفر میں بیمار ہوئے تھے کہ دس شب باقی تھیں اور علمای
سیر میں بھی اختلاف ہے اکثر کہتے ہیں کہ حضرت کا مرض تیرہ روز رہا اور ایک روایت میں ہے کہ چودہ
روز رہا اور بعضے دس روز کہتے ہیں اور بعضے بارہ روز پس آنحضرت کی ابتدای مرض اور روز وفات
سے اختلاف شروع ہوا اور حیات القلوب میں جناب آخوند مجلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اکثر
علمای شیعہ اور سنی دونوں کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ نے روز دوشنبہ
کو انتقال فرمایا تھا اور اکثر علمای شیعہ کا اعتقاد یہ ہے کہ اوس روز ماہ صفر کی اٹھائیسویں
تاریخ تھی اور اکثر علمای اہل سنت ربیع الاول کی بارہویں کہتے ہیں اور ہمارے علما
میں سے ایک محمد بن یعقوب کلینی اس قول کے قائل ہوئے ہیں لیکن قول اول اصح
اور مشہور ہے اور بعضے علمای اہل سنت ربیع الاول کی پہلی کہتے ہیں اور بعضے دوسری اور
بعضے آٹھویں اور بعضے دسویں اور بعضے اٹھارہویں لیکن حضرت کی سن شریف میں کچھ
اختلاف نہیں ہے کہ سن مبارک ترسٹھ برس کا ہوا تھا اور ہجرت کا دسواں برس تھا اور
جناب مولانا و مقتدانا سید العلماء رئیس الفقہا دام ظلہ حدیقہ سلطانی میں فرماتے ہیں کہ ہجرت سے

گیارہوان سال شروع تہا کہ حضرت نی وفات پائی اوراسیطرح کشف الغمہ مین حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ نی ہجرتسی دوبرس
برس رحلت فرمائی تہی اور حضرت کا سن شریف تریسٹھہ کا ہوا تہا اسلئی کہ مکہ مین چالیس برس
تشریف رکہی کہ وحی آتی اور بعد اسکی تیرہ برس اور رونق افزا رہی اور جب ہجرت مدینہ ملیں
فرمائی اوسوقت سن مبارک ترپن برس کا تہا اور بعد ہجرت کی مدینہ مین دس برس تشریف
رکہی اور ربیع الاول کی دوسری تاریخ روز دوشنبہ کو وفات فرمائی لیکن ہمارا اصل مطلب
کسی عاقل فہمیدہ پر مخفی نہین اور بعد نقل اس روایت کی آخوند علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ اس
قول کا کوئی علمای شیعہ سی قائل نہین ہوا ہی شاید کہ حضرت نی تقیہ مین فرمایا ہو لیکن
جناب غفرانمآب علیہ الرحمہ اسی روایت کی فرع حدیقۃ المتقین مین قائل ہوی ہین پس ان
دونو دنون مین حضرت کی مراسم عزا کا بجا لانا مضائقہ نہین رکہتا اسلئی کہ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ کی مصیبت جملہ سب مصیبتون سی زیادہ ہی جیسا کہ شیخ طوسی علیہ الرحمہ
وغیرہ نی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سی روایت کی ہی کہ اونحضرت نی فرمایا کہ
جب تجہپر کوئی مصیبت پہونچی جناب رسولخدا کی مصیبت کو یاد کر کہ وہ مصیبت کسی پر پہونچی ہی
نہ ہوگی اور ابن شہر آشوب نی روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نی فرمایا کہ ای علی جسکو کوئی مصیبت پہونچی میری مصیبت کو یاد کرنا کہ وہ مصیبت سب
مصیبتون سی زیادہ ہی پس کیونکہ اونجناب کی مصیبت یاد نہو کہ وہ سید المرسلین اور رحمۃ للعالمین تہی

اور سبب اونکے لوگون نے ہدایت پائی اور خدا کو پہچانا پس جس شخص کو اون جناب سے جسقدر محبت تھی اور اوسنے اونکو جسقدر پہچانا تھا اوسیقدر اونکی مفارقت کا رنج والم اوٹھایا تھا چنانچہ جناب سیدۃ نساء العالمین صلوات اللہ علیہا فرماتی ہین کہ حضرت رسالت پناہ کی مفارقت سے مجھپر ایسی مصیبتین پڑین کہ اگر دنون پر پڑتین تو وہ مثل شب تاریک کی ہوجاتے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہین کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات سے مجھپر ایسی صدمہ ہوی کہ اگر وہ پہاڑ پر ہوتی تو وہ متحمل نہوتا پس مینے بعد وفات سید کائنات کے اپنے دلکو صبر دیا اور مینے اپنی اوپر سکوت کو لازم کیا اور اون حضرت کی تجہیز اور تغسیل مین مشغول ہوا جسطرح کہ حضرت نے حکم فرمایا تھا اور بعد اسکی کتاب خدا کی جمع کرنے مین مصروف ہوا اور میری آنکھونسے آنسو چلی جاتی تھی اور میرے سینے سے آہ غم نکلتی تھی کہ اسی حال مین جو کچھ کہ مجھپر واجب اور لازم تھا مینے اوسکو واسطے رضای خدا کے ادا کیا پس پوشیدہ نرہے کہ جس وقت جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے رحلت فرمائی اوسیوقت سے آل رسول پر اعدا کی ظلم وستم شروع ہوی اگر کوئی عاقل بچشم انصاف دیکھے تو اوسپر ظاہر اور آشکار ہوگا کہ حضرت نے کسقدر دین کی استحکام اور مضبوطی مین اہتمام کیا تھا اور کوئی دقیقہ اوٹھا نرکہا تھا چنانچہ اکثر وہ جناب ہدایت مآب اپنی امت کو واسطے متابعت ثقلین کی تاکید فرماتی تھی کہ انی تارک فیکم الثقلین

کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی ما ان تمسکتم بہما لن تضلوا بعدی ی وانہما

لن یفترقا حتی یردا علی الحوض ای گروہ خلق بدرستیکہ بین تم مین چہوڑی جاتاہون
دو چیزین بزرگ ایک کلام اللہ دوسری اہلبیت میری کہ یہ دونو ایسی ہین جو شخص
انکی طرف رجوع کری اور اونکی حکم پر عمل کری گمراہ نہوگا بعد میری اور یہ دونو جدا نہونگے
جبتک کہ حوض کوثر پر مجہسی ملاقات کرین شیعہ اور سنی دونو کی اخبار مین لکہا ہی
کہ حضرت نی فرمایا مثل اہل بیتی کمثل سفینۃ نوح من رکب فیہا نجی ومن تخلف
عنہا غرق وہلک یعنی شان اہلبیت کی میری شان کشتی نوح کی ہی جو شخص کہ اوس
سوار ہوا نجات پائی اور جسنی کہ تخلف کیا دریای ضلالت اور چاہ ہلاکت مین گرا
اور غرق ہوا اور جاننا چاہی کہ بمفاد کلام مجید قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربی یعنی خداوند عالم فرماتا ہی کہ اے محمد کہہ مین تمسی سوال نہین کرتاہون
مگر اپنی اقربا کی محبت کا ظاہر ہی کہ حضرت کا اہلبیت کی بارے مین وصیت کرنا
محض واسطی رضای خدا کی تہا نہ از راہ اپنی محبت اور قرابت کی بلکہ واسطی ہدایت
امت کی تہا یا غدیر خم کا ماجرا کسی عاقل پر پوشیدہ ہی کہ وہ حضرت کیسی ایام گرما
مین کہ ریگستان جلتا تہا بعد حجۃ الوداع کی غدیر خم مین تشریف فرما ہوی کہ لوگ شدت
گرمی سی اپنی پاؤن مین ردا لپیٹی تہی کہ ناگہان حضرت جبرئیل یہ آیہ لای یا ایہا الرسول
بلغ ما انزل الیک یعنی خدای عز و جل فرماتا ہی ای رسول اوس چیز کو
پہونچا دی کہ جو تجہپر نازل ہوئی اوسوقت حضرت نی وہان توقف کیا اور سب لوگونکو

جمع کرکی فرمایا الصلوٰۃ جامعۃ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بلا کر اپنی پاس
منبر پر بٹہا لیا اور بکمال فصاحت اور بلاغت سی خطبہ ادا کیا اور بعد اسکی لوگونکو اپنی
قرب رحلت سی آگاہ فرمایا کہ قریب ہی کہ خداوند عالم مجکو طلب فرمائی اور مین کہو ن
کہ حاضر ہون پس مین تمہاری پاس ایسی دو چیزین بزرگ چہوڑتا ہون کہ اگر تم اون دونو
کی طرف رجوع کروگی بعد میری ہرگز گمراہ نہوگی پس وہ ایک کلام اللہ دوسری میری
اہلبیت ہین اور یہ دو نو جدا نہونگی جبتک کہ میری پاس حوض کوثر پر آئین اور پہر فرمایا
اَلَسْتُ اَولٰی بِکُمْ مِنْ اَنْفُسِکُمْ قَالُوا بَلٰی قَالَ فَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ
اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَہُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَہُ
وَالْعَنْ مَنْ ظَلَمَہُ یعنی آیا مین اولی نہین ہون تمہاری نفسونسی لوگون نی
عرض کی البتہ حضرت نی فرمایا پس مین جسکا مولا ہون اوسکا علی بہی مولا ہی
خداوندا دوست رکہ اوسکو کہ علی کو دوست رکہی اور دشمن رکہ اوسکو جو کہ علی کو دشمن
رکہی اور مدد کر اوسکی جو کہ علی کی مدد کری اور چہوڑدی اوسکو جو علی کو چہوڑ دے
اور لعن کر اوسپر جو علی پر ظلم کری اور بعد اسکی حضرت نی لوگون سی جناب امیر علیہ السلام
کی بیعت لی انشاء اللہ بیان اسکا فصل امامت مین بہ تفصیل ہوگا اور جب حضرت
مدینہ مین رونق افزا ہوئی تہوڑا عرصہ گذرا تہا کہ حضرت کو مرض الموت لاحق ہوا اور
لوگون نی چاہا کہ کسی حیلہ اور بہانی سی جناب امیر علیہ السلام کی خلافت مین رخنہ

والدین جیسا کہ کتب اہلسنت مین لکہا ہی کہ عائشہ نی کہا جو وقت کہ حضرت کو مرض کی شدت ہوئی فرمایا کہ وقت نماز کا ہوا آیا لوگون نی نماز پڑہی عرض کی کہ آپ کی تشریف لانی کی منتظر ہین حضرت نی وضو کی لئی پانی طلب فرمایا مینی لا کی حاضر کیا حضرت نی چاہا کہ اوٹہہ کی وضو کرین کہ غش آ گیا اور اسیطرح کئی مرتبہ چاہا کہ وضو کرین پہر بیہوش ہو گئی اوسوقت حضرت نی کسی شخص کو بہیجا کہ ابو بکر نماز پڑہا دین اور یہہ عائشہ کا کہنا بفاد وَاِنَّکُنَّ لَصَوَیحِبَاتُ یُوسُفَ کہ ترجمہ وسکا عبدالحق دہلوی کی علمای اہل سنت سی ہی اسطرحسی لکہتا ہے کہ تم ای طائفہ زنان صوحب یوسف یعنی اپنی بات پر اصرار کرتی ہو اور دلمین تو کچہہ ہی اور ظاہر مین کچہہ پس یہی حال بعینہ عائشہ کا تہا کہ اوسنی بہی اپنی دل سی بات بنائی اور پیغمبر خدا پر افترا کیا اور چاہا کہ حدیث غدیر خم کو گویا منسوخ کردی اور دروغ بیفروغ اوسکا کسی عاقل پر پوشیدہ نہین ہی اسلئی کہ جب حضرت نی یہہ خبر سنی حضرت آنحضرت عین شدت مرض مین ایک ہاتہہ جناب امیر علیہ السلام کی شانہ پر اور دوسرا ہاتہہ عباس کی شانہ پر رکہکر برآمد ہوئی اور ابو بکر کو ہٹا دیا اور اپنی نماز کو جماعت سی ادا کیا اور عبدالحق کہتا ہے کہ جب حضرت نی فرمایا کہ ابو بکر سی کہو کہ لوگونکو نماز پڑہا وی جب اور بعد اسکی حضرت کو مرض سی افاقہ ہوا پس کہڑی ہو گئی اور دو شخصونکی شانون پر اپنی ہاتہونکو رکہی ہوئی اور پاؤن کو زمین پر گہسیٹتی ہوئی مسجد مین آئی اور

اور ابو بکر کو نماز پڑہتی دیکھا اور جب ابو بکر نی حضرت کی آنی کی آہٹ پائی چاہا کہ پیچھی
ہٹ جائین حضرت نی اشارہ سی منع کیا اور آپ ابو بکر کی بائین طرف بیٹھ گئی اور ابو بکر
نی حضرت کی اقتدا کی اور لوگون نی ابو بکر کی اقتدا کی پہلی کہ اونکی تکبیر سی حضرت کی
افعال ومقالات سی مطلع ہون اور پہر عبد الحق کہتا ہی کہ بعض روایتون مین آیا ہی کہ
ابو بکر امام تہی اور حضرت رسولخدا مقتدی تہی سبحان اللہ کہ اہلسنت کی یہ کیا کلام ہین
اور کیا کیا مزخرفات بکتی ہین اور یہ حضرت رسولخدا کی استخفاف سی مطلق ڈرتی
نہین پس چاہی کہ عاقل بچشم انصاف حکایت قرطاس کو دیکھی کہ ملل ونحل مین
شہرستانی لکہتا ہی کہ حضرت رسولخدا کی بیماری مین جو کہ اول نزاع واقع ہوئی تہی یہ تہی جب
حضرت نی دوات وقلم طلب فرمایا کہ مین تمہاری لئی ایک وصیت نامہ لکہون کہ تم بعد میری
گمراہ نہو اوسوقت عمر نی کہا کہ یہ مرد ہذیان بکتا ہی تمہاری لئی کلام اللہ کافی ہی اور
بعضون نی کہا جو کہ پیغمبر فرماتی ہین چاہی کہ اوسپر عمل کرو اور بعضون نی کہا جو کہ عمر کہتا ہی بجا ہی
اور صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ جوقت رسولخدا کو وقت احتضار ہوا حضرت کی دولتسرا مین
کئی شخص حاضر تہی چنانچہ اونمین ایک عمر بن خطاب بہی تہی اوسوقت حضرت نی ارشاد کیا
کہ تم میری نزدیک آؤ کہ مین واسطی تمہاری ایک کتاب لکہون کہ تم بعد میری گمراہ نہو
عمر نی کہا کہ اسوقت پیغمبر پر درد نی غلبہ کیا ہی اور تمہاری پاس قرآن موجود ہی اور
ہمکو وہی کافی ہی پہر آپس مین لوگون کی نزاع ہوئی بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو قلم دوات

لا دو کہ ہماری ہدایت کی لیے وصیت نامہ لکھیں کہ ہم بعد اونکی گمراہ نہوں اور بعضی کہتی

تہی جو کہ عمر نے کہا درست ہی پس جب یہ اختلاف واقع ہوا تو حضرت نے دل تنگ

ہو کر فرمایا کہ تم میری پاس سے اوٹھ جاؤ راوی کہتا ہی کہ ابن عباس نے کہا کہ روز پنجشنبہ

عجیب روز تہا کہ حضرت رسول خدا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ پر مرض کی شدت تہی اور

اور اونحضرت نے فرمایا تہا کہ لاؤ کاغذ کہ میں واسطی تمہارے ایک کتاب لکھوں کہ تم بعد

میری ہرگز گمراہ نہو گے اور لوگوں نے آپس میں نزاع کی حالانکہ اون حضرت کی سامنی

اونکو نزاع کرنا لائق نتہا پس بنظر انصاف دیکھا چاہیے کہ کسقدر عمر بن خطاب نے

جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ کی مخالفت پر جسارت کی اور اونجناب کے حکم

کو نمانا اور خلاف آداب ایسی کلمات استخفاف کی کہی اور اونجناب کیطرف نسبت ہذیان

کی کی کہ کوئی یہ کلمہ کسی ادنی کی حق میں بھی نہیں کہتا ہی چہ جائی وہ عالی جناب

لیکن یہ باعث فقط اوسکی نفسانیت کا تہا غرض حضرت نے لکنا سو توقف کیا

اسلیے کہ جو وقت اونہوں نے میری کہنی کو ہذیان کہا تو اس صورت میں سیے

لکھنی کو کب مانیں گے پس اونہیں کی حال پر اونکو چھوڑ دیا بقول ابن عباس کے جائی حسرت

اور افسوس ہی کہ ایسی پیغمبر کہ خلق کی ہادی اور رہنما ہوں چاہیں کہ واسطی رضای

خدا کی امت کی ہدایت کی لیے کچھ وصیت لکھیں اور امت باوجود ادعای متابعت

اونجناب کی کلمات کو نہ سنی اور اونکو وصیت نہ لکھنی دی پس اس سے زیادہ کیا مصیبت

ہوگی آیا رہا ہی کہ ایسی مقدس کی قول کو نہ سنی کہ جن کی حق مین حق تعالی فرماتا ہی

فَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی یعنی نہین بات کرتا وہ اپنی خواہش نفس

سی اور نہین کلام کرتا مگر وحی سی کہ جانب حقتعالی سی وحی کی گئی ہی پس جناب

رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ جو کچہہ کہ فرماتی تہی وحی سی فرماتی تہی اور قطع نظر کہ رسم ما

یہہ ہی کہ جب کوئی مسلمان بیمار ہوتا ہی لوگ اوسکی خاطر داری اور دلجوئی کرتی

ہین اور جو کچہہ کہ وصیت کرتا ہی اوسکو بگوش دل سنتی ہین نہ یہہ کہ ایسی

پیغمبر جلیل القدر کی کلام کو نہ سنی اور اون حضرت کی سخن کو ضایع کردین مگر یہہ کہ

اونہون نی گمان فاسد کیا کہ واسطی جناب علی بن ابیطالب علیہ السلام کی امر خلافت

مستحکم ہوگا اور پہر کوئی حیلہ اور بہانہ پیش رفت نجاویگا اور حضرت کا حال یہہ تہا کہ

کسی وقت مین دین کی مضبوطی اور راہ تحکام سی اور اہلبیت کی اصلاح سی غفلت

اور اہمال نہین فرمایا یہانتک کہ حضرت پر مرض کی شدت ہوئی اور غش غش

آنی لگی اوسوقت بہی اسامہ کی لشکر کی روانہ کرنی مین تاکید فرماتی جیسا

کہ شہرستانی لکہتا ہی کہ حضرت نی فرمایا جَهِّزُوْا جَیْشَ اُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ

تَخَلَّفَ عَنْهَا یعنی تم تیاری سفر کرو اور اسامہ کی ساتہہ جاؤ اور جو لہ نجاویگا خدا اوسپر

لعنت کریگا پس بعضون نی کہا کہ ہمکو اسامہ کی ساتہہ جانا واجب ہوا اور بعضون نی کہا کہ

حضرتکی بیماری سخت اور مرض شدید ہی اسحال مین اونکو چہوڑکر جانا ہماری دلکو گوارا نہین

دیکہی کہ اسکا انجام کیا ہوا اور ارشاد القلوب مین جناب امیر المومنین علیہ السلام سی روایت
ہی کہ اونجناب نی فرمایا کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نی لشکر اسامہ کی ساتہ
اون لوگونکو کیا تہا جو کہ مجہسی بغض اور کینہ ہمیشہ سی رکہتی تہی اور ہمنی راہ خدا مین اونکی
عزیزون کو قتل کیا تہا کہ وہ کافر تہی اور جو لوگ کہ مجہسی محبت رکہتی تہی اور اونکی دل ایسی
طرف سی کدورت سی صاف اور بصفا تہی اونکو اپنی پاس رہنی دیا کہ تا کوئی مفسد
میری خلافت مین فتنہ پردازی نکرنی پاتی لیکن بعد وفات اون سرور انبیا کی وہ لوگ
لشکر اسامہ سی پہر آئی اور میری بیعت کو جو کہ خدا و رسول نی اونکی گردنون مین باندہی تہی
اوسکو توڑ ڈالا اور اونکی دل نی جسی چاہا اوسکی بیعت کرلی اور مین اون حضرت کی
تجہیز و تکفین مین کہ امر اہم تہا مشغول ہوا اور اونہون نی اپنا کام مستحکم کیا اور ابو سعید
خدری سی منقول ہی کہ وہ کہتا ہی کہ مین خدمت مین جناب رسول خدا کی حاضر ہوا کہ
وہ جناب ایک چادر اوڑہی تہی اور اسقدر حرارت تپ کی تہی کہ اوسکی اوپر سی بدن
شریف پر ہاتہہ نرکہا جاتا تہا پس یہ دیکہکر مینی تعجب کیا حضرت نی فرمایا کہ
انبیا کی بلا و تلخی کوئی بلا سخت زیادہ نہین ہی جیسا کہ انکی بلائین زیادہ ہین ویسا ہی
اونکو اجر بہی زیادہ ہوگا اور حیات القلوب مین مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نی ابن بابویہ سی
بسند معتبر روایت کی ہی کہ حضرت جبرئیل بہشت سی حاطی حنوط کی چالیس درہم
کافور خدمت مین جناب رسول خدا صلعم کی لائی اور حضرت نی اوسکی تین حصہ برابر کئی ایک حصہ

بانٹ لیئی پہلا دوسرا جناب امیر المومنین علیہ السلام کو دیا تیسرا جناب فاطمہ صلوات اللہ
علیہا کو دیا اور مخفی نرہی کہ جسوقت حضرت نے اوس چالیس درہم کی تین حصہ بابر کیے تہر
حصہ تیرہ درہم اور ثلث درہم کا ہوا پس اسیقدر حنوط واسطی کافہ اموات مومنین کے
سنت جاری ہوا اور حیات القلوب مین پہر مولانا مجلسی علیہ الرحمہ فرماتی ہین کہ ابن بابویہ
علیہ الرحمہ نے ابن عباس سے روایت کی ہی کہ جب حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ
بستر بیماری پر لیٹی تہی اور اون حضرت کی گرد اصحاب جمع تہی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
کہڑی ہوی اور عرض کی ای رسولخدا آپ پر میرے مان باپ فدا ہون کہ جب آپ
انتقال فرماینگی تو ہم مین سے آپکو کون غسل دیگا حضرت نے فرمایا کہ میری غسل دینی
والی علی بن ابیطالب ہین اسلیے کہ جب وہ میری جس عضو کی دہونے کا قصد
کرینگے اوس عضو کی دہونیمین ملائکہ اونکی اعانت کرینگی عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے
پہر عرض کی یارسول اللہ آپ پر میرے مان باپ فدا ہون کہ ہم مین سے آپ پر کون
نماز پڑہیگا حضرت نے فرمایا کہ ای عمار چپ رہو خدا تم پر رحمت کرے پس جناب امیر المومنین
علیہ السلام کی طرف روی مبارک کرکے فرمایا ای پسر ابوطالب جب تم
دیکہنا کہ میری بدن سے روح مفارقت کر گئی اوسوقت تم مجہی اچہی طرح غسل دینا
اور انہین دو پرانی کپڑون مین کہ جو پہنی ہون کفن کر دینا یا مصر کی سفید کپڑی مین
یا برد یمانی مین لیکن میرا کفن بہت گران قیمت نہ لینا اور میری جنازیکو اوٹہا کر

میری قبر کی پاس رکھ دینا پس جو کہ پہلی مجپر نماز پڑہیگا خداوند جبار ہوگا کہ اپنی عرش
عظمت و جلال پر سے میری اوپر صلوات بہیجیگا اور بعد اسکی جبرئیل اور اسرافیل اور میکائیل
اور ملائکہ کہ سوای خداوند عالم کی اونکی گنتی کوئی نہین جانتا ہی وہ سب آ کی مجپر نماز
پڑہین گی اور بعد انکی ہر ایک آسمانکی سکنہ بہی آ آ کی مجپر نماز پڑہین گی اور بعد انکی اہلبیت میری ا
اور میری عورتین بہی مجپر نماز پڑہین گی اور مجپر سلام بہیجین گی لیکن مجکو آزار نہ پہونچائین
کہ میری ماتم مین باواز بلند گریہ وزاری کرین پس بعد اسکی حضرت نی بلال سے
فرمایا کہ مسجد مین لوگون کو جمع کرو اور اپنی سر انور پر عمامہ مبارک باندہا اور باہر تشریف
لای اور اپنی کمان پر تکیہ فرمای تہی یہانتک کہ منبر پر رونق افزا ہوی اور بعد حمد
ثنای آلہی کی فرمایا کہ ای گروہ صحاب میری مین تمہاری لئی کیسا پیغمبر تہا آیا مین تمہاری
ساتہہ جہاد نہین کیا آیا جہاد مین میرے دندان نہین ٹوٹی آیا میری جبین
خاک آلودہ نہین ہوی آیا میرے موںہہ پر خون نہین بہا اور میری ریش خون سے رنگین
نہین ہوی آیا مین مصیبتون اور سختیون [illegible] تحمل نہین ہوا آیا اپنی شکم پر سنگ گرسنگی
سی نہین باندہا اوسوقت سب اصحابون نی عرض کی ای رسولخدا آپنی جو کچہہ کہ فرمایا
حق ہی خدا آپکو اسکی جزا نیک دے حضرت نی فرمایا کہ خدا تمکو بہی جزای خیر دے
پہر حضرت نی ارشاد فرمایا کہ حقتعالی نی حکم کیا ہی اور قسم یاد فرمائی ہی کہ کسی ظالم کا
ظلم مجہسی رہ نجائیگا پس مین تمکو خدا کی قسم دیتا ہون کہ جسکو کہ مجہسی ایذا پہونچی ہو

کھڑا ہو جاے اور مجھسے قصاص لے کہ میرے نزدیک عقبے کی قصاص سے کہ ملائکہ اور
انبیا کے سامنے ہوگا دنیا کا قصاص بہتر ہے پس ایک شخص اوٹھ کھڑا ہوا
کہ نام اوسکا سوادہ بن قیس تھا اوسنے عرض کی اے رسولخدا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون
ایک روز آپ طائف سے تشریف لاتے تھے اور مین آپکے استقبال کو گیا تھا اور آپ
ایک ناقہ پر سوار تھے اور آپنے چاہا کہ اوس ناقہ کو عصا مارین وہ عصا میرے شکم پر لگا
مین نہین جانتا کہ آپنے مجکو عمداً مارا یا سہو حضرت نے فرمایا معاذ اللہ کہ مینے تجکو جانکے
مارا ہو اور بلال سے فرمایا کہ وہ عصا فاطمہ کے گھر سے لیا جب بلال مسجد سے باہر آئے
مدینہ کے بازارون مین ندا کرتے تھے کہ اے لوگون وہ شخص کون ہے کہ قبل قیامت کے
اپنے نفس پر قصاص چاہے پس وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ ہین کہ قبل روز جزا کے
اپنے تئین سعرض قصاص مین لاے ہین اور بعد اسکے جاکے جناب سیدہ صلوات اللہ
علیہا کے دولتسرا پر عرض کی کہ حضرت عصا طلب فرماتے ہین جناب سیدہ نے پوچھا کہ
عصا کیا ہوگا بلال نے عرض کی کہ آپکو خبر نہین کہ حضرت مسجد مین تشریف لاے ہین
اور سب کو وداع کرتے ہین پس یہ سنکر جناب فاطمہؑ رونے لگین اور بلال عصا
لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت نے فرمایا وہ مرد پیر کہان گیا آگے آیا
عرض کی یا رسولخدا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون مین حاضر ہون حضرت نے فرمایا
آ اور مجھسے قصاص لے تاکہ تو مجھسے راضی ہو اوسنے عرض کی اے رسولخدا آپ اپنا

شکم کہولدین جب حضرت نے اپنا شکم محترم کہولا اوسنے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو
مین آپکے شکم مبارک کا بوسہ لون جب اجازت ملی اوسنے حضرت کی شکم مکرم کا
بوسہ لیکر کہا کہ مین رسول خدا کی موضع قصاص شکم سے روز جزا مین آتش جہنم سے پناہ
مانگتا ہون حضرت نے فرمایا اے سوادہ تو قصاص لیتا ہے یا عفو کرتا ہے اوسنے عرض
کی اے رسول خدا مین عفو کیا حضرت نے اوسکی لیے دعا کی خداوندا تو سوادہ بن
قیس کی خطا کو عفو کر جیسا کہ اوسنے تیرے پیغمبر کو عفو کیا ہے پس یہ فرماکے منبر
سے تشریف لائے اور ام سلمہ کی محل مین داخل ہوے اور فرمایا کہ پروردگار تو
اپنی محمد کی امت کو آتش جہنم سے بچانا اور اونپر حساب روز جزا کا آسان کرنا پس
ام سلمہ نے عرض کی اے رسول خدا آپکے سلیے غمگین رہن اور مین آپکی چہرہ مبارک
کو متغیر دیکہتی ہون حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ اسوقت جبرئیل نے مجکو میری
مرگ کی خبر دی ہے پس تمپر سلام ہو کہ بعد اس روز کے ہرگز محمد کی آواز
نہ سنوگی جب یہ خبر محنت اثر اون سرور سے ام سلمہ نے سنی بیتابانہ رو کر کہا
کہ یہ ایسی مصیبت ہمپر آئی ہے کہ جسکا کچہہ تدارک نہین ہوسکتا اور کتاب مدارج
مین عبدالحق کہتا ہے کہ حضرت نے وقت سختی مرگ کی فرمایا اللہم اعنی
علی سکرات الموت یعنی خداوندا اعانت کر میری سکرات موت پر عائشہ کہتی ہے
کہ اگر آسانی مرگ سے سختی مرگ بہتر نہ ہوتی تو حضرت کو سختی مرگ نہوتی

اور مولانا مجلسی علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا اے ام سلمہ میرے
نور دیدہ فاطمہ کو بلالو اور یہ فرما کے بیہوش ہوگئے اور جب جناب فاطمہ زہرا
علیہا السلام آئیں اور اونہوں نے اپنے والد ماجد سید انبیا کو غش
میں دیکھا رو کر کہا اے پدر بزرگوار میری جان آپکی جان پر فدا ہو اور میرے
صورت آپکی صورت پر فدا ہو کہ میں آپ کے آثار مرگ کے دیکھتی ہون آپ
اپنی بیٹی سے بات نہیں کرتے اور اوسکو تسکین نہیں دیتے جب حضرت
نے جناب فاطمہ کی آواز سنی اپنے چشم مبارک کہولدی اور فرمایا
اے بیٹی میں تجھسے جدا ہوتا ہون اور میں تمکو وداع کرتا ہون لیس
تجھپر میرا سلام ہو اوس وقت جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نے
دل پر درد سے ایک آہ حسرت کہینچکر عرض کی اے پدر بزرگوار میں روز
قیامت میں آپکو کہان پاؤنگی حضرت نے فرمایا اوس جگہ کہ خلائق
کا حساب کرینگے پہر جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا نے عرض کی
کہ اگر میں وہان آپ کو نہ دیکھون تو پہر کہان دیکھون حضرت نے فرمایا
مقام محمود میں کہ خداوند عالم نے مجھسے وعدہ فرمایا ہے
کہ میں وہان اپنی امت کے گناہگارون کی شفاعت کرونگا پہر جناب
فاطمہ نے عرض کی کہ اگر میں آپکو وہان بہی نہ دیکھون تو کیا کرون حضرت نے

فرمایا مجکو پل صراط پر تلاش کرنا کہ اوس روز میری امت پل صراط پر سی جاتی گی اور مین وہان کہڑا ہونگا اور میری دہنی طرف جبرئیل اور بائین طرف میکائیل کہڑی ہونگی اور باقی ملائکہ آگی پیچہی کہڑی ہونگی اور وہ سب میری امت گنہگار کی لئی دعا کرینگی کہ خداوندا محمد صلعم کی امت کو ساتہہ سلامتی کی پل صراط سی پار کر اور اونپر حساب کو آسان کر پہر جناب فاطمہ ع نی پوچہا کہ میری مان خدیجہ کبری کس جگہہ ہین حضرت نی فرمایا اوس قصر مین ہین کہ اوسمین چار قصر بہشت کی کہولی جاتی ہین پس یہ فرمائی حضرت بیہوش ہوگئی اور جب بلال نی اذان کہی پکارا کہ وقت نماز کا آیا ہی حضرت پہر ہوش مین آئی اور مسجد مین تشریف لائی نماز کو مخفف ادا کیا اور بعد اسکی علی ع ابن ابیطالب اور اسامہ بن زید کو بلا کر فرمایا کہ تم مجکو فاطمہ ع کی گہر لی چلو جب وہان تشریف لائی فاطمہ ع کی گود مین اپنا سر مبارک رکہدیا حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام نی اس حال سی اپنی جد بزرگوار کو دیکہکر گہبرا گئی اور رونی لگی اور رونی کا ایک شور بلند ہوا اور کہتی تہی ای نانا ہماری جانین آپکی جان پر فدا ہون اور ہماری صورتین آپکی صورت پر فدا ہون حضرت نی پوچہا یہ کون ہین جناب امیر المومنین علیہ السلام نی عرض کی کہ یا رسول اللہ آپکی فرزند حسن اور حسین ہین حضرت نی اونکو اپنی پاس بلایا اور اپنی دونو جگر گوشون کو اپنی سینی سی لگایا اور جب حضرت امام حسن ع

علیہ السلام زیادہ رونی لگی حضرت نی فرمایا ای حسن نہ رو کہ مجکو تیرا رونا دشوار ہی اونہ
ہنسنے دلکو ٹکڑی ٹکڑی کرتا ہی پس اوسی حال مین ملک الموت آئی اور کہا
السلام علیک یا رسول اللہ حضرت نی فرمایا علیک السلام ای ملک الموت تمسی میری
ایک حاجت ہی ملک الموت نی عرض کی کہ ای پیغمبر خدا آپکی کیا حاجت ہے حضرت نی
فرمایا کہ تم میری قبض روح نہ کرو جبتک کہ میری پاس جبرئیل آوین اور مین اونسی
ملاقات کر لون اور اونکو رخصت کر دون اوسوقت ملک الموت نی باہر آکی کہا یا محمداہ
پس وہین جبرئیل ہوا سی آسمان سی ملک الموت کی پاس آئی اور پوچہا کہ اے
ملک الموت تمنی حضرت محمد صلعم کی قبض روح کی ملک الموت نی کہا نہین کہ حضرت
نی مجہسی فرمایا تہا کہ اتنا صبر کرو کہ جبرئیل آلین اور مین اونسی ملاقات کر لون اور
اونکو وداع کر دون جبرئیل نی کہا ای ملک الموت آیا تمنی نہین دیکہا کہ میں واسطے
روح حضرت محمد صلعم کی آسمانون کی دروازون کو کہولتا تہا اور حوران بہشت
کو آراستہ کرتا تہا پس جبرئیل حضرت کی خدمت مین حاضر ہوی اور کہا
السلام علیک یا ابو القاسم حضرت نی فرمایا علیک السلام ای جبرئیل آیا
تہتی ایسی وقت مین مجکو تنہا چہوڑ دیا جبرئیل نی عرض کی ای محمد صلعم آپکو مرگ
نی جلدی کیا اور ہر ایک شخص کو مرگ درپیش ہی اور جو نفس ہی وہ مرگ کا ذائقہ
چکہنی والا ہی حضرت نی فرمایا ای حبیب میرے نزدیک میرے آؤ پس جبرئیل

حضرت کی قریب گئی اور ملک الموت آئی جبرئیل نی ملک الموت سی کہا ای ملک الموت
حضرت محمد صلعم کی قبض روح مین حقتعالی کی وصیت کو یاد رکہنا پس حضرت کی دہنی
طرف جبرئیل کہڑے ہوئی اور بائین طرف میکائیل ع ملک الموت نی آکی سامنی سی
اوس سرور کی قبض روح کی پس ابن عباس علیہ الرحمۃ کہتی ہین کہ اوس غش مین حضرت
مکرر فرماتی تہی کہ میری حبیب کو بلاؤ اور جب کوئی کسی شخص کو بلاتا تہا حضرت اوسکی
طرف سی روی مبارک پہیر لیتی تہی اور حضرت فاطمہ علیہا السلام فرماتی ہین کہ مینی
گمان کیا کہ حضرت علی ع بن ابیطالب کو یاد فرماتی ہین حضرت فاطمہ گہتین اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام کو بلالائین اور جب نظر مبارک اوس سید انبیا کی روی
منور سید اوصیا پر پڑی نہایت خوش ہوئی اور مکرر فرمایا ای علی ع میری نزدیک آؤ
یہانتک کہ اونکا ہاتہہ پکڑکی اپنی سرہانی بٹہا لیا اور پہر بیہوش ہوگئی اوسوقت حضرت
امام حسن ع مجتبی اور حضرت امام حسین ع سید الشہدا آئی اور یہ حال اپنی
نانا کا دیکہکر یا جدا یا محمدا کہکر فریاد کرنی لگی اور ایک شور برپا ہوا جناب امیر
علیہ السلام اوٹہی اور چاہا کہ اونکو پاس سی ہٹادین کہ حضرت ہوش مین آئی اور
فرمایا ای علی ع انکو چہوڑ دو کہ مین اپنی دو نو گل بوستان کو سونگہون اور یہہ
میرے گل رخسار کو سونگہین اور مین انکو وداع کرون اور یہ مجکو وداع کرین
تحقیق کہ بعد میرے یہ مظلوم ہون گے اور تیغ جور سی شہید ہون گے

پس تین مرتبہ فرمایا جو کہ انپر ظلم کرے اوسپر خدا کی لعنت ہو اور پہر حضرت مبارک جناب
علیکی طرف بڑہا کی اونجناب کو اپنی لحاف مین لی لیا اور اپنی منہ کو اونکی منہہ پہ
رکہدیا اور دوسری روایت مین ہی کہ اپنی منہ کو اونکی کان پر رکہدیا او بہت سی
باتین راز کی ارشاد فرمائین اور اونکی کان مین اسرار آلہی اور علوم غیر متناہی بیان فرماتے
یہانتک کہ مرغ روح مقدس اونکا حضرت الہی کیطرف پرواز کر گیا اور جناب امیر
اون سرور انبیا کی لحاف سی باہر نکل آئی اور فرمایا کہ حقتعالی تمکو پیغمبر خدا کی ماتم
مین اجر عظیم دی تحقیق کہ خداوند عالم نی اپنی پاس بندہ برگزیدہ کی روح کو بلا لیا
پس اہلبیت رسالت مین ایک شور ماتم کا برپا ہوا اور جو کہ مومنین خالص الاعتقاد
تہی اور غصب خلافت مین شریک نہ تہی وہ ماتم اور تعزیت مین اونکی شریک ہوئی
ابن عباس کہتی ہین کہ مینی حضرت امیر المومنین سی پوچہا کہ حضرت رسولخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نی آپکو لحاف کی اندر لی لیا تہا تو ایسی کیا راز ارشاد فرمائی تہی
حضرت نی فرمایا کہ مجکو ہزار باب علم کی تعلیم فرمائی کہ ہر باب سی ہزار باب اور کہلجاتی ہین
اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نی روایت کی ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نی فرمایا
کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی وفات سی مجہپر ایسا غم و اندوہ ہوا کہ مجکو گمان
تہا کہ اگر وہ پہاڑ پر گرتی وہ بہی اوسکا متحمل نہوتا اور مینی اس مصیبت مین لوگونکا حال
مختلف دیکہا کہ اونحضرت کی اہلبیت کا یہ حال تہا کہ وہ اسقدر روتی اور پیٹتی تہی کہ اونکو

شدت سی صبر جاتا رہا تھا اور اپنی تئین ضبط نکر سکتی تہی اور فرزندان عبد المطلب

کا اور باقی لوگونکا یہ حال تہا کہ بعضی اونسی کہتی تہی کہ صبر کرو اور بعضی اونکی ساتہ

روتی تہی پس مینی اس مصیبت عظیم مین اپنی دلکو صبر دیا اور خاموشی کو اختیار کیا

اور حضرت نی مجہسی جو کچہہ کہ وصیت فرماتی تہی مین اوسکی بجالانی پر آمادہ ہوا پس

مینی حضرت کو غسل دیا اور حنوط کیا اور کفن دیکر اونپر نماز پڑہی اور بعد اسکی قبر مین

سپرد کر دیا اور پہر مین کتاب خدا کی جمع کرنیمین مشغول ہوا کہ حضرت نی مجہکو اسکی

بہی وصیت فرمائی تہی اور میری آنکہونسی آنسو چلی جاتی تہی اور میری سینے سے

بیساختہ آہ نکلتی تہی یہانتک کہ حقتعالی نی مجہپر جو کچہہ لازم کیا تہا مینی اوسکو ادا

کیا اور پہر مین اوسکی رحمت غیر متناہی کا امید وار رہا فی الحقیقت جناب رسولخدا صلی

اللہ علیہ وآلہ کی وفات سب مصیبتونسی زیادہ ہی پس اس سانحہ مین مقتضای ایمان

اور محبت ایمانی یہ ہی بفاد لَیسَ مِن شِیعَتِنَا مَن لَم یَحزَن بِحُزنِنَا شیعون کو

لازم ہی کہ اس مصیبت مین اندوہناک ہون اور مجلسین عزا کی برپا کرین

تتمہ پس پوشیدہ نہی کہ جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ آلہ السبب انتہائی قرب

منزلت کی محبوب خدا تہی یہانتک کہ ملقب بحبیب خدا ہوئی پس امت اور رعایا

کو چاہیی کہ اپنی اقارب کی محبت سی اونجناب کی محبت زیادہ ہو اور اونپر اپنی جان اور

مال صرف کرین اور کیونکر نہو کہ وہ جناب افضل البشر اور برگزیدہ خالق اکبر تہی اور

خلق کو وادی ہلاکت اور ورطہ ضلالت سے نجات دینے والے ہیں اور اون جناب کے
حقوق امت کی گردن پر ثابت اور لازم ہین اور اون جناب کا عمدہ حق اونکی ذوی القربا
کی محبت ہی بآیۂ کریمہ قُل لَّا اَسۡئَلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبیٰ
یعنی نہین سوال کرتا ہون مین تمسی اوپر اوسکی کسیطرح کی اجر کا مگر دوستی کا اپنی اہلبیت
کی پس تمام خلق پر اونکی اہلبیت کی دوستی واجب اور لازم ہوئی اور اسمقام مین ایک
روایت طریفہ ہی کہ ذکر اوسکا مناسب ہی کہ حدیقۂ سلطانی مین جناب علامی فہامی
مقتدای جہان نائب امام زمان اعنی جناب سید العلماء دام ظلہ فرماتی ہین کہ ارشاد القلوب
مین دیلمی سی نقل کی ہی کہ ایک روز حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نہای راہ
مین ایک طفل کو دیکھا کہ ہنوز حد بلوغ کو نہ پہونچا تہا اور وہ حضرت کی جمال
مبارک کو دیکھکر بکمال مسرور اور خوش ہوا حضرت نی پوچھا اوس سی ای طفل تو
مجھی دوست رکہتا ہی اور حضرت کی غرض اس پوچھنی سی یہ تہی کہ یہ کسقدر حقتعالی
سی محبت رکہتا ہی اوسنی عرض کی البتہ پہر حضرت نی فرمایا آیا تو مجھی مثل
اپنی آنکہونکی دوست رکہتا ہی اوسنی عرض کی اسنی زیادہ حضرت نی پہر فرمایا
آیا تو مجھی مثل اپنی باپ کی دوست رکہتا ہی اوسنی عرض کی اسسے بہی زیادہ
حضرت نی پہر فرمایا آیا تو مجھی مثل اپنی ماں کی دوست رکہتا ہی اوسنی عرض کی اسسے
بہی زیادہ پہر فرمایا آیا تو مجھی مثل اپنی نفس کی دوست رکہتا ہی اوسنی عرض کی

اس سے بھی زیادہ پس حضرت نے فرمایا آیا تو مجھے مثل اپنے پروردگار کے دوست رکھتا ہے اونسنے کہا اللہ اللہ یا رسول اللہ لیس ھذاک وَلا اَحبّاً اے رسول خدا اور وخدا نے کہ یہ درجہ آپکی محبت کا نہین ہے اور نہ کسی اور کی محبت کا ہے اور مینے جو کہ آپ سے محبت کی ہے تو بسبب خدائے عز وجل کی محبت کی کی ہے اوسوقت حضرت نے اپنے اصحابون کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا چاہیے کہ تم بھی اسیطرح کی خدا سے محبت رکھو کہ اوسنے تمپر کیا کیا احسان کیے ہین اور تمکو کیا کیا چیزین عنایت فرمائین ہین اور مجھکو بسبب محبت خدا کی دوست رکھو اور اس حدیث سے ایک نکتہ لطیف ظاہر ہوا کہ انسان کو نچاہیے کہ حضرت کی دوستی مین اور اونکی اہلبیت طاہرین کی دوستی مین اسقدر غلو کرے کہ خداوند عالم کو بھلا دے اور نہ اسقدر کمی کرے کہ انحضرت کو نہ پہچانے بلکہ ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اونکی مرتبہ کو پہچانے اور راہ حق مین ثابت قدم رہے جیسا کہ سابق مین اشارہ اسکا ہو چکا ہے اور بحث امامت مین بھی کچھ بیان ہوگا

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ الطیبین الطاہرین

قطعہ تاریخ اتمام تصنیف کتاب مصنفہ مفتی میر عباس صاحب سلمہ

حدیقہ ہے جو سلطانیہ مشہور | ملخص اوسکی ہین یہ چند اجزا
اگر وہ ہے حسین بن علیؑ سے | تو امداد حسنؑ سے ہے یہ نسخا
ہویدا ہو گئی تاریخ اسکی | لکھا تحفہ رسالہ عارفون کا

۱۲۷۴ ہجری